۳۵۶۰ع
مراه الاسامة

والله یهدی من یشاء الی صراط مستقیم

الحمد لله علی اکمال الدین واتمام النعمة که این رساله شریفه وعجاله منیفه محتوی بر تحقیقات عنیقه و تدقیقات رشیقه الموسوم به

مراة الامامة فی اثبات الخلافة

مولفه

کاشف رموز خفی وجلی جناب مستطاب مولوی سید کاظم علی صاحب واسطی بریلوی

در مطبع اثنا عشری باهتمام سید عابد علی طبع شد

قال رسول الله علی منی بمنزلة هارون من موسی

الحمد لله علی اکمال الدین و اتمام النعمة که این رسالهٔ بالغه و عجالهٔ نافعه و علالهٔ رائعه محتوی بر براهین قاطعه و حجج ساطعه مشتمل بر اقوال صادقه و اجوبه لائقه به سوالات لغویه بانتقاص و زیادت قرآن مجید و فرقان حمید و مسئلهٔ امامت ذو الکرامت الموسوم به

مرآة الامامة فی اثبات الخلافة

من تصنیف لطیف و تالیف منیف کاشف رموز خفی و جلی حامی لملة الاسلام ماحی لآثار البدعة الذی اسمه المؤلف من اسمی الوصی و ولی السابع الهادی المشهور فی الحضر والبادی سید السند المولوی کاظم علی صاحب [illegible] النجفی[?] اثنا عشری الواسطی السنبهلی ثم البریلوی صانه الله عن شرور العدو والبغی

حسب فرمایش ذو المکان العلی[?] و الشان الوفی[?] السید عباد علی سلمه العالی بمقام لکهنو محله خراشی خانه وزیر گنج

در مطبع اثنا عشری باهتمام سید عابد علی طبع شد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد بیحد اوس خدائے واحد کو جسنے انسان کو خاک سے بناکر خلعت ولقد کرمنا
بنی آدم سے معزز وممتاز فرمایا اور ہدایت خلق کے لیئے انبیاء علیہم السلام کو
مبعوث فرمایا اور تاج رسالت اپنے پیارے نبی آخر الزمان کے سر مبارک پر
رکہا اور اونکے اہل بیت کو بشہادت آیہ تطہیر پاک ومعصوم کردیا اما بعد
خاکسار سید کاظم علے ابن سید امام علی ولد سید دوست علے واسطی ساکن قدیم موضع کہاتہ وسینتل از اولاد
زید الشہید فرزند جناب سید الساجدین علیہ السلام خدمت ارباب تحقیق مین
یہہ گذارش کرتاہے کہ بعض اعزہ واقارب اس کمترین کے متمسک بہ مذہب
اہلسنت رہتے آئے ہین اور ابتدائے سن شعور سے یہہ حقیر بہی متمسک بہ مذہب
اہلسنت تہا لیکن جو اختلاف کہ فیمابین اہل تشیع وحضرات اہل سنت کے قدیم الایام
سے چلا آتاہے اسکے باعث طبیعت مشوش رہتی ہتی اور چاہتا تہا کہ فریقین
کے اقوال کو بنظر امعان دیکہون اور دریافت کرون کہ انمین وجوہ نزاع کیا
ہین اور آیا ہمارا مذہب وہی ہے جس سے خدا ورسول راضی ہین اور ہم اپنے
نبی کریم کے واقعی ارشادات کے متبع ہین یا نہین اور ہماری مخالف (یعنے اہل تشیع)

جو ہمارے مذہب پر طعن وتشنیع کرتے ہین اور ہمین احکام خدا اور رسولؐ کی
مخالفت کرنے والا بتلاتے ہین یہہ قول انکا کہانتک درست ہے لیکن طلب
حصول علم انگریزی مانع تحصیل مدعائے دلی ایک مدت تک رہی اور سیر گلشن تحقیق
سے باز رہا مگر جب سن اس عاصی کا ۱۹ سال کا ہوا اور فی الجملہ تحصیل زبان
انگریزی سے فراغ حاصل ہوا عنان سمند طبع کو جانب جولانگاہ تحقیق پہیر کر
بلاتعصب کتب فریقین کو دیکہنا شروع کیا اصول دین مین توحید سے معاد تک
اور فروع مین نماز سے جہاد تک بین الفریقین بڑا اختلاف پایا - اور کتب کلامیہ
بہی شیعہ وسنی کے وقتاً فوقتاً دیکہتا رہا اور خدا سے بتضرع وزاری بعد فریضہ
دعا کرتا رہا کہ اس بندہ گنہگار کو صراط مستقیم اور جادہ حق کی ہدایت فرماوے
اور ایسی عقل سلیم عطا فرماوے کہ حق وباطل مین تمیز ہوسکے رفتہ رفتہ آثار
انوار ہدایت ظاہر ہونے لگے اور ثابت ہوگیا کہ مذہب شیعہ مذہب حق ہے
کیونکہ معیار مذہب حق مین نے رسول اکرمؐ کے اوس ارشاد کو پایا جو متفق علیہ
بین الفریقین ہے اور جسمین آپ نے یہہ ہدایت کی ہے کہ میرے بعد جو کتاب
خدا اور میرے اہل بیت سے متمسک ہوگا وہ ناجی ہے اور قرآن واہلبیت
کے اتحاد سے یہہ بہی ظاہر فرمادیا کہ قرآن پر جب ہی عمل ہوسکتا ہے جب
اہلبیتؑ کے حکم کے مطابق ہو اسی معیار کو مین نے پیش نظر رکہکر فریقین کے
کتب کو دیکہنا شروع کیا لاریب کہ مین نے اہل تشیع کو دعوائے تمسک بافعال
اہل بیت طاہرین مین صادق پایا عقائد کلام تفسیر وحدیث وفقہ واصول
ان سب علوم مین اس فرقہ کا دارومدار اہل بیت عصمت وطہارت کے
فرمان پر ہے جتنے اقوال وافعال اس فرقہ کے ہین سبکو وہ بر وفق ارشاد
اہل بیت ثابت کرتا ہے اور جو امر کہ آنحضرت کے ارشاد کے مخالف ہو
وس سے تمام تر احتراز واجتناب اہلسنت کو اسکے برعکس پایا اہلبیت کے قول پر عمل کرنا گیا

اس فرقہ کے مشاہیر و معتمدین کے وہ اقوال دیکھے جنہین مین لکھتے ہوے کانپتا ہون
ائمہ اثنا عشر سے بعض کو اس قابل نہین سمجھا جاتا کہ اونسے حدیث روایت کیجائے
بادشاہ وقت کے خوشی کے لئے اونکو عاجز و لاعلم ظاہر کرنیکے لئے اپنی دانست مین
مشکل مشکل مسائل بتائے جاتے اور روز بار مین آنحضرت سے پوچھے جاتے تاکہ معاذ اللہ
آپ جواب نہ دیسکین بعض کو ایسا جاہل سمجھا جاتا ہے کہ اونکی نسبت ارشاد ہوتا ہے
کہ انہین فلان عالم سے پڑہنا چاہئے تہا خلافت کا معاملہ تو اظہر من الشمس ہے کیا
معنی کہ باوصف نصوص کثیرہ کے کہ جنمین کسی قسم کی تاویل واقعی کو مساغ نہین نفس
رسول کو چھوڑ کر غیرونکو خلیفہ و نائب پیغمبر مانا جاتا ہے اور اون نصوص جلیہ مین انواع
و اقسام کی تاویلہاے دور از کار پیدا کرکے چاند پر خاک ڈالی جاتی ہے کہ جس سے
صراط مستقیم کے ڈہونڈہنے والے کو بآسانی راستہ نہین ملتا۔ لیکن غواصان
بحر تحقیق نہنگ خطرات و ساوس سے خوف نکر کے دُرِ مدعا ڈہونڈہی لیتے ہین اور دولت
ایمان غارتگرین سے گو تسلط مارہی ہین کیون نہو حافظ حقیقی کی حفظ و امن پر تکیہ کرکے
خوف و حزن دل صفا منزل سے دور کرکے نکال ہی لاتے ہین۔

چنانچہ فرمایش **چہارم** جواب مین مینے بطور نمونہ حدیث غدیر کا کسیقدر
تفصیل سے ذکر کیا ہے تاکہ ناظرین کو میرے اس قول کی تصدیق ہوجاے اور ملاحظہ
فرمائین کہ کیسے نص متواتر مین کیا کیا مہمل و بیمعنی شبہات پیدا کئے ہین اور امر حق
کے مٹانے مین کیا کیا کوشش فرمائی ہین لکن بمصداق **الحق یعلوا
ولایعلے** باوصف ان سب باتون کے پہر بہی امر حق مثل سپیدۂ صبح
روشن و مستنیر ہے اور طالبان حق کے لئے دروازہ ہدایت وا ہے القصہ
جب مجھے بعد تحقیق بسیار یقین کامل حقیقت مذہب امامیہ اثنا عشری پر ہوگیا
اوسوقت مینے اپنے مذہب کو ظاہر کردیا لکن ساتھی اسکے مجھے جیسی امید تہی

وہی ہوا کہ جب یہ خبر میرے احباب مخالف المذہب کو ہوئی اونہون نے پہلے
تو مجھے دوستانہ نصیحتین کرنا شروع کین اور دلائل عقلیہ و نقلیہ اپنے مذہب کے
موافق وقتاً فوقتاً پیش کرتے رہے اور مین بفضل ایزد متعال اون سبکو
جواب معقول دیتا رہا اور بالآخر یہ نوبت پہونچی کہ انواع و اقسام کی بلایا و مصائب
کا سامنا ہوا اور طرح طرح کی اذیتین پہونچائی گئین اور ابتک پہونچائے جاتے
ہین لکن ہزار ہزار شکر ہے اوس خدا کا جس نے اس بندہ عاصی کو راہ حق
مین ان سب مصائب پر صبر و تحمل کی توفیق عطا فرمائی اور اون برگزیدگان
دین و ارکان ایمان کے اتباع کا شوق دل مین ڈالدیا جنہون نے راہ خدا
مین وہ وہ تکلیفات اوٹھائین کہ جنکے دیکھنے کے دلونکو تاب نہین ہے
اللھم اجعل سعیھم مشکورا و اجرھم موفورا اسی اثنا مین
ایک مرتبہ مولوی امیر اللہ صاحب ساکن موضع دہندری ضلع پیلی بہیت
نے جو ایک مدت تک مدرسہ اکبر حسین خان صاحب مرحوم مین
مقام بریلی متصل جامع مسجد ملازم رہے یہ خبر سنکر جو شاید اونپر
نہایت شاق گذرے ہونگے مجھے اس فریب سے بلایا کہ مجھے تمسے
مسئلہ کتاب انگریزی کے نسبت کچھ گفتگو کرنا ہے ۔ مین اون کے
پاس گیا تو اونہون نے مجھسے مذہبی معاملات مین اسقدر گفتگو کی
کہ رات کا ایک بج گیا اور کسی دلیل سے مولوی صاحب یہ ثابت
نکر سکے کہ ابوبکر افضل تھے نہ کوئی بات ایسی کہی جس سے
یہ سمجھ مین آتا کہ مذہب اہلسنت حق ہے بعد کئے روز کی اونہون
نے میرے پاس چار سوال اپنے دست خاص سے لکھکر
اور خاتمہ پر اپنے دستخط کرکے روانہ فرمائی کمترین کو

اگرچہ بسبب کثرت اشغال ملازمت سرکاری بالکل مہلت نہین ملتی لیکن متوکلی علے اللہ اون سوالات کے جواب تحریر کرکے حق کو باطل سے جدا کر دیا۔ اون چارون سوالونکو اولاً بعینہ لکہے دیتا ہون اوسکے بعد تفصیل سے ہر ہر امر کا جواب بعنوان فرمائش وگذارش تحریر کرتا ہون تاکہ ناظرین فریقین ملاحظہ فرمائین اور پہر داد انصاف دین شروع مین میرا ارادہ یہہ نہ تہا کہ اس رسالہ کو چہپوا کر شائع کرایا جاوے لیکن بعض مخلصین کے اصرار سے یہہ منظور ہوا کہ اسکو چہپوا دون تاکہ مومنین اس سے محظوظ ہون اور گم شدہ راہ حق پر آجاوین آخر مین یہہ عرض ہے کہ جو مومنین اس مختصر سے فائدہ اوٹہائین وہ عاصی کے واسطے دعائے خیر فرمائین۔ قال الفاضل الاجل شیخ امیر اللہ۔

مُبسمِلاً و محمِدً لاً و مصلّیاً و مسلماً

مہر کاظم علیصاحب طبیعت آپکی تحقیق طلب ہے میرے سامنے ہی آپکا یہی بیان تہا کہ جو امر حق ثابت ہو گا اوسکا ماننا لابد ہے پہر حسب استدعا آپکے مجہسے میری اختر حسین خان نے چاہا کہ آپ جو فرماتے ہین تحریر کر دیجیے لہذا موافق فرمائش آپکے برخلاف روش اپنے ناچار لکہنا پڑا کہ تحقیق حق ہو جائے اولاً ایک اصل و بنیاد ٹہہر چکے تب اور بات شروع ہو۔ ظاہر ہے کہ جب دو فریق باہم کسی امر مین تنازع کرین تو اونکے لیے حکم و قاضی ضرور ہے جسکے حکم پر فریقین اتفاق رکہتے ہون وہ اسلامی فرقون مین قرآن عظیم و ارشاد نبی کریم علیہ وعلے آلہ افضل الصلوۃ والتسلیم ہی نظر آتا ہے لہذا اسکے نسبت گذارش ہے کہ ۱ قرآن موجود جیسا منزل من اللہ ہوا بے کمی و بیشی وہی ہے یا اسمین کہین نقص و زیادت کو دخل ہوا ہے اگر نہین تو وجہ اسمین مداخلت ماننے باوجود حفاظت الہی وہ فرقہ اہل اسلام مین داخل

مانا جائیگا یا خارج ۲ اس قرآن موجود کا شارح علیہ افضل الصلوۃ والسلام سے ثبوت قطعی ایسا ظاہر ہوا ہے جس سے مناظر طالب دلیل کو الزام دیسکتے ہین اور جبرًا ثابت کرسکتے ہین کہ یہہ بعینہ بے تفاوت وہی عبارت ہے جو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے رب جل وعلا کیطرف سے ہمین پہونچائی یا نہین اگر نہین تو قرآن کیطرف دعوت کا کیا ذریعہ ہے اگر ہے تو وہ ثبوت معلوم ہو خدا نے ہم تم اہل زمانہ کے سامنے تو فرمایا نہین نہ ہمنے تمنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی زبان اقدس سے سنا آخر ابتک نقل سے پہونچا اس نقل وسند کی منتہے اہل اسلام تہے یا کفار اور وہ معدود چند چار پانچ شخص تہے یا حد تواتر کو بالغ اگر کفار تہے اور اونہین کی نقل پر یہہ وثوق تام حاصل جو مدار تمامی اصول وفروع دین ہے تو بعض فرق کفار کو اپنے کتب و عقائد مین بہی بدعوی تواتر نزول وتعلیم من اللہ بتلاتے ہین اونپر بہی وثوق ہوگا یا نہین اور اگر معدودے چند تہے تو اونکی نقل پر تیقن کا ذریعہ کیا ہے اور آیا وہ ذریعہ ایسا ہے جس سے ہم مخالف مذہب پر حجت آہیہ قائم کرسکتے ہین یا نہین اور اوسکا ثبوت ثبوت حقانیت قرآن پر مقدم ہوگا یا نہین ۳ قرآن کے سوا مسئلہ امامت وغیرہ شرائع غیر منصوصہ فی القرآن پر ذریعہ تیقن بہی اسی تفصیل سے بیان فرمایا جاوے اور نیز ارشاد ہو کہ رواۃ شریعت نے آیا کوئی حکم شرع اخفا وتغیر کیا یا نہین اگر کیا تو بقیہ شرع پر نسخ احکام یا تخصیص عام یا تقیید مطلق وغیرہ کے اخفا سے امن پر تیقن کا ذریعہ جس سے مخالف پر حجت قائم کرسکین ضرور بیان کیا جائے ۴ مسئلہ امامت ضروریات دین اسلام سے ہے یا نہین اگر ہے تو اوسپر من جانب اللہ نص جلی تہا یا نہین اگر تہا تو اوسکی تبلیغ نبی نے خفیہ طور پر فرمائی یا علی الاعلان

اور وہ تبلیغ صاف وصریح ونص مفسر قاطع ہر شک وظن واحتمال تھی یا گول بات جسمین تاویلات کو دخل رہے اگر نص مفسر تہا تو بسند احادیث ہے یا مثل سائر ضروریات دین متواتر اگر متواتر ہے تو اوسکے منتہی الاسانید کتنے اور کون کون لوگ

اقول مستعینا باللہ العلی العظیم شاکرا لہ علی ما ہدانا محمد نبیہ الکریم والہ المعصومین المنتجبین علیہ وعلیھم الصلوۃ والتسلیم مولوی امیر اللہ صاحب تحریر آپکی پہونچی جو استفسار کہ اوسمین فرمایا گیا ہے اوسکا جواب بکمال ادب معرض تحریر مین لاتا ہون ہرچند کہ یہ وہ سوالات ہین کہ جو مکرر مع زیادتی کے زبان عربی وفارسی واردو مین کئے گئے ہین اور جوابات اونکے بسط وتفصیل کے ساتھ شایع ہوچکے ہین شاید آپنے بھی ملاحظہ فرمائے ہونگے۔ واضح ہو کہ یہ روش جو آپنے برخلاف اپنی روش کے اختیار کی اچھی ہے خالی فائدہ سے نہین ہے خدا کرے کہ آپ کو تحقیق حق ہو جائے

فرمایش قرآن موجود جیسا کہ منزل من اللہ ہو وہی ہے یا کہین اوسمین نقص وزیادت کو دخل ہوا ہے

گذارش قرآن موجود مابین الدفتین کی نسبت جناب ابن بابویہ قمی علیہ الرحمہ جو اکابر محدثین امامیہ مین سے ہین اپنے رسالہ اعتقادیہ مین لکھتے ہین اعتقادنا ان القرآن الذی انزلہ اللہ تعالی علی نبیہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ ھو ما بین الدفتین وھو ما فی ایدی الناس لیس باکثر من ذلک اور شیخ الطائفہ شیخ ابو جعفر طوسی تفسیر موسوم بہ تبیان مین فرماتے ہین واما الکلام فی زیادتہ ونقصانہ فمما لا یلیق بہ لان الزیادۃ فیہ مجمع علی بطلانہ

والنقصان منه فالظاهر ایضاً من مذهب المسلمین خلافه و هو الالیق بالصحیح من مذهبنا وهو الذی نصرہ المرتضی رحمه الله تعالے اور بعد چند سطور کے فرمایا ہے وقد وردت عن النبی صلے الله علیه وآله لا یدفعها احد انه قال انی مخلف فیکم الثقلین ما ان تمسکتم بهما لن تضلوا کتاب الله وعترتی اهلبیتی وانهما لن یفترقا حتی یردا علے الحوض و هذا یدل علے انه موجود فی کل عصر لانه لا یجوز ان یامر بالتمسک بما لا یقدر علے التمسک به کما ان اهل البیت علیهم السلام ومن یجب اتباع قوله حاصل فی کل وقت واذا کان الموجود بیننا مجمعاً علے صحته فینبغی ان یتشاغل بتفسیره وبیان معانیه ترک ماسواہ انتهی اور علامہ طبرسی تفسیر مجمع البیان مین فرماتے ہین فاما الزیادة فیه مجمع علے بطلانه واما النقصان منه فقد روی جماعة من اصحابنا وقوم من حشویه العامة ان فے القران تغیراً ونقصاناً والصحیح من مذهبنا خلافه وهو الذی نصرہ المرتضے۔

فرمائش اگر نہین تو جو اوسمین مداخلت مانے باوجود حفاظت الہی وہ فرقہ اہل اسلام مین داخل مانا جائیگا یا خارج۔

گذارش اگر مداخلت سے مراد زیادت والحاق آیات ہے تو بیشک اسکا قائل دائرہ اسلام سے خارج ہے اور اگر مراد مداخلت سے مداخلت فی الترتیب یا نقصان ہے تو قائل اوسکا دائرہ اسلام سے خارج نہین ہو سکتا اور وعدہ حفظ کے یہہ قول منافی بہی نہین ہے کیونکہ قائل اس قول کا کہہ سکتا ہے کہ چونکہ وہ قرآن جو جناب امیر المومنین علیہ السلام نے جمع فرمایا تہا اور جو حذف واسقاط وغیرہ سے ہر حیثیت سے بہرا تہا وہ ہر عہد مین ائمہ معصومین علیہم السلام

کے پاس رہتا آتا ہے اور اس زمانہ مین بہی حضرت صاحب العصر عجل اللہ ظہورہ
کے پاس ہے اور جبکہ قرآن کا بلا تغیر و تبدل کے وجود ثابت ہے تو وعدہ حفظ کا
خلف کیونکر لازم آئیگا۔

فرمائش اس قرآن موجود کا شارع علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام سے ثبوت قطعی
ایسا ظاہر و باہر ہے جس سے مناظر طالب دلیل کو الزام دیسکتے ہین اور جبرًا
ثابت کر سکتے ہین کہ یہہ بعینہ اور بے تفاوت وہی عبارت ہے کہ جو محمد الرسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے رب جلّ وعلا کی طرف سے ہمین پہونچائی یا نہین

گذارش قرآن موجود کا شارع علیہ السلام کی طرف سے صرف قطعی التبوت
ثابت ہونا اس امر کے لیئے کافی نہین ہے کہ غیر مسلم کو الزام دیسکین یا جبرًا ثابت
کر سکین کہ یہہ بعینہ اور بے تفاوت وہی عبارت ہے جو آن حضرت نے اپنے رب
جلّ وعلا کی طرف سے ہمین پہونچائی جیسا کہ آن حضرت کے ثبوت غیر مسلم پر صرف
اس امر کے قطعی نبوت ہونے سے نہین ثابت ہو سکتے کہ آن حضرت نے ادعائے
نبوت فرمایا لہذا یہہ سوال مہمل ہے۔

فرمائش اگر نہین تو قرآن کی طرف دعوت کا کیا ذریعہ ہے اگر ہے تو
وہ ثبوت معلوم ہو۔

گذارش قرآن کی طرف غیر مسلم کی دعوت کا ذریعہ منجملہ دیگر امور کے ایک
قرآن کی وہ فصاحت و بلاغت ہے جو حد اعجاز پر بالغ اور جبکا سلف سے
آجتک باوصف تحدی کوئی معاوضہ نہین کر سکا اور مسلم کی دعوت تو
امر بے معنے ہے۔

فرمائش خدا نے ہم تم اہل زمانہ کے سامنے تو فرمایا نہین ہمنے تمنے نبی صلے اللہ علیہ
وآلہ وسلم کی زبان اقدس سے سنا آخر اب تک نقل سے پہونچا اس نقل و سند کی

منتہی اہل اسلام تھے یا کفار۔

گذارش قرآن کی نقل وسند کے منتہی تو خود آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین لیکن بظاہر آپکی مراد یہہ معلوم ہوتی ہے کہ آنحضرتؐ سے جن لوگون نے نقل کیا اونمین ناقلین صدر اول اہل اسلام تھے یا کفار پس واضح ہو کہ ہم اونہین اہل اسلام سمجھتے ہین۔

فرمائش وہ معدودے چند چار چھہ شخص تھے یا حد تواتر کو بالغ۔

گذارش آپکے بیان سے ہویدا ہے کہ چار چھہ شخص کی روایت سے تواتر ثابت نہین ہوتا حالانکہ اگر آپ اپنے علما و محققین کے اقوال ملاحظہ فرماتے تو ایسا ارشاد نہ کرتے کیونکہ صواعق ابن حجر سے واضح ہوتا ہے کہ آٹھہ شخصونکی روایت سے تواتر ثابت ہو جاتا ہے اور ابو محمد علے بن احمد بن سعید بن حزم نے تو اپنی کتاب محلے مین چار صحابہ کی نقل کو باعث حصول تواتر قرار دیا ہے پس اگر قرآن کے ناقل معدودے چند چار چھہ شخص بھی ہون گے تب بھی بنابر افادات آن حضرات کے تواتر حاصل ہو جائیگا چہ جائیکہ جب ہم یہہ قائل ہین کہ ناقلین اسکے بکثرت ہین کہ جسکے باعث تواتر مین کسی قسم کا شک و ریب نہین باقی رہتا

فرمائش اگر کفار تھے اور راونہین کی نقل پر یہہ وثوق تام حاصل جو مدار تمامی اصول و فروع دین ہے تو بعض فرق کفار کہ اپنے کتب وعقائد مین بھی بدعوی تواتر نزول وتعلیم من اللہ بتاتے ہین اونپر بھی وثوق ہو گا یا نہین۔

گذارش قرآن شریف کا من الرسول ہونا متواتر الثبوت ہے اور رجال تواتر مین باتفاق اہل اسلام اسلام کی ضرورت نہین لہذا بالفرض اگر وہ لوگ کفار بھی ہوتے جو قرآن کی رواۃ ہین تو کوئی حرج نہین اور یہہ کہ کفار کی نقل پر وثوق سے لازم آتا ہے کہ اونکے کتب وعقائد کو وہ بدعوی تواتر نزول وتعلیم

من اللہ بتاتے ہین اونپر بہی وثوق ہونا چاہیئے اوسکے دو جواب ہین الزامے و تحقیقی - الزامی یہہ کہ یہہ اعتراض مشترک الورود ہے کیونکہ اہل سنت نے بہی رجال تواترین اسلام کی قید نہین لگائی فما ہو جوابکم فہو جوابنا - تحقیقے یہہ کہ تواتر حسیات مین معتبر ہوتا ہے نہ عقلیات مین اور کفار کا اپنے کتب وعقائد کو منزل من اللہ و تعلیم الہی بتانا ایک ایسا امر ہے جسکا ثبوت عقل سے متعلق ہے لہذا اس بارےمین تواتر اونکا معتبر نہو گا -

فرمائش اور اگر معدودے چند تھے تو اونکی نقل پر تیقن کا ذریعہ کیا ہے -

گذارش جب حسب ارشاد اکابرین اہل سنت ثابت ہوا کہ معدودے چند کی نقل سے بہی تواتر ثابت ہو جاتا ہے اور تواتر مفید یقین ہے پس اونپر بہی تیقن کا وہی ذریعہ ہو سکتا ہے جو جماعت کثیرہ کی نقل پر ہوتا ہے حالانکہ دراصل ہم اسکے قائل نہین ہین کہ وہ معدودے چند شخص تھے -

فرمائش اور آیا وہ ذریعہ ایسا ہے جس سے ہم مخالف مذہب پر حجت الہیہ قائم کر سکتے ہین یا نہین -

گذارش جس طرح کہ اوس حالت مین کہ ذریعہ تیقن وہ تواتر ہو جو نقل کثیرین سے متحقق ہوا ہے مخالف مذہب پر ہم یہہ حجت نہین قائم کر سکتے کہ یہہ قرآن منزل من اللہ ہے اسیطرح اوس حالت مین بہی کہ جب ذریعہ تیقن وہ تواتر ہو جو معاودے چند کی نقل سے حاصل ہوتا ہے -

فرمائش اور اوسکا ثبوت ثبوت حقانیت قرآن پر مقدم ہو گا یا نہین -

گذارش جو ذریعہ تیقن نزول قرآن من اللہ کا ہو اور جو حجت الہیہ کہ قاہر مخالف اسلام ہو وہ ذریعہ اور حجت ضرور ثبوت حقانیت قرآن سے عند المخالف تقدم رکھتا ہے -

فرمائش قرآن کے سوا مسئلہ امامت وغیرہ شرائع غیر منصوصہ فی القرآن پر ذریعہ تیقن بھی اسی تفصیل سے بیان فرمایا جاوے۔
گذارش ہم نہین تسلیم کرتے کہ مسئلہ امامت غیر منصوص فی القران ہے انشاءاللہ تعالے بیان اسکا گذارش فرمائش چہارم مین آویگا اب باقی رہے شرایع غیر منصوصہ فی القران پس واضح ہو کہ ان امور مین ہم بفحوائے حدیث ثقلین عمل کرتے ہین اور جو کچھہ ہمین ائمہ طاہرینؑ کے ارشادات سے کہ وہ عین ارشاد نبوی ہے ثابت ہوتا ہے اوسے حق سمجھتے ہین اور اوسی کے موافق کاربند ہوتے ہین۔
فرمائش اور نیز ارشاد ہو کہ رواۃ شریعت نے آیا کوئی حکم شرع اخفا و تغییر کیا ہے یا نہین الخ۔
گذارش جو رواۃ شریعت کہ ہمارے یہان معتبر مانے گئے ہین اور جنکے اقوال پر وثوق حاصل ہے اونکی طرف بدنیتی سے اخفا و تغییر کی نسبت باطل ہے۔
فرمائش مسئلہ امامت ضروریات دین اسلام سے ہے یا نہین۔
گذارش اجماع کیا ہے امت نے سلفًا و خلفًا کہ بعد انقراض زمن نبوت زمین پر امام کا ہونا لابد ہے مگر شاذ کہ اونکی طرف کوئی اعتنا نہین کرتا۔ ظاہر ہے کہ سواد اعظم اسلام عبارت فرقہ سنی و شیعہ سے ہے اشاعرہ و معتزلہ تعیین امام کو خلق پر واجب جانتے ہین اشاعرہ کہتے ہین کہ یہہ ہمکو سمعًا معلوم ہوا اور معتزلہ کہتے ہین کہ یہہ ہمکو عقلاً معلوم ہوا۔ امامیہ کہتے ہین کہ حقتعالی پر واجب ہے یعنے منصوص بنص خدا اور رسول ہو تو خلافت منعقد ہوگی لہذا بعد ختم الانبیا صلے اللہ علیہ وسلم کے خلیفہ امیرالمومنین یعسوب الوصیین علی مرتضے علیہ السلام کو جانتے ہین اور اس باب مین مدعی صدور نصوص کثیرہ کے حق جناب امامت مین ہین اور اہل سنت والجماعت حضرت ابوبکر صدیق کو

بعد حضرت رسول اللہ ؐ کے خلیفہ جانتے ہین اور انعقاد خلافت اونکے نزدیک تین عنوان سے ہوتا ہے اجماع ونص سابق وتسلط وظہور شوکت مستعد خلافت کے لیئے امر خلافت کافہ اسلام کے لیئے مردد فیہ ہے درمیان حضرت علی مرتضے اور حضرت ابوبکر صدیق کے اور قول خلافت حضرت عباس رضؓ عم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مستحدث تہا اور قابل قبول محققین اہل سنت کے بہی نہین ہوا علماء اہل سنت بعد اتفاق صحت خلافت صدیقی پر چند فرقے ہو گئے جمہور منکر نص کے ہین مطلقاً اور بالاجماع وجہ انعقاد خلافت صدیقی کو منحصر اجماع مین جانتے ہین اور بعض قائل نص جلی کے ہین اور بعض قائل نص خفی کے ہین تو اب اس سے آپ سمجھ لین یہہ امر یعنے نفس مسئلہ امامت ضروریات دین سے ہوگا یا نہو گا۔

فرمائش اگر ہے تو اوسپر من جانب اللہ نص جلی تہا یا نہین۔

گذارش یقیناً اوسپر من جانب اللہ نص جلے تہا جیسا کہ عنقریب ہم معتمدین واکابر حضرات اہل سنت کی زبانی ثابت کرین گے۔

فرمائش اوسکی تبلیغ نبی ؐ نے خفیہ طور پر فرمائی یا علے الاعلان۔

گذارش رسول اللہ ؐ نے تبلیغ اوس نص کی باعلان مقام متعددہ مین فرمائی منجملہ اونکے حدیث غدیر ہے۔

فرمائش اور وہ تبلیغ صاف وصریح ونص مفسر قاطع ہر شک وظن واحتمال تہی

گذارش وہ تبلیغ صاف وصریح قاطع ہر شک وظن واحتمال ہے ہمہ اپنی اپنی سمجھ کا ہے۔

فرمائش یا گول بات جسمین تاویلات کو دخل رہے۔

گذارش وہ گول بات نہ تہی بلکہ نہایت صاف و واضح کہ جس سے تمام حضار

آپکے مطلوب سے بخوبی آگاہ ہوگئے تھے اور کسی تاویل کو اوسمین دخل نہ تہا جو کچہہ تاویلات کیگئی وہ بعد اوس زمانہ کے محض دنیا پرستی کے لیئے کی گئی تاویلات کا باب کوئی مسدود نہین کرسکتا۔ اور تعدد فرقہ اہل اسلام کے ہین ہر فرقہ اپنے اپنے مذہب پر کتاب وسنت سے دلیل لاتا ہے تو کیا کتاب و سنت سب گول بات ہوگئی۔

فرمائش اگر نص مفسر تہا تو بسند احادیث ہے یا مثل سائر ضروریات دین متواتر اگر متواتر ہے تو اوسکے منتہی الاسانید کتنے اور کون کون لوگ۔

گذارش وہ نص متواترات سے ہے اور وہ قول ہے آنحضرتؐ کا غدیر خم مین من کنت مولاہ فعلی مولاہ الخ۔ تفصیل اس اجمال کی ملخصاً بور وایات واحادیث مرویہ حضرات اہل سنت والجماعت سے ثابت ہے یہہ ہے کہ پہلے اللہ تعالے نے وحی طرف جناب رسالتماب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بہیجی کہ مولائیت جناب امیر المومنین علیہ السلام کی خلق کو پہونچادین آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوسکی تبلیغ سے خوف کیا کہ مبادا لوگ فتنہ وفساد آغاز کرین۔ اپنی تنہائی کے بجہت کمی مخلصین تنگدل ہوئے اور بعلم الیقین جانا کہ لوگ جو بے یقین ہین تکذیب آنحضرتؐ کی کرین گے۔ پروردگار سے عرض کیا کہ کیونکر اس رسالت کو پہونچاؤن حالانکہ تنہا ہون حقتعالے نے جواب مین اس عرض کے ارشاد فرمایا کہ اے رسول پہونچادے جو کچہہ نازل کیا گیا ہے تیری طرف اور اگر نکیا پس تبلیغ نہ کی رسالت کی اوسکی اور خدا حفظ تیرا لوگون سے کریگا۔ جب یہہ ارشاد ہدایت بنیاد جس سے غرض ظاہر کرنا نہایت عظمت وجلالت اس رسالت کا تہا نازل ہوا غدیر خم مین کہ وہ موضع قابل نزول دتوقف کے نتہا ہوا مین بہت حرارت وگرمی تہی جس سے لوگ خواہش

سایہ کی اپنے چارپایون اور چادر و نگی اُڑ مین کرتے تہے وہان جناب رسالتمآب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بحکم الٰہی توقف فرمایا اور وہ جگہہ ایسی تہی جہان خس و خاشاک کی کثرت تہی - پس جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صاف کرنے کا حکم دیا اوس موضع کو لوگون نے صاف کیا اور ایک منبر کجاوونسے ترتیب دیا وہ صحابہ کہ اوسوقت حاضر تہے ایک لاکہہ بیس ہزار سے تہے اور معلوم تہا کہ مثل اس اجتماع کے بعد اسکے نہوگا کہ آخر حج تہا اور وہ زمانہ تہا کہ جس سے وقت رحلت نبوی کا ریاض قدس کیطرف قریب تہا آنحضرت ؐ نے لوگون کے اجتماع کا حکم دیا یہانتک کہ جو لوگ پیچہے رہگئے تہے پہونچ گئے اور جو لوگ آگے بڑہ گئے تہے اوس مقام کی طرف پہر آئے جب لوگ جمع ہوگئے آنحضرت ؐ اوس منبر پر جو کجاوون سے ترتیب دیا گیا تشریف لیگئے اور جناب امیر المومنین علیہ السلام کو اپنے برابر کہڑا کرلیا اور حضرت امیر علیہ السلام کو اتنا بلند کیا کہ سپیدی زیر بغل اقدس دیکہائی دینے لگی حضرت امیر المومنین ؑ کو سب نے دیکہا پس ارشاد فرمایا کہ اے لوگو بتحقیق کہ خبر دی مجکو خدائے تعالےٰ نے کہ زندہ نہین رہا کوئی نبی مگر نصف عمر اوس نبی کے کہ قبل اوسکے ہوا ہو - مین گمان کرتا ہون کہ عنقریب طلب کیا جاؤنگا پس اجابت دعوت اپنے پروردگار کی کرون اور مین سوال کیا جاؤنگا اور تم بہی سوال کیئے جاوگے - تم کیا جواب دوگے - لوگون نے عرض کیا گواہی دیتے ہین ہم بتحقیق کہ آپنے تبلیغ کی اور کوشش فرمائی اور نصیحت کی حقتعالےٰ آپکو جزائے خیر دے جب لوگون نے اس معنے کا اعتراف کیا - آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا - کیا گواہی نہین دیتے ہو کہ خدا نہین ہے سوائے خدائے برحق کے اور محمد ؐ بندہ اور رسول اوسکا ہے اور جنت حق ہے

اور نار حق ہے اور موت حق ہے اور روز قیامت آنیوالا ہے شک نہین ہے
اوسمین اور تحقیق کہ پروردگار مبعوث کریگا لوگون کو قبرون سے سب نے
کہا ہان گواہی دیتے ہین ہم ساتھ ان سب باتون کے ہرگاہ ان
امور کا جو مشتمل اصول دینیہ پر سواے امامت کے تھے اعتراف و
اقرار لے لیا خطاب طرف حقتعالی کے کرکے عرض کیا کہ بار الہا گواہ رہ
پھر خطاب لوگون کی طرف کرکے فرمایا کہ اے لوگو تحقیق کہ مین اولی اساتھ
تمہارے نفسون تمہارے سے نہین ہون سب نے کہا بلے یعنی ہان
پھر آنحضرتؐ نے ارشاد فرمایا تحقیق کہ حق تعالی مولی میرا ہے اور مین
مولی مومنین کا ہون اور مین اولی ہون اون سے ساتھ نفسون اونکی
کے پس جو کوئی کہ مین مولی اوسکا ہون علیؑ مولی اوسکا ہے۔ اور پھر
دعا حق مین معادیان و مبغضان جناب امیر المومنین علیہ السلام کے
بموالات و معادات فرمائی پھر حکم بتمسک ثقلین یعنے قرآن و اہلبیت کی
دیا اور ارشاد فرمایا کہ یہ بحکم الہی جدا نہونگے تا روز قیامت۔ اور جسوقت
جناب رسالتمآب نے یہ رسالت پہونچائی آیہ اکملت لکم دینکم
الخ نازل ہوا یعنی بجہت ابلاغ اس رسالت کے حق تعالی نے فرمایا کہ آج کے
دن کامل کیا مینے واسطے تمہارے دین تمہاریکو اور تمام کیا مینے اوپر تمہارے نعمت
اپنی کو اور پسند کیا مینے واسطے تمہارے اسلام کو از روے دین کے۔ پس مولائیت کو
جناب امیر علیہ السلام کی موجب کمال دین و تمام نعمت و پسند کردن دین اسلام کا قرار دیا۔ جناب
رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بعد نزول اس آیہ کی ارشاد فرمایا اللہ اکبر اوپر اکمال دین و اتمام نعمت
کے اور راضی ہونے رب کی ساتھ رسالت میری اور ولایت علی ابن ابیطالب کی بعد میرے
بیان محدثین جلیل الشان و علماء اعیان روایت کرتے ہین کہ یہ آیہ وافی ہدایہ واقعہ غدیر خم

مین نازل ہوا بائیس کی فہرست تو اسوقت حاضر ہے وکلہم من السنت والجماعت اونمین سے ہم چند کی روایات لکھتے ہین اگر آپ خواہش کرینگے تو باقی اور ونکی روایات بہی تحریر کر دیئے جاوینگے

فہرست اسماء محدثین و علما جو کہ روایت کرتے ہین کہ نزول آیۂ تبلیغ واقعہ غدیر مین ہوا

وہ ابن ابی حاتم عبد الرحمن بن محمد و احمد بن عبد الرحمن الشیرازی و احمد بن موسے بن مردویہ و احمد بن محمد الثعلبی و ابو نعیم احمد بن عبد اللہ و علی بن احمد الواحدی و مسعود بن ناصر السجستانی و عبید اللہ بن عبید اللہ الحکانی و ابن عساکر علی ابن الحسن و محمد بن عمر الرازی و محمد بن طلحۃ النصیبی و عبد الرزاق بن رزاق اللہ الرسعی و حسن بن محمد النیشاپوری و علی بن شہاب الدین الہمدانی و علی بن محمد المعروف بابن الصباغ و محمود بن احمد العینی و عبد الرحمن بن ابی بکر السیوطی و محبوب عالم بن صفی الدین جعفر و حاجی عبد الوہاب بن محمد و جمال الدین عطاء اللہ بن فضل اللہ الشیرازی و شہاب الدین احمد و مرزا معتمد خان ہین۔

منجملہ اونکے روایت ابو محمد عبد الرحمن بن محمد الشہیر بابن ابی حاتم نزول آیہ یاایہا الرسول بلغ الخ۔ کو واقعہ غدیر مین روایت کیا ہے جلال الدین سیوطی نے اپنی تفسیر در منثور مین کہا ہے اخرج ابن ابی حاتم وابن مردویہ وابن عساکر عن ابی سعید الخدری قال نزلت ھذہ الآیۃ یا ایہا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک علے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یوم غدیر خم فے علے ابن ابی طالب۔

تنبیہ جلالت شان ابن ابی حاتم کی مثل جو حاتم کے مشہور و معروف ہے کتاب سیر النبلا جو تصنیف شمس الدین بن احمد ذہبی کی ہے اوسمین ملاحظہ فرمایئے اور محاسن علامہ سیوطی کی لواقح الانوار مین جو تصنیف عبد الوہاب شعرانی کی ہے موجود ہین یہہ سیوطی وہ شخص ہین کہ منجملہ اونکے محاسن کے جو لواقح الانوار مین ہین۔

یہہ ہے کہ زیارت جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عالم بیداری مین ستر مرتبہ سے زیادہ مشرف ہوئے۔

منجملہ اونکے ابوبکر احمد بن موسے بن مردویہ الاصفہانی نزول آیہ یا ایہا الرسول بلغ الخ واقعہ غدیر خم مین روایت کرتے ہین درمنثور مین علامہ سیوطی نے کہاہے واخرج ابن مردویہ عن ابن مسعود قال کنا نقرأ علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا ایہا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک ان علیاً مولی المومنین وان لم تفعل فما بلغت رسالتہ واللہ یعصمک من الناس۔

تنبیہہ محامد ابن مردویہ کچھ پوشیدہ نہین ہین منجملہ اوسکے تذکرۃ الحفاظ جو تصنیف ذہبی ہے موجود ہین علاوہ اسکے حصن حصین مین محمد بن الجزری نے کتاب ابن مردویہ کو ماخذ اپنا قرار دیا ہے منجملہ اونکے روایت کیاہے ابو اسحق احمد بن محمد بن ابراہیم الثعلبی النیشاپوری نے نزول آیہ شریفہ کو واقعہ غدیر خم مین اونکی تفسیر جو مسمی بالکشف و البیان عن علوم القرآن ہے اوس تفسیر مین اس آیہ کی مذکور ہے قال ابو جعفر محمد بن علی معناہ بلغ ما انزل الیک من ربک فی فضل علی ابن ابیطالب فلما نزلت ہذہ الآیۃ اخذ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بید علی فقال من کنت مولاہ فعلی مولاہ اخبرنا۔ ابوالقاسم یعقوب بن احمد بن السری انا ابوبکر محمد بن عبد اللہ بن محمد نا ابومسلم ابراہیم بن عبد اللہ الکجی نا حجاج بن منہال نا حماد عن علی بن زید عن عدی بن ثابت عن البراء قال لما نزلنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی حجۃ الوداع کنا بغدیر خم فنادی ان الصلوۃ جامعۃ وکسح للنبی صلی اللہ علیہ وسلم تحت الشجرتین فاخذ بید علی فقال الست اولی بالمومنین من انفسہم قالوا بلی یا رسول اللہ قال الست اولی بکل مومن من نفسہ قالوا بلی قال ہذا مولی من انا مولاہ اللہم وال من والاہ وعاد من

عاداہ قال فلقیہ عمر فقال ھنیئاً لک یا ابن ابی طالب اصبحت وامسیت مولیٰ
کل مؤمن ومؤمنۃ اخبرنی ابو محمد عبد اللہ بن محمد القاینی نا ابو الحسین محمد بن
عثمان النصیبی نا ابو بکر محمد بن الحسن السبیعی نا علی بن محمد الدہان والحسین
بن ابراہیم الجصاص نا حسین بن حکم نا حسن بن حسین عن حبّان عن الکلبی
عن ابی صالح عن ابن عباس فی قولہ تعالیٰ یٰاَیُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ اِلَیْكَ مِنْ
رَّبِّكَ الایہ قال نزلت فی علی امر النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان یبلغ فیہ فاخذ رسول
صلی اللہ علیہ وسلم بید علی فقال من کنت مولاہ فعلی مولاہ اللھم وال من والاہ وعاد من عاداہ
ثعلبیہ ثقاقت ودیانت صلاح وامانت وجلالت وعلو مرتبت وریاست وتوحد وامامت
ثعلبی کی مشہور ہے شاہ ولی اللہ صاحب والد ماجد شاہ عبد العزیز صاحب نے اونکی
محامد عظیمہ کا ذکر کیا ہے مطالعہ کتاب ازالۃ الخفا سے ظاہر وباہر ہے۔

منجملہ اونکے روایت ابو سعید مسعود بن ناصر السجستانی۔ نزول آیہ شریفہ کتاب درایہ
حدیث الولایہ مین اپنی اسناد کے ساتھ ابن عباس سے روایت کی ہے امر رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ان یبلغ بولایۃ علی فانزل اللہ عزوجل یٰاَیُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ
اِلَیْكَ الایہ فلما کان یوم غدیر خم قام فحمد اللہ واثنی علیہ وقال صلی اللہ علیہ وسلم
فمن کنت مولاہ فعلی مولاہ اللھم وال من والاہ وعاد من عاداہ
واحبّ من احبّہ وابغض من ابغضہ وانصر من نصرہ واعزّ
من اعزّہ واعن من اعانہ۔

تنبیہ مسعود سجستانی اکابر معتبرین مین سے ہین کتاب انساب سمعانی
سے اون کے مدایح ظاہر ہین۔

منجملہ اونکے روایت ابو القاسم عبید اللہ بن عبد اللہ الحسکانی
نزول آیہ یا ایھا الرسول الخ واقعہ غدیر خم مین پس مجمع البیان مین

تفسیر مین اس آیہ وافی ہدایہ کے بعد نقل روایت عیاشی کے باین الفاظ ہے
عن ابن عمیر عن ابن اذینۃ عن الکلبی عن ابی صالح عن عبد اللہ بن عباس
وجابر بن عبد اللہ قال امر اللہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان ینصب علیاً
علماً للناس فیخبرھم بولایتہ فتخوف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان
یقولوا حالی ابن عمہ وان یطعنوا فی ذلک علیہ فاوحی اللہ الیہ ھذہ للایۃ
فقام علیہ السلام بولایتہ یوم غدیر خم کہا ہے وھذا الخبر بعینہ
قد حدثناہ السید ابو الحمد عن الحاکم الحسکانی باسنادہ
عن ابن ابی عمیر فی کتاب شواھد التنزیل فی قواعد التفضیل
تنبیہ مخفی نہرہے کہ ابو القاسم حسکانی اجلہ علماے شفنین وعمدہ کملائی محدثین
واثبات نحاریر ممدوحین وثقات جہابذہ معتمدین سے ہین مدائح اونکی طبقات الحفاظ
علامہ سیوطی سے ظاہر ہین -
منجملہ اونکے روایت ابن عساکر الدمشقی - نزول آیہ یا ایھا الرسول بلغ ما انزل
الیک واقعہ روز غدیر مین - سابقاً ذکر روایت ابن ابی حاتم مین عبارت
در منثور سیوطی سے معلوم ہوا -
تنبیہ محامد ابن عساکر کی کتاب معجم الادبا و یاقوت حموی و وفیات الاعیان ابن خلکان
وتذکرۃ الحفاظ ذہبی و تاریخ یافعی وغیرہ سے بکمال وضوح ظاہر ہین -
منجملہ اونکے روایت سید علی بن شہاب الدین الھمدانی کتاب مودۃ القربی مین
دربارہ نزول آیہ شریفہ کے کہا ہے عن براء بن عازب رض قال اقبلت
مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی حجۃ الوداع فلما کان بغدیر خم
نودی الصلوۃ جامعۃ فجلس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تحت
شجرۃ واخذ بید علی وقال الست اولی بالمومنین من انفسھم قالوا

بلی یا رسول اللہ فقال الا من انا مولاہ فعلی مولاہ اللھم وال من والاہ وعاد من عاداہ فلقیہ عمرؓ فقال ھنیئاً لک یا علی بن ابیطالب اصبحت مولائی و مولا کل مومن و مومنۃ و فیہ نزلت یا ایھا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک الآیہ۔

تنبیہ مخفی نہین ہے کہ سید علی ہمدانی نزدیک حضرات اہل سنت کے عالم ربانی ولی ہمدانی برگزیدہ جناب ربانی جامع کمالات انسانی وحاوی غرائب کرامات مثل احیاء اموات وغیرہ کے ہین۔

منجملہ اونکے روایت شیخ نورالدین علی محمد المعروف بابن الصباغ نزول آیہ یا ایھا الرسول بلغ الخ۔ بروز غدیر خم۔ چنانچہ کتاب فصول مہمہ فی معرفۃ الائمہ مین کہا ہے روی امام ابوالحسن الواحدی فی کتابہ المسمی بہ اسباب النزول یرفعہ بسندہ الی ابی سعید الخدری رض قال نزلت ھذہ الآیۃ یا ایھا الرسول بلغ ما انزل من ربک یوم غدیر خم فی علی ابن ابی طالب۔

تنبیہ ابن صباغ اکابر علماء مالکیہ واجل فضلائے مشاہیر واعاظم فقہائے نحاریر سے ہین۔ اساطین محققین سنیہ اپنے مصنفات مین اونسے نقل کرتے ہین جواہر العقدین وتفسیر شاہی کے ناظر پر مخفی نہین ہے۔ احمد بن عبدالقادر شافعی کے ذخیرۃ المآل کے ملاحظہ سے جلالت شان اس کتاب مصنف کی ظاہر ہے

منجملہ اونکے روایت علامہ بدرالدین محمود بن احمد العینی کی نزول مین آیہ شریفہ کے واقعہ روز غدیر مین۔ کتاب عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری کتاب التفسیر مین کہا ہے مرج یا ایھا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک ش ای ھذا باب فی قولہ تعالی یا ایھا الرسول بلغ ما انزل۔ ذکر الواحدی من

حدیث الحسن بن حماد مجادۃ قال ثنا علی بن عیاش عن الاعمش وابی الجحاف عن عطیته عن ابی سعید قال نزلت ھذہ الآیۃ یا ایھا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک۔ یوم غدیر خم فی علی ابن ابیطالب رضی اللہ عنہ بعد اسکے چند مفسرین کے قول مختلف لکھے ہین پھر کہا ہے قال ابوجعفر محمد بن علی بن حسین معناہ بلغ ما انزل الیک من ربک فی فضل علی ابن ابیطالب رضی اللہ عنہ فلما نزلت ھذہ الآیۃ فاخذ بید علی و قال من کنت مولاہ فعلی مولاہ صاحبان تامل پر پوشیدہ نہین ہے کہ علامہ عینی عمدہ منقدین سے ہین صدر اقوال مین نزول آیہ شریفہ روز غدیر مین بحق جناب امیر علیہ السلام واحدی سے کہا ہے اور پھر بعد چند قول کے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ معنائے کلام ربانی اس طور پر ہین جیسا کہ مذکور ہوئے اس سے غرض ہماری یہہ ہے کہ بعض محققین علمائے اہل سنت نے کہا ہے کہ مقدم کرنا کسی قول کا دلیل ہے اوسکی ترجیح پر نزدیک علما کے اس صورت مین مقدم کرنا عینی کا روایت واحدی کو باقی اقوال پر دلیل واضح ترجیح پر ہے اور جب یہہ تقدم موید ہے قول سے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کے تو پایہ ترجیح کی قوت ظاہر وباہر ہے۔

تنبیہ موج عینی کی ذیل طاہر سخاوی اور بغیۃ الوعات سیوطی اور اعلام الاخیار سلیمان الکفوی وغیرہ سے روشن ہے۔

منجملہ اونکے روایت علامہ سیوطی کی متعلق نزول آیہ شریفہ یا ایھا الرسول بلغ ما انزل الخ۔ مذکور ہوچکی۔ اس جگہہ تمام عبارت اونکی جو متعلق اس آیہ کی تفسیر سے ہے لکھی جاتی ہے قال فی در المنثور قولہ تعالی یا ایھا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک۔ اخرج ابو الشیخ عن الحسن ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ والمسلم قال ان اللہ بعثنی برسالتہ نضقت بھا ذرعا وعرفت ان الناس

مکۃ بی فوعدنی لا یبلغن اولیعذ بنی فانزلت یاایھا الرسول بلغ ما
انزل الیک من ربک واخرج عبد بن حمید وابن جریر وابن ابی حاتم
وابوالشیخ عن مجاھد قال لما نزلت بلغ ما انزل الیک من ربک قال
یارب انما انا واحد کیف اصنع یجتمع علی الناس فنزلت وان لم تفعل فما
بلغت رسالتہ واخرج ابن جریر وابن ابی حاتم عن ابن عباس وان لم تفعل فما
بلغت رسالتہ یعنی ان کتمت ایۃ مما انزل الیک لم تبلغ رسالتہ واخرج ابن ابی
حاتم وابن مردویہ وابن عساکر عن ابی سعید الخدری قال نزلت ھذہ الآیۃ
یاایھا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یوم غدیرخم فی علی بن ابی طالب واخرج ابن مردویہ عن ابن مسعود قال کنا
نقرأ علی عھد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یاایھا الرسول بلغ ما انزل الیک
من ربک انّ علیاً مولی المومنین وان لم تفعل فما بلغت رسالتہ واللہ
یعصمک من الناس واخرج ابن ابی حاتم عن عنزۃ قال کنت عند
ابن عباس فجاءہ رجل فقال ان اناسا یاتونا فیخبرنا ان عندکم
شیئا لم یبدہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم للناس فقال
الم تعلم ان اللہ قال یاایھا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک
واللہ ما ورثنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سوداء فی بیضاء

تنبیہ واضح ہو کہ نقل کرنا علامہ سیوطی کا نزول آیہ کریمہ کو واقعہ
خم غدیر مین اساطین ائمہ سے درمنثور مین دلیل شافی وبرہان
وافی ہے اسکے اعتماد پر اور وہ قاطع ہر شک وظن واحتمال ہے
بچند وجوہ پہلے یہ کہ عبارت سیوطی سے ظاہر ہوتا ہے کہ نزدیک
اون کے نزول آیۂ کریمہ واقعہ غدیر مین ثابت ومحقق

ہے اسواسطے کہ اوسکے خلاف نقل اس آیہ کی تفسیر مین نہین کی اور روایت
حسن کی جو پہلے ان روایتون کے ذکر کی ہے روایت واقعہ غدیر سے اوسکو منافات
نہین ہے اوسمین مذکور ہے ان اللہ بعثنی برسالتہ فضقت بہاذرعا
اسمین لفظ رسالت کی مجمل ہے ہرگز انکار نہین رکھتا حمل کرنا اوسکا اوپر رسالت
امامت و وصایت جناب امیر علیہ السلام کے بلکہ ذکر ضیق ذرع درفان تکذیب
موید حمل اس آیہ کا ہے اسی واقعہ پر اور اسی طرح سے روایت مجاہد کی اور اسیطرح
دونو روایتین ابن عباس کی نفی نزول پر اس آیہ کے واقعہ غدیر خم مین دلالت
نہین کرتین کسی وجہ سے دوسرے یہہ کہ خطبہ در منثور سے واضح ہے کہ یہ
کتاب مصداق احیاے ایز وغفور را آثر آثار بعد وثور ہے اور سیوطی نے اس
کتاب مین باسناد عالی اخبارات ماثورہ جمع کئے ہین اور کتب معتبرہ سے تخریج
کی ہے تیسرے یہہ کہ علامہ سیوطی نے جابجا درمنثور مین بعضے روایتونکی ضعف
کی تصریح کی ہے لیکن الحمد اللہ کہ دونون روایتین جو متعلق بہ نزول آیہ مذکورہ
واقعہ غدیر مین ہین اوسمین اصلا قدح نہین کی اور چونکہ مولوی حیدر علی صاحب
مصنف منتہی الکلام نے جناب شیخ صدوق علیہ الرحمہ کی ایسی روایت سے تعرض
کرنے کو جو غرابت شذوذ پر مشتمل ہے اس امر کی دلیل قرار دیا ہے کہ جس روایت کی
صدوق علیہ الرحمہ نے تضعیف نہین کی وہ معتبر و قابل احتجاج ہر لہذا حسب
افادہ صاحب منتہی الکلام یہہ ثابت ہوا کہ سیوطی نے جن احادیث کی تضعیف
نہین کے وہ معتبر و قابل احتجاج ہین۔

منجملہ اونکے روایت محمد محبوب عالم بن صفی الدین جعفر المعروف ببدر عالم کی ہی تفسیر
شاہی مین اس آیہ شریف کی تفسیر مین بعد ترجمہ کہا ہے - وفی النیشاپوری عن ابی سعید
الخدری ھذہ الآیۃ نزلت فی فضل علی ابن ابی طالب

رضی اللہ تعالےٰ عنہ یوم غدیر خم فاخذ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بیدہ
قال من کنت مولاہ فعلے مولاہ فلقیہ عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ و قال ھنیئاً لک یا ابن
ابی طالب اصبحت مولائی و مولی کل مومن و مومنۃ وھو قول ابن عباس
والبراء بن عازب و محمد بن علے رضی اللہ تعالی عنھم اور سوائے اس روایت
کے اور کوئی روایت مخالف اسکے نہین کی۔
تنبیہ مخفی نرہے کہ شاہ صاحب تحفہ کے باب سیوم مین تفسیر شاہی کے معتمد و
معتبر ہونے کا اعتراف کرتے ہین اور کہتے ہین کہ اہل سنت نیز از حضرت امام موصوف
و دیگر آئمہ در تفسیر روایات دارند چنانچہ در درمنثور مبسوط اند و در تفسیر شاہی
مجموع و مضبوط اما آنچہ شیعہ از جناب آئمہ روایت می کنند ہرگز بآن مطابق نے
شود انتہی۔ معتقدین شاہ صاحب بعد اسکے ہرگز انکار نکرین گے نزول سے آیہ
شریفہ کے واقعۂ غدیر مین اسواسطے کہ تفسیر شاہی اور درمنثور دونون مین مذکور ہے
منجملہ اونکے حاجی عبدالوہاب بن محمد رفیع الدین احمد نے اپنی تفسیر مین آیہ
قل لا اسألکم علیہ اجراً الا المودۃ فے القربےٰ کی تفسیر مین ذکر مین فضائل
جناب امیرالمومنین علیہ السلام کے کہا ہے عن البراء بن عازب رضی اللہ عنہ
قال فے قولہ تعالیٰ۔ یا ایھا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک۔ ای
بلغ من فضائل علےؑ نزلت فے غدیر خم فخطب رسول اللہ صلے اللہ علیہ
وسلم۔ ثم قال من کنت مولاہ فھذا علےؑ مولاہ فقال عمر رضی اللہ عنہ
بخ بخ لک یا علےؑ اصبحت مولائی و مولا کل مومن و مومنۃ رواہ ابو نعیم
و ذکرہ ایضاً الثعلبی فے کتابہ
تنبیہ حاجی عبدالوہاب نزدیک اہل سنت کے اکابر فضلا و علماء مقبولین
و اجلہ مشہورین و معروفین مین سے ہین مدح اونکی کتاب اخبار الاخیار مصنفہ شیخ

عبد الحق دہلوی اور تذکرۃ الابرار سید محمد بن سید جلال ماہ عالم سے واضح اور لائح
منجملہ اونکے عطاء اللہ بن فضل اللہ شیرازی معروف بجمال الدین محدث نزول
آیہ شریفہ کو واقعہ خم غدیر مین روایت کرتے ہین کتاب اربعین فضائل جناب
امیر علیہ السلام مین بعد ذکر قصہ حارث کے ذکر حدیث غدیر مین کہا ہے اقول
اصل ھذا الحدیث سوی قصۃ الحارث تواتر عن امیر المومنین
علیہ السلام وھو متواتر عن النبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ایضاً
رواہ جمع کثیر وجم غفیر من الصحابۃ فرواہ ابن عباس ولفظہ قال
لما امر النبی ان یقوم بعلے ابن ابیطالب المقام الذی قام بہ فانطلق النبی
الی مکۃ فقال رائیت الناس حدیثی عہد بکفر ومتے افعل ھذا بہ یقولون
صنع ھذا بابن عمہ ثم مضی حتیٰ قضی حجۃ الوداع ثم رجع حتی اذا
کان بغدیر خم انزل اللہ عزّ وجل۔ یا ایھا الرسول بلغ ما انزل الیک
من ربک الآیۃ۔ فقام منادفنادی الصلوٰۃ جامعۃ ثم قام واخذ بید
علےؑ فقال من کنت مولاہ فعلے مولاہ اللّٰھمّ وال من والاہ وعاد من
عاداہ اس عبارت سے ظاہر ہے کہ بتصریح جمال الدین محدث وابن عباس نے
حتماً وقطعاً وجزماً نزول آیہ شریفہ کو واقعہ خم غدیر مین روایت کیا ہے اور
جلالت کتاب اربعین کی خطبہ سے اوسکے ظاہر ہے۔

تنبیہ مخفے نرہے کہ جمال الدین محدث اعیان محدثین معتبرین وحذاق
معتمدین اہلسنت سے ہین اور اکابر سنیہ اونکے منقولات پر وثوق واعتبار
رکھتے ہین اور اپنے دعوی پر اونکے اقوال کے ساتھہ استدلال کرتے ہین۔
جمال الدین محدث مشائخ اجازہ شاہ صاحب ووالد ماجد اونکے سے ہین
چنانچہ رسالہ اصول حدیث شاہ صاحب سے ظاہر ہے اور نیز بجواب طعن سیوم

از مطاعن ابی بکر روضۃ الاحباب ہے کہ مصنفہ جمال الدین محدث ہے شاہ صاحب
سنے احتجاج و استناد کیا ہے اور کلام اونکا اثبات پر دلالت رکھتا ہے کہ کتاب
روضۃ الاحباب تواریخ معتبرہ سے ہے اور افادہ ملا علی قاری سے اول شرح
مشکوۃ مین ظاہر ہے کہ جمال الدین محدث اوپر اکابر علما و مشاہیر مقتدایان
سنیہ مثل ملا علی متقی و دیگر مشایخ حرم محترم مثل علامہ شیخ عطیہ سلمی و اسمعیل
شروانی کے ترجیح و تفصیل رکھتی ہین اور نیز بتصریح ملا علی قاری کے مرقاۃ مین
بیچ شرح حدیث لا تدخلون الجنۃ حتی تومنوا الخ۔ ظاہر ہے کہ جمال الدین
محدث مشائخ کبار سے ہے اور حسین بن محمد دیار بکری نے تاریخ خمیس نے احوال
نفس نفیس مین روضۃ الاحباب جمال الدین محدث کو کتب معتبرہ سے شمار کیا
ہے اور ملا یعقوب لاہوری خیر جاری مین روضۃ الاحباب سے نقل کرتے ہین
غرض کہ جمال الدین محدث کی جلالت شان مین کسی کو اکابرین اہل
سنت سے کلام نہین۔

منجملہ اونکے روایت مرزا محمد بن رستم معتمد خان الحارثی البدخشی کی ہے کتاب
مفتاح النجا فی مناقب آل عبا مین ذکر مین آیات نازلہ حق امیر المومنین علیہ السلام
مین کہ اونکے بعد ایک کلمہ بلیغ بھی کہا ہے الآیات النازلۃ فی شان امیر المومنین
علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ کثیرۃ جدا لا استطیع استیعابہا فاوردت
فی ہذا الکتاب لبہا و لبابہا فرماتے ہین واخرج ای ابن مردویہ عن زر عن عبد اللہ
رض قال کنا نقراء علی عہد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یا ایہا الرسول بلغ
ما انزل الیک من ربک ان علیا امیر المومنین وان لم تفعل فما بلغت رسالتہ واللہ [یعصمک]
من الناس اخرج عبد الرزاق الرسعنی عن ابن عباس رض قال لما نزلت ہذہ الآیۃ یا ایہا الرسول

بلغ ما انزل الیک من ربک - اخذ النبی بید علی فقال من کنت مولاہ فعلی
مولاہ اللهم وال من والاہ وعاد من عاداہ
واخرج ابن مردویہ عن ابی سعید الخدری رضی
مثلہ وفی آخرہ فنزلت - الیوم اکملت لکم دینکم
الآیہ - فقال النبی الله اکبر علی اکمال الدین و
اتمام النعمة ورضی الرب برسالتی والولایة
لعلی ابن ابیطالب -

تنبیہ مخفی نرہے کہ مرزا معتمد خان اکابر علماے
جلیل الشان ومشاہیر فضلاے اعیان اہلسنت سے
ہین فاضل رشید نے لہ ایضاح لطافة المقال مین اونکی
مدح کی ہے اور مولوی حیدر علی نے ازالة العین کتاب
مفتاح النجا اور اوسکے مصنف کا ذکر کیا ہے -
منجملہ اونکے روایت شہاب الدین احمد نزول آیہ
شریفہ واقعہ غدیر مین - پس کتاب توضیح الدلائل
علی ترجیح الفضائل مین کہا ہے - قولہ تعالی - یا ایہا
الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک وان لم تفعل
فما بلغت رسالتہ والله یعصمک من الناس و
بالاسناد المذکور عن ابی الجاء ودانی لحمرہ
قال یا ایہا الرسول بلغ ما انزل الیک نزلت فی شان الولایة
وفی روایة ابوبکر بن عیاش عن عاصم عن زر عن
عبد الله بن مسعود رضی الله تعالی عنہ

لہ ایضاح
لطافة المقال مین بعد ذکر کے
اشخاص عدیدہ کو جنکو علماے کبار و فضلاے نامی
اہلسنت سے شمار کیا ہے وسوا انکے دیگر فضائل اہل بیت اطہار
اہلسنت رسائل منفرد درج کیے ہیں رسالہ مناقب السادات
تالیف نمودہ شرح رسالہ شہاب الدین بن عمر دولت آبادی و
از ملک العلماء شہاب الدین و نزل الابرار
مفتاح النجا فی مناقب آل العبا از میرزا محمد
بن معتمد خان بدخشی و مودة القربی از سید علی ہمدانی
باصح من مناقب اہل البیت الاطہار از
لمعانی مناقب علی ابن ابی طالب از
و اسنی المطالب جواہر العقدین
جزاے و فضائل اہل بیت از نورالدین سمہودی و
در فضل اہل بیت النبی و شرح العلامہ بامام السیوطی
در رسالہ امام نسائی در مناقب علی و اتحاف السادات
مصنفات وغیرہ ... و کتب بسیار از
تشدہ و ... رسائل اہل بیت اطہار
و ... بمقابلہ در فضائل اہل بیت و غیرہ
... مولفہ ... العباد ... تالیف کردہ
رسائل و کتب ... اہلسنت ... بانی
... [illegible] ... علماے اہلسنت
... انتہی

عنہ قال کنّا نقرأ علی عہد رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وبارک وسلم یا ایّہا الرسول بلّغ ما انزل الیک من ربّک انّ علیاً مولی المومنین وان لم تفعل فما بلغت رسالتہ واللہ یعصمک من الناس۔ جلالت شان اس کتاب کی اوسکے خطبہ سے ظاہر ہے۔ اور ذکر کتاب توضیح الدلائل مابعد مین آئیگا انشاء اللہ تعالیٰ۔

منجملہ اونکے فخر الدین محمد بن عمر الرازی نے تفسیر کبیر مسمّی بمفاتیح الغیب مین شان نزول مین آیۂ مذکورہ کے نوقول بیان کرکے کہا ہے العاشر نزلت ہذہ الآیۃ فی فضل علیؓ ولما نزلت ہذہ الآیۃ اخذ بیدہ وقال من کنت مولاہ فعلی مولاہ اللہم وال من والاہ وعاد من عاداہ فلقیہ عمرؓ فقال ہنیئاً لک یابن ابیطالب اصبحت مولائی ومولیٰ کل مومن ومومنۃ وھو قول ابن عباس والبراء بن عازب ومحمد بن علی۔ واضح ہو کہ بلاغت قرآن مجید مین کسیکو انکار نہین بنابراسکے ضرور ہے کہ کلام وخطاب موافق مقتضاے حال کے ہو پس اس آیۂ شریفہ مین اللہ تعالیٰ نے عدم تبلیغ پر تہدید فرمائی اور تبلیغ پر تشجیع۔ واجب ہے کہ جس امر میں یہ اہتمام فرمایا گیا ہے وہ امر بھی نہایت ہی بزرگی رکھتا ہو کہ تبلیغ نہ کرنا اوسکا بمنزلہ عدم تبلیغ رسالت کے کافۃً شمار کیا جاوے نہ یہہ منجملہ امور سہلہ خفیفہ ہوا اور یہہ امر نہایت ظاہر ہے۔ امام فخر الدین رازی نے سبب نزول آیۂ شریفہ مین جو وجوہ عشرہ کو ذکر کیا ہے سواے وجہ عاشر کے جسکا ذکر ہو چکا وجوہ تسعہ صلاحیت سبب نزول کی نہین رکھتین۔ وجوہ یہہ ہین اول رجم وقصاص مین دوم عیب یہود مین سوم تخییر ازواج مین چہارم قصہ زینب مین پنجم جہاد منافقین مین ششم امتناع سب اصنام مین ہفتم مناسک حجۃ الوداع مین ہشتم حق اعرابی مین نہم درباب رفع ہیبت از یہود ونصاریٰ دہم حق فضیلت حضرت علی مرتضیٰ علیہ السلام مین۔ امّا وجہ اول پس پروردگار عالم خود فرماتا ہے فان جاؤک فاحکم بینہم او اعرض عنہم وان تعرض عنہم فلن یضروک

شیئًا وان حکمت فاحکم بینہم بالقسط۔ جب اعراض رسالت پناہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جائز رکہا پہر اس تہدید کے کیا معنے ہونگے اور جب معنا بتصریح بیان ہوچکا تو آیہ بلغ تکرار محض پر بحث ہوئی اور کلام اللہ تعالے کا منزہ ہے اس سے۔ امّا وجہ ثانی۔ پس اس سے بہی زیادہ ضعیف ہے اسواسطے کہ اگر سب واستہزائے یہود کیہ سکوت کو منع فرمایا تہا تو یہہ حکم ابتدائی تہا پہر یہہ تہدید کسواسطے ہوئی اور یہہ امر صاف دلالت کرتا ہے اس بات پر کہ کوئی حکم پہلا نازل ہوا اور آنحضرت نے کسی وجہ سے توقف فرمایا جیساکہ تصریح اسکی بعضے روایات مین موجود ہے پس مراد اوس سے یہہ حکم ابتدائی نہوگا۔ علاوہ اسکے ظاہر لفظ تبلیغ سے پہونچانا کسی حکم کا جانب خدا سے ہے پس اگر مقصود اس آیۂ شریفہ سے یہہ ہو کہ مقابل مین سب واستہزائے یہود کے اونپر توبیخ فرمائین تو خلاف بلاغت ہے اور وعدہ عصمت کا مقابل مین توبیخ یہود کے مستقیم نہین ہے اسواسطے کہ حضرت خاتم الانبیا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کوئی دقیقہ اونکی تکذیب مین اوٹہا نہین رکہا تہا اور وے پہلے ہی سے دشمن آنحضرت کے تہے اور لفظ من الناس کی عام ہے مقتضی اسکی نہین ہے کہ عصمت خصوص یہود سے رکہے۔ امّا وجہ ثالث پس کیونکر سبب نزول آیۂ شریفہ ہو کسواسطے کہ حکم تخییر ازواج مین اگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کسی وجہ سے توقف ہوا تو کیا یہہ امر ایسا ہے کہ بمنزلہ عدم تبلیغ رسالت کے قاطبۃً شمار کیا جاوے علاوہ اسکے واللہ یعصمک من الناس کیساہی کیا اسکی تبلیغ باعث لوگون کے عناد کا ہوتی کہ اللہ تعالے نے یہہ وعدہ فرمایا وجہ رابع اس سے بہی زیادہ ضعیف ہے اسواسطے کہ معاملہ جناب زید اور حضرت زینب بنت جحش رض کا اصلا مناسبت مضمون آیہ سے نہین رکہتا وہ ماجرا اسیقدر تہا کہ جناب رسالتمآب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خصت دیگئی

تہی کہ جناب ممدوحہ کے ساتھہ تزویج کرین آپ شرم سے زبان مبارک پر نہ لاتے
جب جناب زید نے طلاق دیا جیسا کہ آیت سے ظاہر ہے فلما قضی زید منہا
وطراً زوجناکہا پروردگار عالم نے خود تزویج اپنے حبیب کی جناب ممدوحہ
سے فرمائی یہان تبلیغ کو کیا گنجائش ہے اور توقف کیسا اور حاجت حفظ وصیانت
کی کسی اور وہ امر کونسا ہے کہ جسکی عدم تبلیغ بمنزلہ عدم تبلیغ رسالت کے کلیتہ
شمار کیجائے اور تشجیع پیغمبر کو بوعدہ عصمت ضرور ہو۔ وجہ پنجم سرتاسر خلاف
عقل اور خلاف نفس الامر ہے معاذاللہ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے
کسی جہاد مین یا کسی سریہ مین سستی واقع ہوئی ہو بلکہ بلا توقف عمل فرمایا کرتے
ہتے اور عیاذاً باللہ کراہت سے منافقین کے یہہ سزاوار تہا کہ حضرت خاتم الانبیا
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ اور جب واجبات کے ادا کرنے مین سکوت فرماتے
علاوہ اسکے بموجب روایت متفق علیہا کے سورہ مائدہ نزولاً آخر قرآن ہے
اوقات جہاد کے گذر گئے تہے پہر کیون خداوند عالم اپنے حبیب پر ایسی تہدید
فرماتا اور کب کسی معرکہ مین حضرت رسول ہاشمی نے خوف کیا تہا کہ واللہ یعصمک
من الناس کے ارشاد سے تشجیع فرماتا۔ وجہ ششم زیادہ تر ضعیف ہے اسواسطے
کہ جب الہ العالمین عز مجدہ آلہہ موہومہ کفار کے سب کرنے سے منع فرمائے
اور بموجب اسکے صاحب خلق عظیم رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم زبان مبارک
کو روکین تو یہ کلمہ تہدید کا کیا وجہ رکھتا ہے غایت الامر یہہ کہ فرمان نازل ہوا تہا کہ
ہمنے فقط سب آلہہ موہومہ کو منع کیا ہے حکم سکوت کا اونکے عیبون سے نہین دیا ہے
علاوہ اسکے حضرت بشیر ونذیر نے ابتدا بعثت سے تا وقت وفات کونسا دقیقہ فضیحت کفار کا چہوڑ
دیا تہا جسپر تہدید ہوا اور کسو سے خوف جان کیا تہا کہ حاجت تشجیع کی ہوئی۔ اما وجہ ہفتم اور زیادہ حیرت انگیز ہے

رسول مختار صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کونسی سستی حقوق مسلمین مین واقع ہوئی تہی - اور فحواے حدیث منافی اس معنے کی ہے کسواسطے کہ آنحضرت نے اصحاب سے سوال کیا کہ آیا مین نے تبلیغ رسالت کی سب نے بالاتفاق اقرار کیا عرض کیا بلے یا رسول اللہ پس کب اس امر مین توقف و تامل واقع ہوا اور خاتمہ آیت واللہ یعصمک من الناس محض بیکار ہوا جاتا ہے بلکہ مناقض - کسواسطے کہ مسلمان اپنے حقوق کے واضح کرنے سے فرحناک ہوتے نہ یہہ کہ درپے آزار حضرت رسول مختار ہوتے اور کیا ضرر پہونچانا مسلمانون کا جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ممکن تہا کہ خداے تعالے نے وعدہ عصمت سے تسلی جناب رسول اللہ کو فرمائی وجہ ہشتم تاویلات سابقہ سے غرابت مین کم نہین - یعنے اس آیہ کے قصہ اعرابی سے مطلقاً اصلا ربط نہین رکہتی حکم تبلیغ کس امر کا ہوا اور تامل کس امر کی تبلیغ مین ہے اور تہدید بعدم رسالت کلیتہ کے کیا معنے - وجہ نہم اس لائق نہین کہ اوسکو دیکہا جائے - العیاذاً باللہ کہ ہیبت کفار کی کبہی ایک ذرہ بہی خاطر مبارک جناب سید المرسلین صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مین آئی ہو اور وہ بہی اسقدر کہ مانع تبلیغ ما انزل اللہ سے ہو - جب وجوہ تسعہ کا ضعف روشن ہوگیا تو روایت عاشر روایات عشرہ مین سے متعین ہوجاویگی - امام فخر الدین رازی نے جو فرمایا ہے واعلم ان ہذہ الروایات وان کثرت الا ان الاولے حملہ علی انہ تعالی امنہ من الیہود والنصاری وامرہ باظہار التبلیغ الخ - اور بناے اولویت اس شق کی اوپر ملاحظہ ترتیب اور نظم آیات قرآنی پر کی ہے اور حال اوسکا ظاہر ہے کہ قرآن کی آیت آیت اور سورہ سورہ علیحدہ علیحدہ شان نزول رکہتا ہے پس بناے اولویت قیاس ترتیب پر نہین ہوسکتی علاوہ اسکے آنحضرت نے اظہار تبلیغ مین یہود و نصاری پر کب سستی کی تہی کہ اسطرح تہدید نازل ہوئی اور نصاری نہ مدینہ منورہ

مین ہیئت مجموعی سکونت رکہتے تہے اور نہ زور و قوت جیسا کہ کتب سیر سے ظاہر ہے اور یہودی وقت نزول اس آیہ کے مستاصل ہو چکے تہے اور تبلیغ یہود پر بتواتر عمل مین آچکی تہی پس نہ حاجت امن دیے گی ہی اور نہ وقت امن دینے کا تہا ہرگاہ بقول صاحب تفسیر کبیر قول ابن عباس و برا ابن عازب و محمد بن علی یعنے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام اور بتنصیص علامہ سیوطی اخراج ابن جریر وابن ابی حاتم عن ابن عباس ونیز اخراج ابن ابی حاتم وابن مردویہ عن ابی سعید الخدری واخراج ابن مردویہ عن ابن مسعود بدون الجرح والتضعیف اور بتنصیص ابو اسحق ثعلبی باسنادہ مرفوعاً الی ابن عباس اور نیز روایت ابی صالح عن ابن عباس اور مثل انکے بتنصیص اکثر مفسرین جنکا ذکر اوپر ہو چکا نزول آیہ شریفہ کا نے فضل علے ابن ابی طالب علیہ السلام ثابت ہوا کسیکو مجال انکار باقی نہیں ہے رہی اسواسطے کہ جلالت قدر صحابہ رواۃ اصل کی متفق علیہا ہے اور راوی ان اصحاب سے بہی جملہ مقبول علماے اہل سنت ہین اور احتمال وضع کا ان لوگون سے نہین ہے اور قول محمد بن علے یعنے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کا گو تابعی ہون مگر بمفاد اہل البیت ابصر بمافی البیت سب سے مقبول تر ہے ۔ اسواسطے کہ وثوق وصدق مین جناب ممدوح کے کسیکو علمائے سنت وجماعت مین سے حرف نہین ہے البتہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے اپنے آبائے کرام صلوٰۃ اللہ علیہم اجمعین سے معنعن سُنا ہے جسکو روایت فرمایا ہے یہہ سلسلہ جمیع سلاسل پر ترجیح رکہتا ہے علاوہ اسکے یہہ تفسیر معاضد تفسیر ائمہ اہلبیت علیہم السلام بطریق روایت اثنا عشریہ ہے جسکو دریافت کرنا منظور ہو کتاب کافی وغیرہ کیطرف رجوع کرے ہرگاہ یہہ تفسیر ساتہہ تعدد دونون روات کے ساتہہ قرائن کے محفوظ ہوئی تو البتہ مفید یقین ہوگی { غور فرمائے کہ حکم ایزدی بارہ تبلیغ مین

اس تاکید کے ساتھہ کہ اگر تبلیغ نہ کی آپنے تو گویا تبلیغ رسالت مطلقا نہ کی اور پہر تشجیع کرنا اس وعدہ کے ساتھہ کہ واللہ یعصمک من الناس کیا اسی امر کے بیان کے لئے تہا کہ جس کسیکا مین ناصر ہون اوسکا علےؑ ناصر ہے اسمین کونسا فضل علے ابن ابی طالب علیہ السلام کے واسطے ہوا بلکہ صریح تحصیل حاصل ہے اور ایک ایسا فضل ہوا جو غیر مختص ہے کسواسطے کہ حضرت علے ابن ابی طالب علیہ السلام ہر وقت مین ناصر ہوئے ہین اوس شخص کے کہ جسکے جناب پیغمبر خدا ناصر ہوئے ہین اور جو شخص کہ بہرہ ایمان سے رکہتاہے وہ ناصر اوس شخص کا ہے کہ جسکے حضرت پیغمبر خدا ناصر ہین کیا حضرت عمر نے اسی امر پر تہنیت فرمائی تہی اور کیا یہہ امر لائق تہنیت ہو سکتاہے اور پہر کلمہ اصبحت کا کہ دلالت تجدد پر کرتاہے کیون کہا اور تہنیت اس امر کی جناب فاروق ہی پر منحصر نہین ہے بلکہ بموجب روایت صاحب روضۃ الصفا و معارج النبوت وغیرہ کے حضرت رسالت پناہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خیمہ واسطے ازواج معظمات کے برپا فرمایا اور تمام ازواج نبی نے تہنیت اس منصب کی اداکی پس یہہ سب منصب ولایت عہد کے لیئے ہو سکتاہے یا اسلیئے کہ جسکا مین ناصر و محب ہون علے ناصر و محب اوسکا ہے جیسا کہ تاویل کیگئی حدیث من کنت مولاہ فعلے مولاہ مین اور یہہ ارشاد پیغمبر کا لوگون کو موجب سرور کا ہوگا یا باعث ملال و تکدر کا کہ جسکے ازالہ خوف کے لیئے اللہ تعالے نے اپنے حبیب سے واللہ یعصمک من الناس فرمایا اور قرات قرآن جو زمان نبوی مین بروایت ابن مسعود ان علیا مولی المومنین وان لم تفعل فما بلغت رسالتہ واللہ یعصمک من الناس تہی اوسکے یہی معنے ہون گے کہ علے ناصر و محب مومنون کاہے اگر اسکو تبلیغ نہ کروگے پس تبلیغ رسالت نہین کی اور خدا تمہارا حفظ اس کلمہ کے

کہنے پر کریگا اس معنے کو ہرگز کوئی اہل عقل پسند نہ کریگا اور روایات مستفیضہ موثوق بہا سے دو امر اور نکلتے ہین ایک عموماً جمیع روایات جو علمائے اہل سنت کرتے ہین کہ بعد معاودت کرنے حضرت امیر کے یمن سے صحابہ نے حضور حضرت رسالتمآب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شکایت حضرت امیر علیہ السلام سے کی تھی اور آپنے من کنت مولاہ فعلی مولاہ الخ۔ ارشاد فرمایا مخدوش ہو گئین بلکہ یہہ ارشاد بحکم ربانی تہا اور عقل بہی انکار کرتی ہے کہ صرف اس تنبیہ کے لیئے کہ لوگ شکایت جناب مرتضوی نہ کرین بے وقت ہنگام سفر مین ایسے مقام مین کہ جہان اصلاً آبادی تہی نہ کوئی درخت سایہ دار جیسا کہ اکثر حجاج اور زوار ثقات روایت کرتے ہین کہ آجتک یہی حال ہے سب کو وہان ٹہرواوے اور خلق موجود کو مجتمع کرکے اس مطلب کو یعنے منع شکایت کو اس عبارت سے ادا فرمائین کہ جسکا مین ناصر ومحب ہون علے بہی ناصر ومحب اوسکا ہے۔ دوسرا بالخصوص روایت ابن مردویہ عن ابن مسعود ظاہر ہوا کہ عہد رسالتمآب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مین قرأت ان علیاً مولی المومنین کی تہی (کہ خوف ثابت ہوا کہ نزول آیہ یا ایہا الرسول بلغ ما انزل الیک یوم خم غدیر بحکم نصب جناب علے مرتضے علیہ السلام بخلافت ہوا) اب حدیث شریف من کنت مولاہ الخ کہ تالی اس آیہ شریفہ کی ہے ذکر کیجاتی ہے ارباب خبرت پر پوشیدہ نہین ہے کہ حدیث مذکور نص جلی خلافت علے ولی اللہ پر ہے اگر احادیث نبوی مین کوئی حدیث متواترہ بتواتر لفظی ہے تو یہی حدیث ہے قائلین تواتر حدیث غدیر بہت ہین منجملہ اونکے شمس الدین ابوالخیر محمد بن محمد بن علے بن یوسف العمری الدمشقی ثم الشیرازی المقری المعروف بابن الجزری مصنف حصن حصین وغیرہ نے کتاب اسنی المطالب مین اور علامہ عماد الدین

اسماعیل بن عمر الدمشقی المعروف بہ ابن کثیر الشامی نے اپنی تاریخ مین بتصریح ذہبی و جلال الدین سیوطی نے رسالہ الازہار المتناثرہ فی اخبار المتواترہ مین اور علے بن احمد بن نور الدین محمد ابراہیم العزیزی نے سراج منیر شرح جامع صغیر مین بتصریح سیوطی اور جمال الدین محدث نے اربعین مین اور میرزا مخدوم بن میر عبد الباقی نے کتاب نواقض الروافض مین اور علے قاری نے مرقاۃ شرح مشکوۃ مین اور شبلے نے کتاب ابحاث مسددہ فی فنون متعددہ مین اور محمد اسماعیل بن صلاح الامیر نے کتاب روضہ ندیہ شرح تحفہ علویہ مین اور ثناء اللہ پانی پتی نے سیف مسلول مین اور مولوی مبین فرنگی محلی نے وسیلۃ النجاۃ مین اس حدیث کے متواتر ہونے کی تصریح کی ہے اور یہہ سب مصنفین اور اونکی کتابین جلالت قدر مین آفتاب سے زیادہ روشن ہین کسیکو گنجایش نہین ہے کہ اونکو ضعیف کرسکے ان کتابون سے جو کتاب بہم پہونچے ملاحظہ فرمایئے اگر ہر ایک کتاب کی عبارت بعینہ قلمبند کیجائے تو ایک کتاب ضخیم ہو جائے منجملہ ان سب کتب کے اسنی المطالب فی مناقب علے ابن ابی طالب علیہ السلام تصنیف ابن الجزری کی عبارت بعینہ ملاحظہ کے لیئے قلم بند کیجاتی ہے اور جلالت شان مصنف اور اس کتاب کی دور کا ہیکو جایئے بستان المحدثین مین ملاحظہ فرمایئے۔

اخبرنا ابو حفص عمر ابن الحسن المراغی قیما شافہنی بہ عن ابی الفتح یوسف بن یعقوب الشیبانی اخبرنا ابو الیمن زید بن الحسن الکندی اخبرنا ابو المنصور القزاز اخبرنا الامام ابو بکر ابن ثابت الحافظ اخبرنا محمد بن عمر بن بکیر اخبرنا ابو عمر الاخباری حدثنا ابو جعفر احمد بن محمد النضبع حدثنا الاشیج حدثنا العلا بن سالم عن یزید بن ابی زیاد عن عبد

الرحمن بن ابی لیلی قال سمعت علیًا رضی الله عنه بالرحبة ینشد الناس من سمع النبی صلی الله علیه وسلم یقول من کنت مولاه فعلی مولاه اللهم وال من والاه وعاد من عاداه فقام اثنا عشر بدریا فشهدوا انهم سمعوا رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول ذالک هذا حدیث حسن من هذا الوجه صحیح من وجوه کثیرة تواتر عن امیر المومنین علی رضی الله عنه وهو متواتر ایضًا عن النبی صلی الله علیه وسلم رواه الجم الغفیر عن الجم الغفیر ولا عبرة بمن حاول تضعیفه ممن لا اطلاع له فی هذا العلم فقد ورد مرفوعًا عن ابی بکر الصدیق وعمر بن الخطاب وطلحه بن عبد الله والزبیر بن العوام وسعد بن ابی وقاص وعبد الرحمن بن عوف والعباس بن عبد المطلب وزید بن ارقم والبراء بن عازب وبریدة بن الحصیب وابی هریرة وابی سعید الخدری وجابر بن عبد الله وعبد الله بن عباس وحبشی بن جنادة وعبد الله بن مسعود وعمران بن حصین وعبد الله بن عمر وعمار بن یاسر وابی ذر الغفاری وسلمان الفارسی واسعد بن زرارة وخزیمه بن ثابت وابی ایوب الانصاری وسهل بن حنیف وحذیفه بن الیمان وسمرة بن جندب وزید بن ثابت وانس بن مالک وغیرهم من الصحابة رضوان الله علیهم وصح عن جماعة منهم ممن یحصل القطع بخبرهم وثبت ایضًا ان هذا القول کان منه صلی الله علیه وسلم یوم غدیر خم انتهی کتب خانه مولانا سید حامد حسین طاب ثراه وجعل الجنة مثواه مین دو نسخہ کتاب موصوف کے موجود ہین۔ چه خوش بود که برآید بیک کرشمه دو کار

اسی ضمن مین بعض منتہی الاسانید کے نام اور اونکے تعداد بہی واضح ہوگئی۔

اب اشارہ طرف شبہات مشہورہ کے بہی مناسب معلوم ہوتا ہے۔

شبہہ پہلا کہ اہل عربیت نے قاطبۃً انکار کیا ہے کہ مولی بمعنے اولی کے آیا ہو۔ واضح ہو کہ انکار ایک کا بہی اہل عربیت مین سے ثابت نہین چہ جا انکار جمیع اہل عربیت

حاصل کلام یہہ کہ مولی بمعنے اولی کتاب وسنت واشعار عرب مین شائع وذائع ہے اور تہوڑے بزرگوار ونکے جو ائمہ فن عربیت ولغت وتفسیر ہین اور اونہون نے تصریح فرمائی ہے کہ مولی بمعنے اولی کے ہے۔ نام انکے لکھے دیتا ہون اور بعض کی عبارات وآیت بہی نقل کردونگا تاکہ کلام کو طول نہوجائے۔

منجملہ اونکے [1] محمد بن سائب الکلبی و[2] ابوزید سعید بن اوس بن ثابت الانصاری اللغوی و[3] ابوعبیدہ معمر بن المثنی البصری و[4] ابوالحسن سعید بن مسعدة الاخفش المجاشعی و[5] احمد بن یحیی بن سیار ابوالعباس المعروف بثعلب و[6] ابوالعباس محمد بن یزید الازدی البصری المعروف بالمبرد و[7] ابواسحق ابراہیم بن محمد الزجاج و[8] ابوبکر محمد بن القاسم المعروف بابن الانباری و[9] محمد بن عزیز السجستانی العزیزی و[10] ابوالحسن علے بن عیسے بن علے بن عبداللہ الرمانی و[11] ابوالنصر اسماعیل بن حماد الفارابی الجوہری و[12] ابواسحق احمد بن محمد بن ابراہیم الثعلبی النیشاپوری و[13] ابوالحسن علی بن احمد الواحدی و[14] ابوالحجاج یوسف بن سلیمان بن عیسے الشنتمری و[15] قاضی ابوعبداللہ الحسین بن احمد الزوزنی و[16] ابوذکریا یحیی بن علے بن محمد الشیبانی التبریزی و[17] حسین بن مسعود الفراء البغوی و[18] جار اللہ بن عمر الزمخشری و[19] ابوالفرج عبدالرحمن بن علے المعروف بابن الجوزی و[20] احمد بن الحسن بن احمد الزاہد الدرواجکی و[21] نظام الدین حسن بن محمد القمی النیشاپوری و[22] ابوسالم محمد بن طلحہ القرشی النصیبی و[23] شمس الدین ابوالمظفر قزعلے سبط ابن الجوزی و[24] قاضی ناصر الدین عبداللہ بن عمر البیضاوی و[25] احمد بن یوسف بن عبدالدائم الحلبی المعروف بابن السمین و[26] محمد بن ابی بکر بن عبدالقادر الرازی و[27] جلال الدین احمد الخجندی و[28] عبداللہ بن احمد النسفی و[29] عمر بن عبدالرحمن القزوینی و[30] شیخ نور الدین علے بن محمد المعروف بابن الصباغ المالکی و[31] جلال الدین محمد بن احمد المحلی و[32] حسین بن علے الواعظ الکاشفی و[33] ابوالسعود بن محمد العمادی و[34] سعید چلبی و شیخ

شہاب الدین احمد بن محمد بن عمر خفاجی و شیخ سلیمان جمل و ملا جار اللہ الہ آبادی و محب الدین آفندی و محمد بن اسماعیل بن صلاح الامیر الیمانی و عبد الرحیم بن عبد الکریم و رشید النبی بن حبیب النبی و سید مومن بن حسین مومن شبلنجی۔

تفسیر محمد بن سائب الکلبی مولے را باولی از بحر محیط ابی حیان پس بحر محیط میں تفسیر آیۂ قل لن یصیبنا الا ما کتب اللہ لنا ہو مولنا و علے اللہ فلیتوکل المومنون کہا ہے ہو مولانا۔ ای ناصرنا وحافظنا قالت الجمھور و قال الکلبی اولی بنا من انفسنا فی الموت والحیوۃ و قیل مالکنا و سیدنا۔ فلھذا یتصرف کیف شاء فیجب الرضی بما یصدر من جھتہ و قال ذالک بان اللہ مولی الذین اٰمنوا و ان الکافرین لا مولی لھم فھو مولانا الذی یتولانا و یتولاھم۔

اما حین کلبی آئمہ حفاظ و منقدین ایقاظ و مہرہ و ائمہ فن رجال اہل سنت ہیں منجملہ اونکے ابو اسحاق احمد بن محمد بن ابراہیم الثعلبی در دیباچہ تفسیر خود۔ اور یحیی بن عیسے بن علی بن جزلہ مختصر تاریخ بغداد میں اور قاضی ابو عبد اللہ محمد بن علی العامری کتاب ناسخ و منسوخ میں۔ اور ابو محمد عبد اللہ بن مسلم بن قتیبہ الکاتب الدینوری کتاب معارف میں اور حسین بن مسعود بغوی معالم التنزیل میں اور علاؤ الدین عبد العزیز بن احمد البخاری کشف الاسرار شرح اصول میں اونکے مدایح عظیمہ لکہتے ہیں۔ ثعلبی نے کلبی کو ہمپایہ مجاہد سدی قرار دیا ہے و مشائخ سلف ماضیین و علمائے سابقہ سے جانا ہے اور الملحق سے قرار دیا ہے اور حسن بن عثمان قاضی نے علم کو عراق و حجاز میں تین چیز میں منحصر کہا ہے۔ علم ابی حنیفہ و تفسیر کلبی و مغازی محمد بن اسحاق۔

تفسیر یحیی بن زیاد الفرا مولی را باولے

پس تفسیر مفاتیح الغیب میں کہ مشہور ساتہہ تفسیر کبیر کے ہے مذکور ہے ماو یکم النار ہے

ھی مولاکم وبئس المصیر ۔ وفی لفظ المولی ھٰھنا اقوال احدھا قال ابن عباس مولٰکم ای مصیرکم وتحقیقہ ان المولی موضع الولی وھو القرب فالمعنی ان النار ھی موضعکم الذی تقربون منہ وتصلون الیہ والثانی قال الکلبی یعنی اولٰی بکم وھو قول الزجاج والفراء وابی عبیدہ الخ۔

تنبیہ مدائح فراء وفیات اعیان ابن خلکان ومرأۃ الجنان ابو محمد عبد اللہ بن اسعد یافعی وعبر ذہبی مین ملاحظہ ہون۔

اما حکم ابو الحسن سعید بن مسعدہ المجاشعی المعروف بالاخفش بھی مولی بمعنے اولی پس فخر الدین محمد بن عمر الرازی نے نہایۃ العقول فی الکلام فی درایۃ الاصول مین کہا ہے ان ابا عبیدۃ وان قال فی قولہ تعالی ماوٰکم النار ھی مولاکم معناہ ھی اولی بکم وذکر ھذا ایضًا الاخفش والزجاج وعلی بن عیسے واستشھد ابیت لبید الخ۔ اس عبارت سے ظاہر ہے کہ اخفش بلکہ زجاج وعلی بن عیسے نے بھی تفسیر مین ھی مولاکم کے ذکر کیا ہے کہ یعنے اوسکے ھی اولی بکم ہے اور محض اسی پر اکتفا واختصار نہین کیا بلکہ بیت لبید کے ساتھہ اوس اس تفسیر کے استشہاد کیا ہے۔ مدح اخفش وفیات الاعیان ابن خلکان اور تاریخ یافعی وبغیۃ الوعاۃ سیوطی مین ملاحظہ ہو اور ثعلبی نے اپنی تفسیر مین کہا ہے انت مولانا ای ناصرنا وحافظنا وولینا واولی بنا اور نیز ثعلبی نے اپنی تفسیر مین کہا ہے ماوٰکم النار ھی مولاکم ای صاحبتکم واولی بکم واحق بان تکون مسکنا لکم قال لبید ؎ فغدت کلا الفرجین تحسب انہ مولی المخافۃ خلفھا وامامھا اور ابو الحسن علی بن احمد الواحدی نے تفسیر وسیط مین کہا ہے ماوٰکم النار ھی مولٰکم ھی اولی بکم لما اسلفتم من الذنوب والمعنی انھا ھی التی تلی علیکم لانھا قد ملکت امرکم فھی اولی بکم من کل شیئ اور تفسیر جلال الدین

مین ہے ماوٰکم النارھی مولاکم اولی بکم انتہی۔ اور احمد بن یوسف بن عبد الدائم الحلبی المعروف بابن سمین نے تفسیر در مصون فی علم الکتاب المکنون مین کہا ہے قولہ ھی مولیکم یجوز ان یکون مصدراً ای ولایتکم ای ذات ولایتکم وان یکون مکاناً ای مکان ولایتکم وان یکون اولی بکم کقولک ھو مولاہ انتہی۔ مدایح ابن سمین رکامنہ ابن حجر عسقلانی مین ملاحظہ ہون۔ اور حسب اعتراف ابن حجر کی حضرات شیخین بالخصوص حدیث غدیر مین مولی سے معنے اولی سمجھے ہین چنانچہ صواعق محرقہ مین وجوہ جواب حدیث غدیر مین کہا ہے ثالثہا سلمنا انہ اولی لکن لانسلم ان المراد انہ الاولی بالامامت بل بالاتباع والقرب منہ فہو کقولہ تعالی ان اولی الناس بابراہیم للذین اتبعوہ ولا قاطع بل ولا ظاہر علے نفی ھذا الاحتمال بل ھو الواقع اذ ھو الذی فہمہ ابوبکر وعمر وناھتک بہما من الحدیث فانہما لما سمعاہ قال لہ امسیت یا ابن ابیطالب مولی کل مومن ومومنۃ۔ اخرجہ الدار قطنے واخرج ایضاً انہ قیل لعمر انک تصنع بعلیؓ شیئاً لا تصنع باحد من اصحاب النبی صلے اللہ علیہ وسلم فقال انہ مولای فخر رازی مولی را بمعنے متصرف قرار دادہ چنانچہ مفاتیح الغیب مین تفسیر مین آیہ فاعتصموا باللہ مولٰکم کے کہا ہے قال ابن عباس سلوا اللہ العصمۃ عن کل المحرمات وقال القفال اجعلوا اللہ عصمۃ لکم مما تحذرون ھو مولاکم سیدکم والمتصرف فیکم فنعم المولی فنعم السید ونعم النصیر فکانہ سبحانہ قال انا مولاک بل انا ناصرک وحبیبک۔ اور نیز صواعق محرقہ مین جواب حدیث غدیر مین کہا ہے الثانی لانسلم ان معنی المولی ما ذکر وہ بل معناہ الناصر لانہ مشترک بین معان کالمعتق والعتیق والمتصرف فی الامر

[Handwritten marginal notes at bottom, partially legible]

والناصر والمحبوب وھو حقیقة فی کل منھا۔ مطلب ہمارا اس سے بہی حاصل ہے کیونکہ اولی بالتصرف اور متصرف فی الامر متحد ہین۔

مولی بمعنے اولی بالتصرف حدیث صحیح بخاری سے ظاہر ہے۔ صحیح بخاری مین کتاب الاستقراض مین کہا ہے حدثنا عبد اللہ بن محمد ثنا ابو عامر ثنا فلیح عن ھلال بن علی عن عبد الرحمن بن ابی عمرة عن ابی ھریرة ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ما من مومن الا وانا اولی بہ فی الدنیا والاخرة اقرأوا ان شئتم النبی اولی بالمومنین من انفسھم فایما مومن مات وترک مالا فلیرثہ عصبتہ من کانوا ومن ترک دینا او ضیاعا فلیاتنی فانا مولاہ اور مثل اسی کے بخاری نے کتاب تفسیر مین تفسیر سورہ احزاب مین روایت کی ہے۔ اور مسلم نے بہی اپنی صحیح مین اس روایت کو ذکر کیا ہے اس عبارت سے صراحتًا ظاہر ہے کہ مولی بمعنے اولی بتصرف ہے اسواسطے کہ جناب رسالتمآب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اولاً ارشاد فرمایا کہ نہین ہے کوئی مومن مگر یہہ کہ مین اولے الناس ہون ساتہہ اوسکے اور اپنی اولویت پر استدلال آیہ کریمہ النبی اولی بالمومنین من انفسھم سے فرمایا بعد اوسکے مقام تفریع مین اوپر اسی مضمون صدق مشحون کے مولائیت اپنی بیان فرمائی پس صراحتًا ظاہر ہوا کہ مراد مولی سے قول آنحضرت فانا مولاہ مین اولا بالتصرف ہے اور بافادات اکابر محققین واعاظم لغویین یہہ بہی ثابت ہے کہ مولی بمعنے متولی امر وولی امر وغیرہ مستعمل ہے۔

مولی بمعنے متولی امر بہی آتا ہے اور یہہ بہی مثل اولی بالتصرف ومتصرف فی الامر کے مفید امامت ہے بداہتہً وصراحتہً کسواسطے کہ متولی بمعنے متصرف ہے کما ہو ظاہر جدا وصرح بہ سعید الچلپی وشہاب الدین احمد الخفاجی فی حاشیتہما

علےٰ تفسیر البیضاوی اور بھی مولی بمعنے متولی امر ثابت ہے بافادات جمعے از اکابر محققین و اعاظم لغویین و اماثل متقدمین و نحاریر مفسرین مثل ابو العباس محمد بن یزید المبرد و ابو القاسم حسین بن محمد بن الفضل المعروف بالراغب الاصفہانی و ابو الحسن علے بن احمد واحدی و احمد بن الحسن بن احمد الزاہد و جار اللہ محمود بن عمر زمخشری و ابو السعادات مبارک بن محمد بن عبد الکریم جزری و احمد بن یوسف بن حسن کواشی و ناصر الدین عبد اللہ بن عمر بیضاوی و عبد اللہ بن احمد نسفی و ابو حیان محمد بن یوسف اندلسی و نظام الدین حسن بن محمد بن حسین نیشاپوری و عبد الرحمن بن ابی بکر سیوطی و محمد طاہر گجراتی و ابو السعود بن محمد العمادی و سعید چلپی مفتی روم و شیخ شہاب الدین احمد بن محمد بن عمر خفاجی۔

اما ابو الحسن بن احمد واحدی نے تفسیر وسیط مین کہا ہے ثم ردوا العبد یردون بالموت الی اللہ مولاهم الحق الذی یتولی امورهم اور جار اللہ محمود بن عمر زمخشری نے کشاف مین کہا ہے مولانا سیدنا ونحن عبیدک او ناصرنا او متولی امورنا فانصرنا فمن حق المولی ان ینصر عبیدہ فان ذالک عادتک او فان ذالک من امورنا التی علیک تولیها اور احمد بن یوسف الکواشی نے تفسیر تلخیص مین کہا ہے ولا یوقف علے انت مولانا سیدنا ومتولی امورنا لوجود الفاو فے قوله فانصرنا علے القوم الکافرین لانک سیدنا والسید ینصر عبیدہ اور عبد اللہ بن احمد نسفی نے مدارک التنزیل مین کہا ہے انت مولانا سیدنا ونحن عبیدک او ناصرنا او متولی امورنا اور علامہ جلال الدین سیوطی نے تکملہ تفسیر جلال محلی مین کہ مجموع اوسکا معروف بہ تفسیر جلالین ہے کہا ہے۔ انت مولانا سیدنا و متولی امورنا اور نیز سیوطی نے اس تکملہ مین کہا ہے فاعلموا ان اللہ مولاکم ناصرکم و متولی

امور کہا اور نیز سیوطی نے اوس مین کہا ہے لن یصبنا الا ما کتب اللہ لنا اصابتہ هو مولانا ناصرنا و متولی امورنا۔

فخر رازی نے تفسیر آیہ انت مولٰنا فارحمنا وانصرنا علی القوم الکافرین مین مولی کو بمتولی کل نعمۃ و مثل آن تفسیر کہا ہے چنانچہ تفسیر مفاتح الغیب مین اس آیہ کی تفسیر مین کہا ہے وفی قوله انت مولانا فائدة اخری وذلك ان هذه الكلمة تدل علی نهاية الخضوع والتذلل والاعتراف بانه سبحانه هو المتولی لكل نعمة يصلون اليها وهو المعطی لكل مكرمة يفوزون بها فلاجرم اظهروا عند الدعاء انهم فی كونهم متكلين علی فضله واحسانه بمنزلة الطفل الذی لا تتم مصلحته الا بمربيه والعبد الذی لا ينتظم شمل مهماته الا باصلاح مولاه فهو سبحانه قيوم السموات والارض والقائم باصلاح مهمات الكل هو المتولی فی الحقيقة للكل علی ما قال نعم المولی ونعم النصير الخ۔ اس عبارت فخر رازی سے بنہایت وضوح ظاہر ہے کہ مولی آیہ کریمہ انت مولانا مین بمعنے متولی کل نعمۃ و قائم باصلاح مہمات الکل ہین۔

و نیز ائمہ متقدمین کبار و اجلہ مفسرین عالی فخار نے مولی کو بولی امر تفسیر کیا ہے جلال الدین محلے نے تفسیر مختصر موسوم بہ تفسیر جلالین مین کہا ہے وهو كل ثقيل علی مولاه ولی امره۔ واحدی نے تفسیر وسیط مین اور نظام الدین حسن نے غرائب القرآن مین بھی مولی بمعنے ولی امر کہا ہے۔ پس ظاہر ہے کہ ولی امر مثل متولی امر کے بمعنے امام و حاکم و رئیس کے ہین پس اگر مولی حدیث غدیر مین بمعنے ولی امر کے بھی ہو تو بھی واسطے اصلاح فواد اہل رشاد کافی و وافی ہے لکمال تعجب و حیرت ہے کہ شاہ ولی اللہ صاحب نے باوجود جلالت شان کے

بوجہ تعصب کے پایہ عالی کو بڑہا کر رکہا اور فرمانے لگے کہ مولی بمعنے ولی امر کے نہین آیا۔ ازالۃ الخفا مین بجواب حدیث غدیر فرماتے ہین تعنت شیعہ را تماشا کن چون درین حدیث ہم جائے ناخن زدن ندیدند گفتند مولی بمعنے اولی است و اولی بتصرف درحق تمام امت میگیریم و اولی بتصرف جمیع امت امام است پس مرتضے امام باشد۔ گوئیم مولی بمعنے محبوبست ازجہت قرینہ اسباب متقدمہ و ازجہت احادیثے کہ قریب بمضمون این حدیث و نزدیک بزمان او وارد شدہ و ازجہت قرینہ اللھم وال من والاہ و عاد من عاداہ باز میگوئیم مولی بمعنے معتق و معتق مشہور راست و بمعنے ناصر و مالک نیز آمدہ ولکن بمعنے ولی امر نیامدہ ہیچ مفعل بمعنے فعیل نخواندہ ایم الخ کمال حیرت ہے تعنت مقتدائے سنیان را تماشا کن کہ چون درین حدیث ہم جائے ناخن زدن نہ دیدند در نفی بودن مولی بمعنے اولی کوشیدند و برین سینہ زوری اکتفا نکردہ از رازی امام المکابرین پا را فراز تر نہادند کہ محض انکار مجی مولی بمعنے اولی را کافی نہ دیدہ انکار مجی مولی بمعنے ولی امر ہم نمودند الخ۔

شبہہ دوسرا یہہ کہ اگر مولی بمعنے اولے کے ہو تو صلہ اوسکا بالتصرف قرار دینا کس لغت سے منقول ہوگا۔

پس اگر مراد یہہ ہے کہ اگر مولی بمعنے اولی ہو پس صلہ اوسکا بالتصرف قرار دینا ناجائز ہے کہ لغت سے لانا اسکا ثابت نہین ہوتا پس یہہ بمعنے غرائب توہمات عجیبہ سے ہین کسواسطے کہ مجی مولی بمعنے اولی کافی ہے اور پہیر نا صلہ اوسکا بالتصرف حسب قرینہ مقام کے ہے اور افادہ تفتازانی اور افادہ قوشجی سے صراحۃً واضح ہے کہ مجی مولی بمعنے اولی بتصرف کلام عرب مین شائع ہے اور ائمہ لغت سے منقول ہے اور نیز مجی مولی بمعنے متصرف و متولی امر و ولی امر وغیرہ جیسا کہ ہم ثابت کرچکے واسطے دفع توہمات معترض کے کافی ہے اور اگر غرض اس سے

یہہ ہے کہ اگر مولی بمعنے اولی ہو پس ہونا مولی کا بمعنے اولے بالتصرف اس حدیث سے کیونکر ثابت ہوگا پس جواب اوسکا وہ ہے جو آخر صفحہ ۱۳ و صفحہ ۱۴ و ۱۵ مین بیان ہوا۔ اور ذکر اسکا اچھی طرح آگے بہی ہوگا۔

قال التفتازانی فی شرح المقاصد اما حدیث الغدیر فھو انہ علیہ الصلوۃ والسلام قد جمع الناس یوم غدیر موضع بین مکۃ و المدینۃ و بالجحفۃ وذلک بعد رجوعہ من حجۃ الوداع وکان یوما صائفۃ حتی ان الرجل لیضع ردائہ تحت قدمیہ من شدۃ الحر وجمع الرجال وصعد علیھا فقال مخاطبا معاشر المسلمین الست اولی بکم من انفسکم قالوا بلی قال فمن کنت مولاہ فعلی مولاہ اللھم وال من والاہ وعاد من عاداہ وانصر من نصرہ واخذل من خذلہ۔ وھذا حدیث متفق علی صحتہ اورداہ علی رضی اللہ تعالی عنہ یوم الشوری حین حاول ذکر فضائلہ ولم ینکرہ احد ولفظ المولی قد یراد بہ المعتق والمعتق والحلیف والجار وابن العم والناصر والاولی بالتصرف قال اللہ تعالی ماوٰکم النار ھی مولکم ای اولی بکم ذکرہ ابو عبیدۃ وقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ایما امرأۃ نکحت بغیر اذن مولاھا ای الاولی بھا والمالک لتدبیر امرھا ومثلہ فی الشعر کثیر وبالجملۃ استعمال المولی بمعنی المتولی والمالک للامر والاولی بالتصرف شائع فی کلام العرب منقول عن کثیر من ائمۃ اللغۃ والمراد انہ اسم لھذا المعنی لاصفۃ بمنزلۃ الاولی لیعترض بانہ لیس من صیغۃ افعل التفضیل وانہ لایستعمل استعمالہ وینبغی ان یکون المراد بہ فی الحدیث ھو ھذا المعنی لیطابق صدر الخبر ولانہ لاوجہ للخمسۃ الاول وھو ظاہر ولا السادس لظھورہ وعدم احتیاجہ الی البیان وجمع الناس لاجلہ سیما

اسمین تمام عبارت تفتازانی کی مع مطلب ہوتی ہے۔

وقد قال الله تعالی والمومنون والمومنات بعضهم اولیاء بعض ولاخفاء فی ان الاولویت بالناس والتولی والمالکیه لتدبیر امرهم والتصرف فیهم بمنزله النبی صلے الله علیه وسلم هو معنے الامامة والجواب منع تواتر الخبر فان ذالك من مکابرات الشیعة کیف وقد قدح فی صحته کثیر من ائمة الحدیث ولم ینقله المحققون منهم کالبخاری ومسلم والواقدی واکثر من رواه لم یرو المقدمة التی جعلت دلیلاً علے ان المراد بالمولے الاولی وبعد صحة الروایة نوخر الخبر اعنی قوله اللهم وال من والاه وعاد من عاداه یشعر بان المراد بالمولی هو الناصر والمحب بل مجرد احتمال ذلك کاف فی دفع الاستدلال وماذکر من ذلك معلوم ظاهر فی قوله تعالی والمومنون والمومنات بعضهم اولیاء بعض لا یدفع الاحتمال لجواز ان یکون الغرض التنصیص علی موالاته ونصرته لیکون ابعد من التخصیص الذی یحتمله اکثر العمومات ولیکون اقوی دلالة وادفی بافادة زیادة الشرف حیث قرن بموالاة النبی صلے الله علیه وسلم وهذا القدر من المحبة والنصرة لا یقتضی ثبوت الامامة وبعد تسلیم الدلالة علے الامامة فلاعبرة بخبر الواحد فی مقابلة الاجماع ولو سلم فغایته الدلالة علے استحقاق الامامة وثبوتها فی المال لکن من این یلزم نفی امامة الائمة الثلثة رضی الله تعالی عنهم قبله وهذا قول بالموجب وهو جواب ظاهر لم یذکره القوم واذا تاملت فیما یدعون من تواتر الخبر حجة علیهم لا لهم لانه لو کان مسوقا لثبوت الامامة الا علیه لما خفی علے عظماء الصحابة رضی الله تعالی عنهم اجمعین فلم یترکوا الاستدلال به ولم یتوقفوا فی محل امر الامامة والقول بان القوم ترکوا الانقیاد وعنادا وعلے رضی الله تعالی عنه ترك الاحتجاج تقیة

نہایۃ الغوایۃ وغایۃ الوقاحۃ ملاحظہ سے اس عبارت کے ظاہر ہو کہ تفتازانی نے
حدیث غدیر کے جواب مین احتمالات رکیکہ واعتراضات سخیفہ پیدا کرنیکی بہت
کوشش کی لیکن مجی مولی بمعنے اولی بالتصرف مین اصلا کلام نکیا اور رد اوسکا
بہیچ وجہ ولو کان ضعیفا سخیفا نکیا۔ اور تمام عبارت قوشجی کی متعلق بحدیث
غدیر یہہ ہے والحدیث غدیر المتواتر بیانہ ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم
قد جمع الناس یوم غدیر خم موضع بین مکۃ والمدینۃ بالجحفۃ وذالک
بعد رجوعہ عن حجۃ الوداع وجمع الرجال وصعد علیہا وقال مخاطبا
یا معشر المسلمین الست اولی بکم من انفسکم قالوا بلی قال فمن کنت مولاہ
فعلی مولاہ اللہم وال من والاہ وعاد من عاداہ وانصر من نصرہ واخذل
من خذلہ وہذا الحدیث اوردہ علی رضی اللہ تعالی عنہ یوم الشوری
عند ما حاول ذکر فضائلہ ولفظ المولی قد یراد بہ المعتق والمعتق و
الحلیف والجار وابن العم والناصر والاولی بالتصرف قال اللہ تعالی ماوٰکم
النار ہی مولاکم ای اولی بکم ذکرہ ابو عبیدۃ ۔ وقال النبی صلے اللہ
علیہ وسلم ایما امرأۃ نکحت بغیر اذن مولیہا ای الاولی بہا فی التصرف
والمالک لتدبیر امرہا ومثلہ فی الشعر کثیر و بالجملۃ استعمال المولی بمعنی
المتولی والمالک للامر والاولی بالتصرف شائع فی کلام العرب منقول
عن ائمۃ اللغۃ والمراد انہ اسم لہذا المعنی لا صفۃ بمنزلۃ الاولی لیعترض
بانہ لیس من صیغۃ اسم التفضیل وانہ لا یستعمل استعمالہ وینبغی ان
یکون المراد بہ فی الحدیث ہو ہذا المعنی لیطابق صدر الحدیث اعنی
قولہ الست اولی بکم من انفسکم ولانہ لا وجہ للخمسۃ الاول وہو
ظاہر ولا السادس بظہورہ وعدم احتیاجہ الی البیان وجمع الناس

لاجله سیما وقد قال الله تعالیٰ والمومنون والمومنات بعضهم اولیاء
بعض ولاخفاء فی ان الاولویة بالناس والتولی والمالکیة لتدبیر
امرهم والتصرف فیهم بمنزلة النبی صلی الله علیه وآله وسلم هو معنی الامامة
واجیب بانه غیر متواتر بل هو خبر واحد فی مقابلة الاجماع کیف
وقد قدح فی صحته کثیر من اهل الحدیث ولم ینقله المحققون منهم کالبخاری
ومسلم والواقدی واکثر من رواه لم یرو المقدمة التی جعلت دلیلاً
علی ان المراد بالمولی هو الاولی بالتصرف وبعد صحة الروایة فموخر
الخبر اعنی قوله اللهم وال من والاه یشعر بان المراد بالمولی هو الناصر
والمحب بل مجرد احتمال ذالک کاف فی دفع الاستدلال وما ذکر
من ان ذالک معلوم ظاهر من قوله تعالیٰ والمومنون والمومنات
بعضهم اولیاء بعض لایدفع الاحتمال لجواز ان یکون الغرض التنصیص
علی موالاته ونصرته لیکون ابعد عن التخصیص الذی یحتمله اکثر العمومات
ولیکون اوفی بافادة الشرف حیث قرن بموالاة النبی صلی الله علیه
وسلم ولو سُلّم ان المراد بالمولی هو الاولی فاین الدلیل علی ان المراد هو
الاولی بالتصرف والتدبیر بل یجوز ان یراد الاولی فی الاختصاص
به والقرب منه کما قال الله تعالیٰ ان اولی الناس بابراهیم
للذین اتبعوه وکما یقول التلامذة نحن اولی باستادنا والاتباع
نحن اولی بسلطاننا ولا یریدون الاولویة فی التدبیر والتصرف
وح لایدل الحدیث علی امامته ولو سُلّم فغایته الدلالة علی
استحقاق الامامة وثبوتها فی المآل لکن من این یلزم نفی
امامة الائمة الثلثة قبله۔

شبہہ تیسرا یہہ کہ قرینہ مابعد یعنے اللھم وال من والاہ الخ ۔ دلالت کرتا ہے کہ مراد ولایت سے محبت ہے ۔

پس بسا تعجب کہ وہ معنے جو ائمہ لغت ذکر کرین اور اوسکی تصریح کرین مقبول نہون اور معنے ایجادی اپنے بدون اقامت دلیل ذکر کرین اور بلا حجت اوسکو معتمد قرار دین ۔ اگر مراد ولایت سے کہ لفظ مولی یا ولی سے سمجھی جاتی ہے محبت کے قرار دیئے جاوین تو اس صورت مین حمل مولی کا کس معنی پر ہوگا آیا بر محب یا محبوب اگر حمل اوسکا معنے محب پر ہے اور مراد محبت سے محبت جناب علی مرتضےٰ ہے واسطے دوسرون کے اس صورت مین لزوم محبت دیگران جناب امیر علیہ السلام پر ثابت ہے نہ ایجاب محبت علی مرتضےٰ دوسرون پر ۔ اور اگر حمل اوسکا معنی محبوب پر ہے پس لازم کہ اولاً مجی مولی بمعنے محبوب لغت سے ثابت کیئے جاوین ۔ پس ثابت ہوا کہ مراد مولے سے اس حدیث مین محب یا محبوب نہین ہو سکتے ۔ باقی ذکر اسکا آیندہ آویگا انشا اللہ تعالی جب جناب بشیر و نذیرؐ بحکم رب قدیر جناب امیرؑ کو یوم غدیر مولی اور امیر مومنین و مومنات کے مقرر فرما چکے تو آیہ شریفہ اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دیناً نازل ہوا ۔ پس نازل ہونا اس آیہ شریفہ کا دلیل کامل و برہان تام و شاہد رضی و حجت وضی ہے کہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خم غدیر مین خلافت و امامت علی ولیؑ پر نص فرمایا اور یہہ امر ایسا جلیل و عظیم و فخیم تہا کہ اللہ تعالے نے دین کو کامل کر دیا اور اتمام نعمت کیا اور علمائے جلیل الشان اور محدثین اعیان کی روایات سے ثابت ہے کہ نزول آیہ شریفہ کا بعد نصب جناب امیر المومنین علیہ السلام بخلافت ہوا ۔ اس مقام پر ہم انکے نام اور بعض کی

روایات قلمبند کرتے ہین تاکہ طول نہو۔

پس احمد بن موسی بن مردویہ الاصفہانی و ابونعیم احمد بن عبداللہ الاصفہانی و ابوالحسن علی بن محمد الجلالی المعروف بابن المغازلی و موفق بن احمد المعروف باخطب و محمد بن علی بن ابراہیم النطری و ابوحامد محمود بن محمد بن حسین بن یحیے الصالحانی و ابراہیم بن محمد بن المویدالحموینی روایت کرتے ہین کہ نزول آیہ اکملت لکم دینکم روز غدیر مین ہوا اما روایت ابونعیم احمد بن عبداللہ الاصفہانی نزول آیہ اکملت لکم دینکم واقعہ غدیر مین پس کتاب۔ مانزل من القران فی علی علیہ السلام مین اپنے اسناد کے ساتھہ نقل کیا ہے۔

عن قیس بن الربیع عن ابی ھارون العبدی عن ابی سعید الخدری ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم دعا الناس الی علی فی غدیر خم وامر بما تحت الشجرۃ من شوک فقم وذالک فی یوم الخمیس فدعا علیًا فاخذ بضبعیہ فرفعھما حتی نظر الناس بیاض ابطی رسول اللہ ثم لم یفترقوا حتی نزلت ھذہ الایۃ الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینًا۔ فقال رسول اللہ اللہ اکبر علی اکمال الدین واتمام النعمۃ ورضی الرب برسالتی وبالولایۃ لعلی من بعدی۔ الخ۔

اما روایت ابراہیم بن المویدبن عبداللہ الحموینی۔ پس کتاب فرائدالسمطین مین روایت کی ہے۔

عن سید الحفاظ ابی منصور شہردار بن شیرویہ بن شہردار الدیلمی قال اخبرنی الحسن بن احمد بن الحسن الحداد المقری الحافظ قال انبانا احمد بن عبداللہ بن احمد قال انبانا محمد بن احمد بن علی

قال نبانا محمد بن عثمان بن ابی شیبۃ قال نبانا یحیی الحمانی قال حدثنا قیس بن الربیع عن ابی هارون العبدی عن ابی سعید الخدری ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم دعا الناس الی علیؑ فی غدیر خم وامر بما تحت الشجرۃ من الشوک فقم وذالک یوم الخمیس فدعا علیاً فاخذ بضبعیہ فرفعهما حتے نظر الناس الی بیاض ابطی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ثم لم یفترقوا حتی نزلت هذہ الآیۃ - الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا - فقال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اللہ اکبر علے اکمال الدین واتمام النعمۃ ورضا الرب برسالتی والولایۃ لعلیؑ من بعدی الخ -

تنبیہ مخفی نرہے کہ ان دونوں روایتوں مین تقیید بلفظ بعد واقع ہے - اور یہہ بہی غور کیا جائے کہ روز غدیر ایسا جلیل الشان اور عظیم القدر ہے کہ بروایت اکابرین اہل سنت مثل نطنزی وابن مغازلی وسید علے ہمدانی وموفق بن احمد وابراہیم بن محمد بن ابی بکر بن ابی الحسن بن محمد بن حمویہ وغیرہم حقتعالے نے ثواب صوم اس روز کا برابر ثواب شصت ماہ کے قرار دیا ہے اس جگہہ صرف ایک روایت مختصر پر اکتفا کرتے ہین -

سید علے ہمدانی نے مودۃ القربیٰ مین کہا ہے -

عن ابی هریرۃ رضؓ قال من صام یوم الثامن عشر ذی الحجۃ کان لہ کصیام ستین شهرا وهو الیوم الذی اخذ فیہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بید علے فے غدیر خم فقال علیہ الصلوۃ والسلام من کنت مولاہ فعلے مولاہ اللهم وال من والاہ وعاد من عاداہ واخذل من خذلہ

وعن الامام الباقر عن آبائہ علیهم السلام مثل ذالک بل یرویٔن

کثیر من الصحابۃ فی اماکن مختلفۃ ھذا الخبر انتھی۔

جب ایسی روایات عدیدہ کتب اہل سنت مین موجود ہون اور کتب شیعہ مین بہی پائی جائین تو کیونکر مفید یقین نہونگی۔ پس جب جناب رسالتماب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم حدیث غدیر کو ارشاد فرچکے اور صحابہ حضرت امیر المومنین علیہ السلام کو تہنیت مولائیت دیچکے تو اوسوقت حسان بن ثابت نے باستجازت و اجازت آنحضرتکے اشعار انشا کیئے اور حضرت رسالتمآب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے استحسان اشعار حسان فرمایا۔ یہہ اشعار منجملہ دلائل ظاہرہ و براہین باہرہ خلافت علی ولی ہین۔ محدثین جلیل الاخطار و اساطین عالی تبار و محققین کبار و معتمدین اخبار و حذاق اخبار و جہابذہ آثار نے مثل ابو بکر احمد بن موسی بن مردویہ الاصفہانی و ابونعیم احمد بن عبد اللہ الاصفہانی و موفق بن احمد بن ابی سعید اسحاق ابو المویہ المعروف باخطب خوارزم و ابو الفتح محمد بن علی بن ابراہیم النطنزی و شمس الدین ابو المظفر یوسف بن قزعلی سبط ابن الجوزی و ابو عبد اللہ محمد بن یوسف الکنجی و ابراہیم بن محمد بن المویدالحموینی و عبد الرحمن بن ابی بکر السیوطی وغیر ایشان ان اشعار کو نقل کیا ہے اس جگہپر ہم صرف دو روایات قلمبند کرتے ہین۔

صدر الدین ابراہیم بن محمد بن المؤید الحموینی نے اشعار حسان کو کتاب فرائد السمطین فی فضائل المرتضی والبتول والسبطین مین روایت کیا ہے۔

ابنانی الشیخ تاج الدین ابوطالب علی بن الحسین بن عثمان بن عبد اللہ الخازن قال انبانا الامام برھان الدین ناصر بن ابی المکارم المطرزی اجازۃ قال انبانا الامام اخطب خوارزم ابو المؤید الموفق بن احمد المکی الخوارزمی قال اخبرنی

سید الحفاظ فیما کتب الیّ من همدان انبانا الرئیس ابو الفتح کتابہ حدثنا عبد اللہ بن اسحاق البغوی نبانا الحسن بن عقیل الغنوی نبانا محمد بن عبد اللہ الزارع نبانا قیس بن حفص قال حدثنی علی ابن الحسین العبدی عن ابی سعید الخدری ان النبیّ صلی اللہ علیہ وسلم یوم دعا الناس الی غدیر خم امر الناس بما کان تحت الشجرۃ من الشوک فقم وذالک یوم الخمیس ثم دعا الناس الی علی فاخذ بضبعہ فرفعھما حتی نظر الناس الی بیاض ابطیہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم لم یفترقا حتی نزلت ھذہ الآیۃ - الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **اللہ اکبر** علی اکمال الدین واتمام النعمۃ ورضا الرب برسالتی والولایۃ لعلی ثم قال اللھم وال من والاہ وعاد من عاداہ وانصر من نصرہ واخذل من خذلہ فقال حسان بن ثابت یا رسول اللہ اتاذن لی ان اقول ابیاتا قال قل ببرکۃ اللہ فقال حسان بن ثابت یا مشیخۃ قریش اسمعوا شہادۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم انشاء یقول ؎ ینادیھم یوم الغدیر نبیھم * بخم واسمع بالنبی منادیا * بانی مولاکم نعم ولیکم * وقالوا ولم یبدوا ھناک التعامیا الٰھک مولانا وانت ولینا * ولا تجدن فی الخلق للامر عاصیا * فقال لہ قم یا علی فانّنی * رضیتک من بعدی اماما وھادیا *

اور جلال الدین بن عبد الرحمن بن ابی بکر سیوطی نے اشعار حسان کو رسالہ الازدہار فیما عقدہ الشعراء من الاشعار مین روایت کیا ہے - اور اس رسالہ مین وہ اشعار کہ متضمن مضامین احادیث وآثار ہین جمع کیے ہین اور اوسنے استدلال صحت وشہرت اون احادیث پر کیا ہے چنانچہ اوسکے اول مین کہا ہے

ھذا جزء جمعت فیہ الاشعار التی عقد فیھا شیئ من الاحادیث والآثار سمّیتہ بالازدھار ولہ فوائد منھا الاستدلال بہ علی شھرۃ الاحادیث فی الصدر الاول وصحتہ وقد وقع ذالک لجماعۃ من المحدثین ومنھا ایرادہ فی مجالس الاملاء ومنھا الاشتھار بہ فی فن البدیع فی انواع العقد والاقتباس والانسجام اور اسی رسالہ میں فرماتے ہیں تذکرۃ الشیخ تاج الدین بن مکتوم لحسان بن ثابت الانصاری

؎ ینادیھم یوم الغدیر نبیّھم ✤ بخم فاسمع بالرسول منادیاً ✤ وقال من مولاکم و ولیکم ✤ فقالوا ولم یبدوا ھناک التعامیا ✤ الٰھک مولانا وانت ولیّنا ✤ ولم تلف منا فی الولایۃ عاصیا ✤ فقال لہ قم یا علی فاننی ✤ رضیتک من بعدی اماما وھادیا ✤ فمن کنت مولاہ فھذا ولیہ ✤ فکونوا لہ انصار صدق موالیا ✤ ھناک دعا اللّٰھم وال ولیّہ ✤ وکن للذی عادی علیا معادیا - وایضاً للسید الحمیری

؎ یا بایع الدین بدنیاہ ✤ لیس بھذا امر اللہ ✤ من این ابغضت امام الھدی ✤ واحمد قد کان یھواہ ✤ من الذی احمد من بینھم ✤ یوم خم ثم ناداہ ✤ اقامہ من بین الصحابۃ ✤ وھم حوالیہ وسماہ ھذا علی بن ابیطالب ✤ مولی لمن قد کنت مولاہ ✤ فوال من والاہ یا ذا العلی ✤ وعاد من قد کان عاداہ - وقال بعضھم ؎ اذا انا لم احفظ وصاۃ محمد ✤ ولا عھدہ یوم الغدیر موکداً ✤ فانی کمن یشری الضلالۃ بالھدی ✤ تنصر من بعد التقی او تھوّداً

اس عبارت سراسر بشارت سے نسبت ان اشعار ہدایت آثار کے بقطع وجزم وبت وحتم ساتہہ حسان بن ثابت کے ثابت اور شروع عبارت سے اس

رسالہ کی ظاہر ہے کہ فوائد ان اشعار سے استدلال ہے اوپر شہرت حدیث کے صدر اول مین اور نیز استدلال ہے اوسکی صحت پر - علامہ سیوطی کے محاسن سے کتب اہلسنت والجماعت مالامال ہین - اوپر ہم اشارہ لکھہ چکے ہین عبد الوہاب شعرانی نے لواقح الانوار مین تصریح کی ہے کہ سیوطی علماء عاملین واکابر عارفین سے ہین اور واسطے اونکے ہے مکاشفات غریبہ وخوارق وعلوم جمّہ ومصنفات جیدہ کثیرۃ الفوائد اور افادہ شعرانی سے ظاہر ہے کہ شیخ جلال الدین مجبول بود بر خصائل حمیدہ جمیلہ از صفا، باطن، وسلامت سریرت وحسن اعتقاد وزاہد وپرہیزگار ومتجہد در علم وعمل بود وتردد نمی کرد بسوی کسے از امرا وملوک وغیر ایشان واظہار میکرد ہر چیزی راکہ انعام میکرد حقتعالے از علوم واخلاق وکتمان نمیکرد دیگر چیزے کہ مامور بکتمان آن می شد وعمل میکرد درین باب بقول حقتعالے واما بنعمۃ ربک فحدث - واز سیوطی نقل کردہ کہ او میگفت کہ اخذ کردم علم حدیث را از شش صد کہ نظم کردہ ام اوشان را در ارجوزہ وایشان چہار طبقہ اند - ونیز از سیوطی نقل کردہ کہ او گفتہ منقطع شدہ بود املاء حدیث بدیار مصریہ بعد حافظ ابن حجر تا بست سال پس ابتدا کردم در املاء حدیث در مستہل سنۃ اثنتین وسبعین وثمان مائۃ در جامع ابن طولون - ونیز از سیوطی نقل کردہ کہ او گفتہ بتحقیق کہ عطا فرمودہ مرا حقتعالے تبحر بہفت علم تفسیر وحدیث وفقہ ونحو ومعانی وبیان وبدیع بر طریقہ عرب وبلغاتہ بر طریقہ متاخرین از عجم واہل فلسفہ ونیز از سیوطی آوردہ کہ او گفتہ بتحقیق رسیدم مقام کمال را در جمیع آلات اجتہاد مطلق منتسب ونیز از سیوطی نقل کردہ کہ او گفتہ کہ من دو لک حدیث یاد دارم واگر می یافتم زیادہ را ہر آئینہ حفظ میکردم - ونیز از لواقح ظاہر است کہ سیوطی اعلم اہل زمان بود بفقہ وحدیث وفنون آن وحافظ متقن بود ومی شناخت غریب الفاظ حدیث

واستنباط احکام را ونیز در آن مذکور است کہ بیاض گذاشتہ بود ابن حجر برای چند
احادیث کہ نمی شناخت کہ کدام کس تخریج آن کردہ وبیان نکردہ بود مراتب آن
احادیث را پس سیوطی تخریج این احادیث نمودہ وبیان مراتب آن از حسن وضعیف
کردہ ونیز از لواقح الانوار ظاہر است کہ سیوطی بزیارت جناب رسالتمآب صلے اللہ
علیہ وآلہ وسلم در عالم بیداری زیادہ از ہفتاد بار مشرف شدہ۔
کسیکی مجال نہین کہ علامہ سیوطی کی کتاب کو ضعیف کر سکے یا اونکی شان مین بیجا
کہے۔ اور ابن مکتوم کہ جنکے تذکرہ سے شیخ جلال الدین سیوطی نے ان اشعار کو
نقل کیا ہے اکابر اساطین ومشاہیر متبحرین وارکان منقدین واعیان محققین
سے ہین محامد جلیلہ اونکی کتاب وافی بالوفیات صلاح الدین خلیل بن ایبک
الصفدی۔ اور طبقات القراء شیخ محمد بن محمد الجزری وحسن المحاضرہ وبغیۃ
الوعاۃ سیوطی سے بکمال وضوح ظاہر وباہر ہین پس جاننا چاہیئے کہ یہہ اشعار
دربار بلاغت شعار متانت آثار جلیلۃ القدر عزیزۃ المنار عالیہ المنار مشرقہ
الانوار کاشف غمام شبہات ومزیح ظلام توجیہات ورافع وساوس اوہام
ومنور عیون مومنین وشافی صدور موقنین ومسددارکان یقین ومنتج فوائد
عظیمہ ہین۔ کہ اونسے بصراحت تمام بدلالت مطابقے بلا دخل تعریض والتزام
امام وہادی ہونا جناب علی مرتضے علیہ السلام کا بارشاد حدیث غدیر ظاہر
وواضح ہے۔ پس حتما وجزما وقطعا ویقینا ثابت ہوا کہ مراد حدیث غدیر
سے افادہ امامت جناب امیر علیہ السلام تہا لاغیر۔ برائے خدا نظر انصاف
سے دیکھیئے تو سہی کہ شعر ؎ فقال لہ قم یا علی فاننی ؞ رضیتک من
بعدی اماما وہادیا۔ نص صریح ہے کہ جناب رسالتمآب صلے اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے یوم غدیر خم مین امامت حضرت علی ولی پر نص فرمایا۔ کسواسطے

کہ معنے اوسکے یہہ ہین کہ جناب سرور کائنات صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اے علی! اوٹہہ کہ مین نے پسند کیا تجکو بجالیکہ تو امام و ہادی ہے بعد میرے - پس حمل مولی بر معنائے غیر امام محض افترا و بہتان ہے کہ تاویل الحدیث بما لا یرضی بہ الرسول والصحابۃ العدول ہے اور صحت احتجاج واستدلال کے ان اشعار کے ساتہہ بچند وجہ ظاہر ہے اول یہہ کہ قایل ان اشعار کے یعنے حسان ثابت خود صحابہ عدول واجلہ فحول سے ہین مدایح اونکے استیعاب ابن عبد البر اور اسد الغابہ ابن الاثیر واصابہ فی تمیز الصحابہ ابن حجر العسقلانی اور کتاب مستدرک علے الصحیحین ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ الحاکم سے واضح ولایح ہین - چنانچہ استیعاب مین کہا ہے -

وروینا من وجوہ کثیرۃ عن ابی ھریرۃ ان الرسول صلے اللہ علیہ وسلم قال لحسان اھج یعنے المشرکین وروح القدس معک وانہ صلے اللہ علیہ وسلم قال لحسان اللھم ایدہ بروح القدس المناضلتہ عن المسلمین و قال صلے اللہ علیہ وسلم قولہ فیھم اشد علیھم من وقع النبل ومر عمر ابن الخطاب بحسان ثابت وھو ینشد الشعر فی مسجد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فقال تنشد الشعر او قال ھذا الشعر فی مسجد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فقال لہ حسان بن ثابت قد کنت انشد فیہ من ھو خیر منک یعنی النبی صلے اللہ علیہ وسلم فسکت عمر - دوم یہہ کہ حسان نے ان اشعار بلاغت آثار کو باستجازت واجازت جناب سرور مختار علیہ وآلہ الاطہار آلاف التحیۃ والسلام ما اختلف اللیل والنہار پڑہا اور آنحضرت نے بجواب استجازت کلمہ بلیغہ قل علے برکۃ اللہ فرمایا وذالک اکبر شاھد واصدق برھان علے الحجیۃ والصواب ہے - سوم یہہ کہ تقریر جناب رسالتماب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم واسطے ان اشعار کے ہویدا اور آشکارا ہے کہ حسان سنے روبرو آنحضرت کے انکشا کئے اور

اور انکار آنحضرت سے اوپر ان اشعار کے واقع نہوا اور تقریر حضرت بشیر و نذیر کی باجماع اہل اسلام دلیل قاطع و برہان ساطع اوپر حقیت وصواب و موافقت کتاب و سنت ہے چہارم یہہ کہ جناب رسالتمآب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صراحۃً استحسان ان اشعار کا فرمایا اور بعد سماع اشعار ارشاد فرمایا یاحسان لاتزال مویداً بروح القدس ما نافحت عنا کما فی روایتہ سبط ابن الجوزی اور روایت یوسف گنجی شافعی مین بعد لفظ مانفحت عنا کے بلسانک بہی مذکور ہے اس ارشاد سے صراحۃً ظاہر ہے کہ یہہ اشعار بذروہ قبول سرور انس وجان صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مااختلف الملوان فائز ہوئے اور بتائید روح القدس زبان گوہر فشان حسان سے برآمد ہوے۔ پنجم یہہ کہ حسان نے ان اشعار کو مجمع عظیم صحابہ عدول مین انشا کیا اور سب نے تقریر کی اور اصلا رد اور انکار اونپر نہ کیا پس باجماع جمیع صحابہ کہ اہل لسان و فصحاے عرب اعیان تہے ثابت ہوا کہ مراد مولی سے حدیث غدیر مین امام و ہادی ہے پس انکار اس معنی پر انکار ہے جمیع صحابہ پر جو اس مجمع شریف مین حاضر تہے۔ ششم یہہ کہ حضرات شیخین و حضرت عثمان بہی قطعاً و جزماً و حتماً اس مجمع عظیم مین حاضر تہے اور حضرات شیخین نے تہنیت اس منصب کی جناب علی مرتضی علیہ السلام کو دی پس احتمال انکی غیبت کا کوئی عاقل نہ کرے گا۔ اونہون نے بہی کچہہ انکار ان اشعار پر نہین کیا۔ پس بلا ارتیاب ثابت ہوا کہ ان حضرات کے نزدیک بہی حدیث غدیر مین مولی بمعنے امام ہے۔

اب اس جگہہ پر اشعار قیس بن سعد بن عبادہ کے کہ اکابر صحابہ جلیل الشان اور اعاظم مقتدیان اعیان سے ہین براے مزید توضیح لکہے جاتے ہین۔ پس علامہ ابو المظفر یوسف بن قزاوغلے کہ بتصریح فاضل رشید (در ایضاح) آئمہ دین و قدماے معتمدین سے نزدیک اہل سنت کے ہین تذکرہ خواص الامہ مین فرماتے ہین

قال قیس بن سعد بن عبادۃ الانصاری وانشدھا بین یدی علی بصفین

ہ قلت لما بغی العدو علینا ✦ حسبنا ربنا و نعم الوکیل ✦ و علی امامنا وامام ✦ لسوانا بہ اتی التنزیل ✦ یوم قال النبی من کنت مولاہ ✦ فھذا مولاہ خطب جلیل ✦ انما قالہ النبی علی الامامۃ ✦ حتم ما فیہ قال و قیل- ان اشعار متانت آثار سے بنہایت وضوح ظاہر و آشکارا ہوا کہ مراد حدیث غدیر سے امامت و امارت جناب امیر علیہ السلام ہے کسواسطے کہ قیس بن سعد نے بوقت بغی دشمن و ظہور عناد معاند کے روبروئے جناب علی مرتضی علیہ السلام کے بیان کیا کہ آنجناب امام اوسکے اور امام ماسوا اوسکے ہین اور قرآن شریف بامامت آنجناب نازل ہوا جس روز کہ نبی کریم نے حدیث من کنت مولاہ الخ کو ارشاد فرمایا-

تنبیہ جاننا چاہیئے کہ قیس بن سعد حسب افادات اساطین و محققین سنیہ سخی و کریم اور کرام و فضلاء اصحاب نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے تہے اور صاحب عقل و دہار اور دس برس تک اکتساب خدمت سرور انام صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا اور نہایت عقیل و شجاع و شریف القوم تہے- مدائح اونکے استیعاب ابن عبد البر و اسد الغابہ ابن اثیر جزری اور اصابہ ابن حجر عسقلانی سے ظاہر ہین علاوہ برین خود جناب امیر المومنین علیہ السلام نے تصریح فرائی ہے کہ جناب رسالتماب صلے اللہ علیہ وسلم نے آنحضرت کو امام امت پر کیا اور اس معنی کی غدیر خم مین خبر دی چنانچہ حسن میبذی نے فواتح مین آپکے دیوان کی شرح کی ہے- اس جگہہ پر اصل عبارت فواتح کی واسطے ملاحظہ کے لکہی جاتی ہے تا کہ کسی کو مجال قیل و قال نہ رہے-

خاصۃ دیوان اشعار حقائق شعار اوکہ بے شائبہ تکلف و بے رائحہ تصلف

اسمائیست پر از کواکب حقایق و چمنی است پر از شقایق دقائق۔
سہ عجائب آیات غرائب نزھۃ + رغائب غایات کتائب نجدۃ + عقائق احکام دقائق حکمۃ + حقایق احکام رقایق بسطۃ مدینہ مشتمل بر ہزار بیت معمور سفینہ منطوی بر صد بحر مسجور صوامع اذکار لوامع فکرۃ + جوامع اثار قوامع عزۃ + مدارس تنزیل محارس غبطۃ + مغارس تاویل فوارس منعۃ ارائک توحید مدارک زلفۃ + مسالک تمجید ملائکۃ نصرۃ۔
کانی پر از جواہر لطائف بحری پر از لآلی معارف شوادی مباھاۃ ھوادی تنبیۃ + بوادی فکاھات غوادی رجیۃ + جواھر انباء زواھر وصلۃ + ظواھر انباء قواھر صولۃ کیمیائے کہ قلب ناقص را بصورت نوعیہ کمال رساند عین الحیوان کہ تشنہ بادیہ حجاب را از لال وصال چشاند سہ بشائر اقرار بصائر عبرۃ + سرائر آثار ذخائر دعوۃ + مثانی مناجاۃ معانی نباھۃ + مغانی محاجاۃ مبانی قضیۃ + فوائد الالھام زوائد نعمۃ + عوائد انعام موائد نعمۃ در ظروف حروفش الوف اسرار مندرج و در سواد مدادش صنوف انوار مندمج آفتاب حقیقت از بروج ارقام او لامع و ظاہر و معانی ابیات او مانند اہلبیت کامل و طاہر لطائف اخبار و ظائف منحہ صحائف اخبار خلائف حسبۃ + فصول عبارات وصول تحیۃ + حصول اشارات اصول عطیۃ و سر کمال کلام خاتم الاولیاء آنست کہ نطق اخص خواص انسان است و ارتفاع و انحطاط نطق انسان بر طبق مرتبہ اوست در کمال و نقصان و چون کمال صوری و معنوی آنحضرت مانند آفتاب لامع است کلام حقائق نظامش مطابق آن واقع است انتہی۔ اوسمین مذکور ہے۔
لقد علم الاناس بان سھمی + من الاسلام یفضل کل سھم + واحمد

النبي اخي وصهري + عليه الله صلّى وابن عمّي + واني قائد للناس طرًا + الى الاسلام من عرب وعجم + وقاتل كل صنديد رئيس + وجبار من الكفار ضخم + وفي القرآن الزمهم ولائي + واوجب طاعتي فرضًا بعزم + كما هرون من موسى اخوه + كذاك انا اخوه وذاك اسمي + لذلك اقامني لهم اماما + واخبرهم به بغدير خم + فمن منكم يعادلني بسهمي + واسلامي وسابقتي ورحمي + فويل ثم ويل ثم ويل + لمن يلقي الاله غدا بظلمي + وويل ثم ويل ثم ويل + لجاحد طاعتي ومريد هضمي + وويل للذي يشقي سفاحًا + يريد عداوتي من غير جرم میر حسین میبذی نے فواتح میں ان اشعار کی شرح میں کہا ہے۔ مباہات بقرابت نبی و مفاخرت بر مردم اجنبی

لقد علم الاناس بانّ سهمي + من الاسلام يفضل كل سهم + واحمد النبي اخي وصهري + عليه الله صلّى وابن عمّي + واني قاعد للناس طرًا + الى الاسلام من عرب وعجم + وقاتل كل صنديد رئيس + وجبار من الكفار ضخم۔ صهر پدر زن والعرب بالضم خلاف العجم والعرب واحد مثل العُجم والعَجم وصنديد بکسر مہتر وضخم بزرگ و در بعض نسخ بجائے من الكفار من الاسلام میفرماید ہر آئینہ بتحقیقت دانند مردم کہ بخشش من از اسلام افزون مے آید از ہر بخشش واحمد پیغمبر برادر من و پدر زن منست بر وخدا درود فرستاد و پسر برادر پدر من است و بدرستیکہ من کشندہ ام مردم را ہمہ بسوے اسلام از عرب و عجم و کشندہ ہر مہتر سردارم و سرکش از کافران بزرگ ست از خلق جہان پایہ من بیشتر است + در علم و عمل پایہ من بیشتر است + جاہل کہ ز بخت بدبگیر و خوشش + در دیدہ او خنجر من نیشتر است۔

وفي القرآن الزمهم ولائي + واوجب طاعتي فرضا بعزم + كما هرون من موسى اخوه + كذاك انا اخوه وذاك اسمي + لذلك اقامني لهم اماما + واخبرهم به بغدير خم + فمن منكم يعادلني بسهمي + واسلامي وسابقتي ورحمي +

امامت پیشوائے وامام پیشوا وغدیر آبگیر ور دشت وخم بضم موضع است درمیان مکه ومدینه بجحفه بتقدیم جیم مضمومه که میقات اہل شام است ومعادله با چیزے برابر آمدن ویقال له سابقة فی هذا الامر اذا سبق الناس الیه ودر بعضے نسخ بجائے بعزم بزعم میفرماید در قرآن لازم گردانیدن ایشان را دوستے من وواجب کرد فرمان برداری مرا فرض با دل برکار نهادن چنانچه هارون از موسے برادر او بود همچنین من برادر اوام واین نام من است برائے آن برپائے داشت مرا برائے ایشان پیشوا وخبر داد ایشان را بآن در غدیر خم پس کیست از شما که برابر باشد مرا بنخشش من واسلام من وپیشی من وخویشی من سے

اے مهر تو بر تمام عالم شده فرض + در ذمه همتست احسان تو فرض + بی مهر تو حق نمی کند هیچ قبول + روزیکه رسد نامه اعمال بعرض -

حکایت امام احمد از براء بن عازب وزید بن ارقم روایت کند که چون حضرت مقدس نبوی صلواة الله وسلامه علیه در وقت مراجعت از حج بغدیر خم نزول فرمود دست علے مرتضے را بگرفت وگفت - الستم تعلمون انی اولے بالمومنین من انفسهم گفتند آری فرمود الستم تعلمون انی اولے بکل مومن من نفسه گفتند آرے گفت اللهم من کنت مولاه فعلے مولاه اللهم وال من والاه وعاد من عاداه پس عمر او را دید وگفت هنیئًا یا ابن ابی طالب اصبحت وامسیت مولے کل مومن ومومنة ثعلبی روایت کند که پیغمبر این سخن بعد از ان فرموده که یا ایها الرسول بلغ ما انزل الیك من ربك وان لم تفعل فما بلغت رسالته نازل شده پیشتر ازین آیه انما ولیکم الله ورسوله والذین آمنوا الذین یقیمون الصلوة ویؤتون الزکوة وهم راکعون نازل شده بود در شان امیر المومنین علے رضی الله عنه در وقتیکه در نماز خاتم خود را بسائل

داده بود چنانکه مفسران همه برین اتفاق دارند و حضرت نبی صلے اللہ علیہ وسلم مضمون آن بامت نرسانیده بود چون حضرت نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم از حجۃ الوداع باز گشت بموضع غدیر خم رسید یا ایها الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک فان لم تفعل فما بلغت رسالته نازل شده براہل توفیق پوشیده نیست که آیه النبی اولی بالمومنین من انفسهم وازواجه امهاتهم واولوا الارحام بعضهم اولی ببعض فی کتاب الله ملائم این حدیث است والله اعلم فویل ثم ویل ثم ویل + لمن یلقی الاله غدًا بظلمی + وویل ثم ویل ثم ویل + لجاحد طاعتی ومرید هضمی + وویل للذی یشقی سفاهًا + یرید عداوتی من غیر جرمی + هفتم چیزے از حق کسے کم کردن وجرم گناه میفرماید پس واۓ پس واۓ پس واۓ مرآنکس راکه بیند غدارا فردا باستم کردن بامن و واۓ پس واۓ پس واۓ مرا انکار کننده فرمان برداری مرا وخواهنده کم کردن حق مرا و واۓ مرآنکس راکه بدبخت شود از بیخردی خواهد دشمنے مرا بیگناه ؎ هرکس که نگشت واقف از حال نبی + یکرنگ نه شد ز جهل با آل نبیؑ + گر فضل علیؑ خود نتوانی دانست + باید که کنی فهم ز اقوال نبیؐ - حکایت امام علی بن احمد واحدی از ابوهریره روایت کند که مرتضے علے این ابیات را در حضور امیر المومنین ابوبکر وعثمان وطلحه وزبیر وفضل بن عباس وعمار وعبدالرحمن وابوذر ومقداد وسلمان وعبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنهم فرمود انتهی۔

مخفی نرہے کہ یہہ اشعار اعجاز آثار امام ابرار کے علاوہ اسکے دلالت رکھتے ہین اوپر اسکے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے واقعہ غدیر خم مین حضرت امیر المومنین کو امام سائر انام مقرر فرمایا بوجوہ دیگر نیز دلالت صحیحہ رکہتے ہین امامت اور خلافت پر آنحضرت کی ۔ اول آنکہ آنحضرت نے بقول خود لقد علم الاناس الخ

کی تصریح صریح بہ ثبوت افضلیت ذات قدسی صفات فرمائی کسواسطے کہ فاضل
ہونا سہم آنجناب کا اسلام سے اوپر ہر سہم کے دلیل قاطع افضلیت ذات معجز
سمات ہے اور دافع ہر ریب و وہم کما لا یخفی علے من اوتی قسطاً من الادراک
والفہم۔ دوم آنکہ قول آنحضرت وانی قائد للناس طرا الخ۔ دلالت واضح
رکھتا ہے اسپر کہ آنحضرت سبب اسلام جمیع مردم عرب وعجم ہوئے۔ وظاہر
ہے کہ ہرگاہ آنحضرت سبب اسلام جمیع مسلمین عرب وعجم ہین افضلیت آنحضرت
کی تمام لوگون سے کالشمس فے الرابعۃ النہار متحقق وثابت ہوگی۔ سوم آنکہ
اختصاص آنحضرت بقتل جمیع صنادید ورؤساء کفار واستیصال جماعت کبار
مین اشرار کہ قول آنحضرت وقاتل کل صندید الخ سے ہویدا وآشکار ہے نیز دلیل
قاطع اوپر افضلیت آنحضرت کے ہے۔ کسواسطے کہ عمدہ اسباب استحکام دین
مبین سے قتل کفار ومعاندین ہے۔ چہارم آنکہ قول آنحضرت سہ و فی القرآن
الزمہم ولائی ÷ واوجب طاعتے فرضا۔ بعزم دلالت صریح رکھتا ہے
اوپر اسکے کہ حق تعالےٰ نے ولاد اتباع وانقیاد آنحضرت کو قرآن شریف مین
بالقطع فرض وواجب فرمایا۔ پس ثابت ہوا کہ آنحضرت بنص قرآن شریف
واجب الاطاعت ولازم الاتباع ہین پس امامت وخلافت آنجناب کی بنص
قرآن شریف ثابت ہوئی کسواسطے کہ جو کوئی واجب الاطاعت ہے امام ہے
چنانچہ شاہ صاحب بھی فرماتے ہین۔ وہر کہ واجب الاطاعت بود امام است انتہی
پنجم آنکہ قول آنحضرت فمن منکم یعادلنی الخ صریح ہے کہ کوئی اصحاب
سے مساوی ومعادل ومشابہ ومماثل آنحضرت سہم واسلام وسابقہ
ورحم مین نتھا۔ وکل ذالک دلیل الافضلیۃ۔ الحمد اللہ کہ بروایت
واحدی کیسیہ بھی ثابت ہوگیا کہ آنحضرت نے یہہ اشعار بحضور ابو بکر وعثمان

و دیگر صحابہ فرمائے پس کیونکر نہ یقین ہو کہ آنحضرت نے ساتھہ حدیث غدیر کے استدلال و احتجاج اوپر امامت اپنی کے فرمایا۔

تنبیہ مخفی نرہے کہ میر حسین میبذی صاحب فواتح مشہورین علمائے اہلسنت واکابر فضلا سے ہین اور اجلہ ائمہ سنیہ و مشاہیر مقتدایان اہلسنت تعظیم و تبجیل اونکی کرتے ہین اور اونکو بلفظ مولانا یاد کرتے ہین اور غیاث الدین بن ہمام الدین المدعو بخواند میر نے حبیب السیر مین اونکی مدح مین کہاہے۔ قاضی کمال الدین میر حسین یزدی در سلک افاضل علماء عراق بل اعظم دانشمندان آفاق انتظام داشت و در مملکت یزد بامر قضا منسوب بودہ علم امامت می افراشت از جملہ مولفاتش شرح دیوان معجز نشان حضرت مقدسہ امیرالمومنین تصنیفے است دانش اثر و مطبوع طباع سلیمہ دانشوران فضیلت پرور ہمچنین آنجناب بر کافیہ و ہدایہ حکمت و طوالع شمسیہ حواشی دقیقہ در عقد انشا انتظام دادہ دران مولفات کمال دانش وجودت طبع خود را بر منصہ عرض نہادہ الخ۔ اور محمود بن سلیمان کفوی نے طبقات حنفیہ موسوم بکتاب اعلام الاخیار مین کہ شاہ صاحب نے بہی حوالہ ساتھہ اوسکے بستان المحدثین مین کیاہے اور ذکر اوسکا کشف الظنون مین بہی کیاہے کہاہے و فے کتاب الفواتح شرح دیوان علی لمولانا حسین بن معین الدین المیبذی جد امامنا شافعی محمد بن ادریس بن عباس بن شافعے بن ثابت بن عبید بن عبد بن ہاشم بن عبد المطلب ثابت کہ در روز بدر مسلمان شد الخ۔ اور نیز کتائب کفوی مین مسطور ہے و رائیت فے آخر الفاتحۃ السادسۃ فی فواتح شرح الدیوان المنتسب الی علے ابن ابیطالبؑ للمولی معین الدین المیبذی ے نقلا عن عمدۃ الشیخ علاء الدولتہ انہ قال قطب زمان ما عماد الدین عبد الرحمن پارسیبی بود و پارسین دہیست از قزوین نزدیک ابہر الخ۔ اور کاتب چلپی نے کشف

الظنون عن اسامی الکتب والفنون مین ذکر شروح کافیہ مین کہا ہے وشرح الکافیۃ
لمولانا میر حسین المیبذی سماہ مرضی الرضی اولہ کلمۃ اللہ ہی العلیا فی جمیع
الابواب الخ اور نیز کاتب چلپی نے کشف الظنون عن اسامی الکتب والفنون مین کہا
ہے دیوان علی ابن ابیطالب رضی اللہ تعالے عنہ وقد شرحہ حسین بن معین الدین
المیبذی الترمذی المتوفی ۸۷۰ سنۃ سبعین وثمان مائۃ بالفارسیۃ الخ۔
واضح ہو کہ قبول نکرنا حارث بن نعمان کا مولاہیت جناب امیر علیہ السلام بلکہ کراہت
و تنغص ظاہر کرنا دلیل واضح و برہان قاطع ہے کہ جناب رسالتمآب صلے اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے ساتھ اس حدیث شریف کے افادہ خلافت جناب علے مرتضے فرمایا اور اس
روایت کو ثعلبی نے تفسیر مسمی بالکشف والبیان مین اور عبد اللہ الیمنی الوصابی نے کتاب
الاکتفا فی فصل الاربعۃ الخلفا مین اور یوسف بن قزعلی سبط ابن الجوزی نے تذکرۃ
خواص الامہ فی معرفۃ الائمہ اور محمد بن یوسف زرندی نے کتاب معارج الوصول مین
اور ملک العلما شہاب الدین بن شمس الدین دولتابادی نے ہدایۃ السعدا مین اور
سید نور الدین علے بن عبد اللہ المعروف بابن الصباغ نے فصول مہمہ فی معرفۃ
الائمہ مین اور شیخ شمس الدین عبد الرؤف تاج العارفین المناوی نے فیض القدیر
شرح جامع الصغیر مین اور شیخ ابن عبد اللہ العیدروس باعلوی نے کتاب عقد
نبوی وسر مصطفوی مین اور نور الدین علے بن ابراہیم بن احمد الحلبی نے انسان العیون
فی سیرۃ الامین والمامون مین اور احمد بن الفضل بن محمد باکثیر نے وسیلۃ المال فی
عد مناقب آل مین اور سید مومن بن حسین مومن الشبلنجی نے نور الابصار فی مناقب
اہل بیت النبی المختار مین ثعلبی سے اور محبوب عالم نے تفسیر شاہی مین اور محمد
اسماعیل بن صلاح الامیر صنعانی نے روضہ ندیہ شرح تحفہ علویہ مین اور احمد بن
عبد القادر الحفظی الشافعی نے ذخیرۃ المال مین ذکر کیا ہے۔ انہین سے جنکی روایت

آپ فرمایئین لکہدی جاوے ہم صرف ایک روایت یوسف بن قزغلے سبط ابن الجوزی کی قلمبند کرتے ہین۔

نزول آیہ سال سائل بعذاب واقع در حق حارث منکر ولایت جناب امیر المومنین علیہ السلام پس تذکرہ خواص الامۃ فی معرفۃ الائمہ ہین کہ اوس سے ابن حجر نے صواعق مین اور سید سمہودی نے جواہر العقدین مین عبارات عدیدہ نقل کی ہین کہا ہے اتفق علماء السیر ان قصہ الغدیر بعد رجوع النبی صلے اللہ علیہ وسلم من حجۃ الوداع فی الثامن عشر من ذی الحجۃ جمع الصحابۃ وکانوا مائۃ وعشرین الفا وقال من کنت مولاہ فعلی مولاہ الحدیث نص صلے اللہ علیہ وسلم علی ذالک بصریح العبارۃ دون التلویح والاشارۃ وذکر ابو اسحق الثعلبی فی تفسیرہ باسنادہ ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم لما قال ذلک طار فی الاقطار وشاع فی البلاد والامصار وبلغ ذالک الحارث بن نعمان الفهری فاتاہ علی ناقۃ لہ فاناخہا علی باب المسجد ثم عقلہا وجاء فدخل المسجد فجثا بین یدی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فقال یا محمد انک امرتنا ان نشہد ان لا الہ الا اللہ وانک رسول اللہ فقبلنا منک ذالک ثم لم ترض بہذا حتی رفعت بضبعی ابن عمک وفضلتہ علی الناس وقلت من کنت مولاہ فعلی مولاہ فہذا الشئ منک او من اللہ تعالی فقال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم وقد احمرت عیناہ واللہ الذی لا الہ الا ہو انہ من اللہ ولیس منی قالہا ثلثا فقام الحارث وہو یقول اللہم ان کان ما یقول محمد حقا فارسل علینا حجارۃ من السماء او ائتنا بعذاب الیم قال فواللہ ما بلغ ناقتہ حتی رماہ اللہ بحجارۃ من السماء فوقع علی ہامتہ فخرج من دبرہ ومات وانزل اللہ تعالی۔ سأل سائل بعذاب واقع للکافرین لیس لہ دافع۔ اور یوسف بن قزغلے

سبط شیخ جمال الدین ابو الفرح بن الجوزی اجلہ اساطین اعلام و اعیان مشایخ عظام و اکابر اماثل و اماجد افاضل اہل سنت سے ہین مدایح اونکے عبر ذہبی و تتمۃ المختصر وغیرہ مین ملاحظہ ہون اس روایت سے ظاہر ہے کہ حارث نے جو واقعہ غدیر مین حاضر نہ تہا قبول ارشاد سرور مختار و حکم ایزد قہار سے سر پہیرا اور اعتراف موالات علے مرتضے سے ہلاکت اپنی کو سہلتر جانا حتی کہ واصل جہنم ہوا۔ بعد ثبوت افضلیت جناب امیر المومنین علیہ السلام بقول حارث بر جمیع ناس۔ اس حدیث سے مطلوب ہمارا بحمد اللہ حاصل ہے اور شبہات معترضین کے زائل کسواسطے کہ اگر یہہ تفضیل جناب امیر المومنین علیہ السلام جمیع حاضرین و غائبین پر اسوجہ سے ہے کہ آنحضرت نے استخلاف جناب علے مرتضے علیہ السلام فرمایا پس مطلوب یہی ہے اور اگر یہہ تفضیل بوجہ دیگر ہے باز ہم مطلوب ما حاصل کسواسطیکہ ہرگاہ افضلیت آنحضرت ثابت ہوئی تعین آنحضرت واسطے خلافت و عدم جواز خلافت اغیار باوجود آنحضرت قطعاً و حتماً واضح ہوا کسواسطے کہ لزوم افضلیت خلیفہ و عدم جواز خلافت مفضول باوجود افضل بدلائل قاطع و برہان ساطع و اعتراف و تصریح شاہ ولی اللہ صاحب ثابت ازالۃ الخفا مین کہا ہے۔ کہ از لوازم خلافت خاصہ آنست کہ خلیفہ افضل امت باشد در زمان خلافت خود۔ پس انکار و کراہت حارث بن نعمان سے ظاہر و واضح ہے کہ حدیث غدیر ایسا امر عظیم و فخیم ہے کہ گاہے مثل اوسکے واسطے کسی ایک کے ثابت نہوا والا ظاہر ہے کہ اگر مراد اوس سے ناصریت و محبت جناب علے مرتضی علیہ السلام ہوتی تو اصلا یہہ معنے باین مرتبہ ناگوار نہ گذرتے اور اسیطرح اگر مراد حدیث غدیر سے اثبات محبوبیت جناب امیر علیہ السلام ہوتا تو اسدرجہ شاق و ناگوار نہوتا کیونکہ بارہا نزد اہل سنت ایجاب محبت دیگران وقوع مین آیا۔ ایسا معاملہ کبہی پیش نہوا اگر کہین کہ یہہ محبت مثل محبت دوسرون کے نہ تہی بلکہ ملازم عصمت و لزوم اطاعت

محبوب ہے مثل محبت جناب رسالتمآب صلے اللہ علیہ وسلم کی پہر بہی مطلب ہمارا حاصل ہوتا ہے۔

استشہاد جناب علے مرتضے علیہ السلام اوپر حدیث غدیر خم کے دلیل واضح ہے کہ یہہ حدیث دلالت اوپر امامت آنجناب کے رکھتی ہے اور اس استشہاد کو بہت سے آئمہ اعلام و محدثین فخام اہل سنت نے روایت کیا ہے۔ مثل اسرائیل بن یونس بن اسحاق السبیعی الہمدانی و محمد بن جعفر الہذلی وعبد اللہ بن نمیر ابو ہشام الخارفی الکوفی ومحمد بن عبد اللہ۔ ابو احمد الزبیری الکوفی الحبال ویحیے بن آدم بن سلیمان القرشی الاموی واسود بن عامر شاذان ابو عبد الرحمن الشامی وعبد الرزاق بن ہمام الصنعانی وحسین بن محمد بن بہرام التمیمی ابو احمد وعبید اللہ بن عمر القواریری واحمد بن حنبل الشیبانی وعبد اللہ بن احمد بن حنبل وعلے بن محمد بن ابی المصیصے واحمد بن عمرو بن عبد الخالق البزار ومحمد بن المثنے العنزی وحسن بن علے بن عفان العامری واحمد بن عمرو بن ابی عاصم الشیبانی ابو عبد الرحمن شعیب النسائی وابو یعلے احمد بن علے الموصلے وابو العباس احمد بن محمد بن سعید بن عبد الرحمن الکوفی المعروف بابن عقدہ وابو بکر محمد بن عبد اللہ البزار الشافعی وابو القاسم سلیمان بن احمد الطبرانی وعمر بن احمد بن عثمان البغدادی المعروف بابن شاہین واحمد بن علے الخطیب بغدادی وابو الحسن علے بن محمد الجلابی المعروف بابن المغازلی وعلی بن حسن بن حسین الخلعے واحمد بن محمد العاصمی وموفق بن احمد المعروف باخطب خوارزم وعلے بن محمد بن محمد بن عبد الکریم الجزری ومحمد بن طلحہ القرشے النصیبی ویوسف بن قزعلے سبط ابن الجوزی ومحب الدین احمد بن عبد اللہ الطبری وابراہیم بن عبد اللہ الوصابی الیمنے واسماعیل بن عمر المعروف بابن کثیر الدمشقے وابو حفص عمر بن حسن المراغی وشمس الدین محمد بن محمد الجزری ونور الدین علے بن عبد اللہ

السمہری وجلال الدین عبد الرحمن بن ابی بکر السیوطی ومحمود بن محمد بن علی الشیخانی القادری ونور الدین علے بن ابراہیم بن احمد بن علے الحلبے الشافعی وشیخ احمد بن الفضل بن محمد باکثیر المکی ومرزا محمد معتمد خان بدخشانی ومحمد صدر عالم ومحمد بن اسماعیل بن صلاح الامیر ومولوی ولی اللہ لکھنوی روایت ابوبکر شافعے پس اپنے فوائد مین فرماتے ہین۔

حد ثنا محمد بن سلیمان بن الحرث ثنا عبید اللہ بن موسے ثنا ابو اسرائیل الملائی عن الحکم عن ابی سلیمان المؤذن عن زید بن ارقم ان علیًا انشد الناس من سمع رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یقول من کنت مولاہ فعلے مولاہ اللہم وال من والاہ وعاد من عاداہ فقام ستۃ عشر رجلا فشہدوا بذلک وکنت فیہم۔

اور مجد الدین علے بن ظہیر الدین بدخشانی نے کتاب جامع السلاسل مین کہا ہے ازانجملہ آنست کہ روزے بر حاضران مجلس سوگند دادند کہ ہر کہ از رسول صلے اللہ علیہ وسلم شنیدہ است کہ گفت من کنت مولاہ فعلے مولاہ گواہی دہد دوازدہ از انصار حاضر بودند گواہی دادند یکے دیگر کہ آنرا از رسول صلے اللہ علیہ وسلم شنیدہ بود اما گواہی نہ داد حضرت امیر کرم اللہ وجہہ فرمود کہ اے فلان تو چرا گواہی نہ دہی باآنکہ تو ہم شنیدہ گفت من پیر شدہ ام و فراموش کردہ امیر دعا کرد کہ خدا وندا اگر این شخص دروغ میگوید سپیدی بر بشرہ او ظاہر گردان راوی گوید واللہ من آن شخص را دیدم کہ سپیدی درمیان دو چشم او پیدا آمد۔

ملا جامی نے شواہد النبوۃ مین اسی روایت کو ذکر کیا ہے۔ ہمنے یہہ دو روایتین مختصر قلمبند کردین اور روایتین طولانی بہت ہین اگر آپ اور دونگی روایتین طلب کرین گے تو ہم ترتیب وار لکھدین گے۔

اس روایت سے ... و... انصار ... صحابہ ... سبب عدول بعض ... شہادت بعض ... حدیث غدیر ... ثابت ہوا

اما حسب تصریح علامہ علی بن ابراہیم حلبی کہ اکابر مشائخ و اجلہ محققین اہل سنت سے ہین۔ جناب امیر المومنین حدیث غدیر کو اوپر امامت و خلافت اپنی کے منازعین پر حجت لائے ہین چنانچہ حلبی نے انسان العیون فی سیرۃ الامین المامون کہا ہے

وعلی تسلیم ان المراد انہ اولی بالامامۃ فالمراد فی المآل لا فی الحال والا لکان هو الامام مع وجودہ صلی اللہ علیہ وسلم والمآل لم یعین لہ وقت فمن این انہ عقب وفاتہ صلی اللہ علیہ وسلم جاز ان یکون بعد ان تنعقد لہ البیعۃ ویصیر خلیفۃ ویدل لذالک انہ لم یحتج بذلک الا بعد ان آلت الیہ الخلافۃ رداً علی من نازعہ فیہا کما تقدم فسکوتہ عن الاحتجاج بذلک الی ایام خلافتہ قاض علی کل من لہ ادنی عقل فضلا عن فہم بانہ لا نص فی ذلک علی امامۃ عقب وفاتہ۔

اس عبارت سے ظاہر ہے کہ جناب امیر المومنین علیہ السلام نے احتجاج ساتھہ حدیث غدیر کے اوپر اون لوگون کے جنہون نے نزاع اون جناب کے ساتھہ خلافت مین کیا تھا کیا ہے اور رد اونپر اس حدیث شریف کے ساتھہ فرمایا۔ اور ظاہر ہے کہ احتجاج ورد منازعین آنحضرت پر خلافت مین ممکن نہین ہے مگر اوسوقت کہ یہہ حدیث دلالت کرے خلافت آنحضرت پر ورنہ ظاہر ہے کہ اگر یہہ حدیث دلیل خلافت و امامت آنجناب نہوتی احتجاج و استدلال اون لوگون پر جنہون نے نزاع ساتھہ آنجناب کے خلافت مین کیا تھا ممکن نہوتا علاوہ برین مشار الیہ ذلک قول حلبی ویدل لذلک مین حاصل مضمون جاز ان یکون بعد ان تنعقد لہ البیعۃ ویصیر خلیفۃ ہے اور ضمیر یکون اس طرف راجع ہی کہ اولویت بالامامۃ در مآل پس معنی قول حلبی یہہ ہے کہ دلالت کرتا ہے اسپر کہ مراد اولویت بالامامت در مآل بعد انعقاد بیعت برائے آنحضرت و خلیفہ ہونے آنجناب کے ہے

جواب اس شبہہ کا کہ حدیث غدیر سے خلافت حضرت علی مرتضے کی بلا فصل ثابت نہین اوس انسان العیون سے

کیونکہ آنجناب نے احتجاج کیا ساتھ حدیث غدیر کے مگر آنگہ آئل ہوئی خلافت طرف
آنجناب کے پس بکمال وضوح ثابت ہوا کہ جناب امیرالمومنین علیہ السلام حدیث
غدیر کو دلیل اولویت خود بامامت جانتے تھے اور لفظ مولی نزد آنجناب محمول براولے
بالامامتہ تھا۔ وہذا المطلوب۔ اما زعم حلبی کہ مراد اولویت بامامتہ سے در وقت وانعقاد
بیعت آنحضرت ہے پس مدفوع ہے اسوجہ سے کہ قید انعقاد بیعت یا قید مابعد
حضرت عثمان حدیث غدیر مین مذکور نہین ہے بلکہ مطلق ہے پس درصورت حمل مولی
براولی بالامامتہ معنائے حدیث غدیر یہہ ہونگے کہ جوکوئی کہ مین مولا اوسکا ہون
پس علے اولی اوسکا ہے بامامت۔ اور جبکہ تہنیت دینا حضرات شیخین کا ثابت
ہے پس حسب فہم حضرات شیخین کہ اعتراف بمولائیت آنجناب برائے ہر مومن
کیا ہے حضرت علے علیہ السلام اولی بالامامت ہین۔ اور نیز بلاشبہہ یہہ حدیث
درصورت حمل مولی براولی بالامامت اوپر مطلق خلافت جناب علے مرتضی ؑ
کے دلالت کریگی۔ چونکہ فقدان نص اوپر حضرات شیخین وحضرت عثمان کے باعتراف
اہل سنت والجماعت ثابت جیساکہ شاہ صاحب بہی معترف ہین لہذا مطلق نص
خلافت جناب علے مرتضے مثبت خلافت بیفاصلہ آنجناب ہوگا۔ اما دعوی حلبے
کہ جناب علے مرتضے ؑ نے سکوت کیا احتجاج سے ساتھ حدیث غدیر کے اوپر
امامت اپنی کے تا ایام خلافت اپنی کے یعنے تا زمان انقضائے ایام حضرات
ثلثہ پس قابل قبول نہین ہے کیونکہ نزدیک ہمارے سکوت آنجناب ازین
استدلال مسلم نہین ہے۔

اور محب الدین احمد بن عبداللہ الطبری نے ریاض النضرۃ مین نقلا عن ابن السمان
ذکر کیا ہے عن سالم قیل لعمر انک تصنع بعلی شیئاً ما یصنعہ باحد من اصحاب
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فقال انہ مولای اور ابن حجر نے صواعق مین

فخ تهذیب عبر اعوص بہ اعلام النصوص

کہاہے واخرج ایضاً الدارقطنی انہ قیل لعمر انک تصنع لعلی شیئاً ما تفعلہ بسقیۃ الصحابۃ فقال انہ مولائی اور شمس الدین محمد المدعو بعبد الرؤف مقادی نے فیض القدیر مین اور شیخ احمد بن الفضل نے وسیلہ المال مین اور محمد صدر عالم نے معارج العلی فی فضائل المرتضیٰ مین اور عبد القادر العجیلی الحفظی نے ذخیرۃ المال فی شرح عقد جواہر اللآل مین اور موفق بن احمد المعروف باخطب خوارزم نے کتاب مناقب مین اس روایت کو ذکر کیا ہے - اس روایت سے صاف ظاہر ہے کہ حضرت عمر مولی ہونا حضرت امیر علیہ السلام کا سبب مزید تبجیل و تعظیم و ترجیح و تقدم آنجناب بر دیگر صحابہ جانتے تھے پس جب مولائیت آنحضرت کی سبب ترجیح و تقدم برجمیع صحابہ نبوی پر ہوئی تو لامحالہ سبب تقدم و ترجیح آنحضرت حضرت عمر پر بھی ہوگی بالبداہتہ - اور صواعق محرقہ مین بتصریح ابن حجر حضرات شیخین مولے سے مراد اولی بالاتباع والقرب سمجھے تھے اور مقام استدلال پر حدیث کو ہی ذکر کیا ہے پس بتصریح ابن حجر ثابت ہوا کہ نزدیک حضرت عمر ابن الخطاب کے آنحضرت اولی بالاتباع تھے اور اولی بالاتباع ہونا عین امامت ہے - دلیل آنکہ تصدیر حضرت بشیر و نذیر صلے اللہ علیہ وآلہ باضاءۃ البدر المنیر و نفخ المسک والعبیر حدیث غدیر کو بفقرہ بلیغہ الست اولی بالمومنین من انفسہم دلیل ستیزہ برہان مفسر کالصبح المنیر ہے کہ مراد مولی سے اولی بالتصرف ہے کما لایخفی علی الناقد البصیر والمنصف الخبیر - پس یہہ دلیل موقوف ہے اوپر اثبات چند امر کے اول یہہ کہ فقرہ الست اولے بالمومنین من انفسہم ثابت ہو دوم یہہ کہ یہہ فقرہ دلالت اوپر ثبوت اولویت بتصرف براسے جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے رکھے سوم یہہ کہ تصدیر حدیث باین فقرہ دلیل ہے اسپر کہ مراد مولی سے وہی معنے ہے کہ مراد ہے لفظ اولے سے اس فقرہ مین - جب

جب یہہ تینون امر ثابت ہوجاوین گے تو کسیکو مجال انکار باقی نہ رہیگی اور جو
کوی بدیہیات سے انکار کرے تو اسکا علاج نہین - اما ثبوت اس فقرہ کا پس اکابر
مہرہ وافاخم مشاہیر واجلہ محدثین واعاظم نحاریر اہل سنت نے روایت کی ہے مثل
معمر بن راشد ابو عروۃ الازدی وعبد اللہ بن نمیر النحارفی الکوفی وابو نعیم فضل
بن دکین شیخ البخاری وعفان بن مسلم وعلے بن حکیم الاودی وعبد اللہ بن محمد
بن ابی شیبہ وعبید اللہ بن عمر القواریری وقتیبۃ بن سعید الثقفی البلخی البغلانی
واحمد بن حنبل الشیبانی المروزی وابو عبد اللہ محمد بن یزید بن ماجۃ القزوینی
وعبد اللہ بن احمد بن حنبل الشیبانی واحمد بن عمرو بن عبد الخالق البزار وابو عبد
الرحمن احمد بن شعیب النسائی وابو العباس حسن بن سفیان بن عامر وابو یعلی
احمد بن علے الموصلی ومحمد بن جریر الطبری الشافعی ومحمد بن علے بن الحسین المعروف
بالحکیم الترمذی وابو ذکریا یحیے بن عبد اللہ الغبری ودعلج بن احمد السنجری وابو
حاتم محمد بن حبان البستی وابو القاسم سلیمان بن احمد الطبرانی وابو الحسن علے بن
عمر الدارقطنی واحمد بن محمد الثعلبی واسمعیل بن علے بن حسین بن زنجویہ الرازی
المعروف بابن السمان وابو سعید مسعود بن ناصر السجستانی وعلے بن حسن بن حسین
الخلعی واحمد بن محمد العاصمی وعبد الکریم بن محمد المروزی السمعانی وموفق بن احمد
المعروف باخطب خوارزم وعمر بن محمد بن خفر الاردبیلی المعروف بالملا وابو موسے
المدینی محمد بن ابی بکر عمر بن ابی عیسے احمد بن عمر الاصفہانی وابو الفتوح اسعد بن
محمود بن خلف العجلے الاصفہانی الشافعی ومحب الدین احمد بن عبد اللہ الطبری
وابراہیم بن عبد اللہ الوصابی وابراہیم بن محمد بن المؤید بن عبد اللہ بن علے بن محمد
حمویہ وجمال الدین بن یوسف الزرندی واسمعیل بن عمر الشہیر بابن کثیر وعلی بن محمد بن
شہاب الدین الہمدانی واحمد بن علے بن عبد القادر المقریزی ونور الدین علے بن محمد المعروف

باابن الصباغ وحسین بن معین الدین المیبذی وعبداللہ بن عبد الرحمن المشہور
باجلیل الدین المحدث وعطاء اللہ بن فضل اللہ الشیرازی المعروف بجمال الدین
المحدث ومحمود بن محمد بن علے الشیخانے ونورالدین علے الحلبے وحسام الدین بن محمد
با یزید ومیرزا محمد بن معتمد خان بدخشانے ومحمد صدر عالم واحمد بن عبدالقادر و
مولوی مبین کے ثبوت اس فقرہ شریفہ کا اس مرتبہ کو پہونچا کہ شاہ عبدالعزیز
صاحب بہی انکار نہ کرسکے بلکہ حتما وجزما اثبات اوسکا کیا چنانچہ فرمایا ہے۔
واین لفظ پیغمبر کہ الست اولی بالمومنین من انفسہم ماخوذ از آیت قرانیست واز
ہمین راہ اورا از مسلمات اہل اسلام قرار دادہ بروے تفریع حکم آیندہ فرمود
اور نیز فرمایا ہے سوطرفہ آنست کہ بعضے از علماء ایشان در اثبات آنکہ مراد از
مولی اولی بتصرف است تمسک کردہ اند بلفظیکہ در صدر حدیث واقع است
وہو قولہ الست اولی بالمومنین من انفسہم۔ اما دلالت اس فقرہ
شریفہ کی اوپر اولویت بتصرف کے پس ظاہر ہے کہ یہہ فقرہ شریفہ مقتبس ہے
کلام الہی اعنی النبی اولی بالمومنین من انفسہم سے چنانچہ خود شاہ صاحب
نے فرمایا ہے۔ واین لفظ پیغمبر کہ الست اولی بالمومنین من انفسہم
ماخوذ از آیت قرآنست ونیز شاہ صاحب نے فرمایا ہے واین نصیحت را مصدر
ساخت بکلمۂ کہ منصوص است در قرآن الست اولی بالمومنین من انفسہم انتہی
اور نیز ظاہر ہے کہ مراد آیہ قرآنی سے اولویت جناب رسالتماب صلے اللہ علیہ وآلہ
وسلم کی بتصرف ہے لیکن توقع شاہ صاحب سے یہہ نہ تہی جیسا کہ ارشاد فرمایا
کہ در قرآن این لفظ جلئے واقع شدہ کہ بمعنے اولی بالتصرف در آنجا اصلا مناسبت ندارد
حالانکہ حسب افادات اکابر ائمہ مفسرین صحت اس معنے کے ظاہر ہے۔ علامہ
ابو الحسن علے بن احمد الواحدی نے کہ اکابر ائمہ افاخم ومشاہیر اجلہ اعاظم ووحید

عصر و فرید دہر ہوئے ہین تفسیر وسیط مین جو کہ حسب افادہ یافعی متصف باشتہار
ہوئی اور اجماع اوسکے حسن اور اشتغال اوسکی تدریس پر واقع ہے کہا ہے۔
قوله النبی اولی بالمومنین من انفسہم - ای اذا حکم علیہم بشئی نفذ حکمہ
و وجب طاعتہ علیہم قال ابن عباس اذا دعاہم النبی الی شئی و دعتہم
انفسہم الی شئی کانت طاعۃ النبی اولی بہم من طاعۃ انفسہم یہہ عبارت
دلیل واضح رکہتی ہے کہ مراد آیہ شریفہ سے یہہ ہے کہ نبی اولی ہین نفاذ حکم مین
و وجوب طاعت مین کہ خود واحدی نے اس آیہ کی تفسیر مین تصریح کی بآنکہ ہرگاہ
حکم کرین آنحضرت اوپر مومنین کے ساتہہ کسی چیز کے نافذ ہوتا ہے حکم آنحضرت کا
اور واجب ہوتی ہے اطاعت آنجناب کی اونپر - اور ابن عباس سے روایت
کی کہ جسوقت دعوت کرے اونکو نبی طرف کسی چیز کے اور دعوت کرے نفس
اونکا طرف کسی چیز کے ہوگی طاعت نبی اولی ساتہہ اونکی طاعت نفسون
اونکی سے - اور حسین بن مسعود بن محمد الفراء البغوی نے کہ باعتراف خود
شاہ صاحب رسالہ اصول حدیث مین شرح و توجیہ احادیث مین محل اعتماد
ہے اور تصانیف اونکی سے بہرہ اوٹہانا چاہیئے اور اونکو پہچاننا چاہیئے
وجملہ علماء شافعیہ کے معتمد علیہ اور سخن اونکا متین و مضبوط واقع ہے
اور کتاب اونکی شرح السنہ در فقہ حدیث و توجیہ مشکلات کافی و شافی اور
دیگر فضائل اونکے بستان المحدثین مین بیان فرمائے ہین - تفسیر معالم التنزیل مین کہا ہے
النبی اولی بالمومنین من انفسہم - ای من بعضہم ببعض فی نفوذ حکمہ
علیہم و وجوب طاعتہ علیہم و قال ابن عباس و عطا یعنی اذا دعاہم
النبی صلی اللہ علیہ وسلم و دعتہم انفسہم الی شئی کانت طاعۃ النبی
صلی اللہ علیہ وسلم اولی بہم من طاعۃ انفسہم و قال ابن زید النبی

اولی بالمومنین من انفسہم- فیما قضی فیھم کما انت اولی بعبدک فیما
قضیت علیہ وقیل ھو اولی بھم فی الحمل علی الجہاد وبذل النفس دونہ
وقیل کان النبیّ صلی اللہ علیہ وسلم یخرج علی الجہاد فیقول قوم نذھب
ونستاذن من ابائنا وامّھاتنا فنزلت الآیۃ اخبرنا عبد الواحد الملیحی انا
احمد بن عبد اللہ النعیمی انا محمد بن یوسف انا محمد بن اسماعیل انا عبد اللہ
بن محمد انا ابو عامر انا فلیح عن ھلال بن علی عن عبد الرحمن بن ابی عمرۃ
عن ابی ھریرۃ انّ النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ما من مومن الا انا اولی
بہ فی الدنیا والآخرۃ اقرؤا ان شئتم النبیّ اولی بالمومنین من انفسہم فایّما
مومن مات وترک مالا فلیرثہ عصبۃ من کانوا ومن ترک دنیا او ضیاعا
فلیاتنی فانا مولاہ-

اس عبارت سے ظاہر ہے کہ آنجناب نفوذ حکم و وجوب طاعت مین اولی ہین
ساتھہ مومنین کے اونکے نفوس سے اور ابن عباس و عطانے تصریح کی ہے کہ آنحضرت
جناب رسالتمآب دعوت فرمائین اونکو اور دعوت کرین اونکو اونکے نفس ساتھہ
کسی چیز کے پس طاعت جناب رسالتمآب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اولی ہے
طاعت سے اپنے نفسون کے- اور ابن زید نے کہا کہ آنجناب اولے ہین مومنین
سے اونکے نفسون سے اوس چیز مین کہ آنجناب حکم کرین ساتھہ اوسکے جیسا کہ تو
اولے ہے ساتھہ بندہ اپنے کے اپنے حکم مین اور نزول اس آیہ کا حق مین اون
لوگون کے کہ جہاد مین اپنے آبا و امہات سے اذن مانگتے تھے- نیز صریح ہے
کہ مراد اولے سے اولے بتصرف ہے واعجباہ کہ ایسی تفسیر صحیح کو شاہ صاحب نے
ملاحظہ نہ فرمایا ورنہ ابطال اس تفسیر کا نہ کرتے- اور یہہ تفسیر معالم التنزیل نہایت
مشہور و معروف و متداول بین الخواص والعوام ہے اور خود شاہ صاحب نے

اوسکے مصنف کی مدائح عظیمہ لکھے ہین۔
اور قاضی ناصر الدین عبد اللہ بن عمر بن محمد بن علے البیضاوی نے کہ یافعی نے مرۃ الجنان
مین انکو امام و اعلم علماء اعلام کہا ہے اور یہہ بہی کہا ہے کہ وہ صاحب تصانیف مفیدہ
محققہ و مباحث حمیدہ و مدققہ ہین وحسب افادہ عبری در منہاج الاصول حبر مدقق
و بحر محقق و جامع بین المعقول والمنقول و مبین قواعد فروع و اصول و اقضی القضاۃ
والحکام و اسوۃ افاضل الانام ہین تفسیر انوار التنزیل مین کہا ہے النبی اولے
بالمومنین من انفسھم فی الامور کلھا فانہ لا یامرھم ولا یرضے منھم
الا بما فیہ صلاحھم بخلاف النفس فلذلک الخلق فیجب علیھم ان یکون
احب الیھم من انفسھم وامرہ انفذ فیھم من امرھا وشفقتھم علیہ اتم من شفقتھم علیھا
روی انہ صلعم اراد غزوۃ تبوک فامر الناس بالخروج فقال ناس نستاذن
آبائنا وامھاتنا فنزلت انتھی۔ اس عبارت سے ساطع ولامع ہے کہ مراد آیہ النبی
اولی بالمومنین من انفسھم سے یہہ ہے کہ جناب رسالتماب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
اولے ہین ساتہہ مومنین کے اونکے نفسون سے جمیع امور مین لقضھا وقضیضھا
ونقیرھا وقطمیرھا کسواسطے کہ آنحضرت حکم نہین کرتے ہین مومنین کو اور راضی
نہین ہوتے ہین اونسے مگر ساتہہ اوسکے کہ جسمین صلاح اونکی ہے بخلاف نفس اور
چونکہ مراد اولویت جمیع امور مین ہے اسلیئے حقتعالے نے مطلقاً اولویت کو ذکر فرمایا
اور مقید بامرے از امور نفرمایا واطلاق دلیل عموم وشمول ہے اور ہرگاہ اولویت
آنحضرت کی جمیع امور مین ثابت ہوئی پس واجب ہے کہ آنحضرت دوست تر ہوں
بسوئے مومنین اونکے نفسون سے اور امر آنحضرت کا نافذ تر ہوئے اونمین امر نفوس
اونکے سے اور شفقت مومنین کی آنحضرت پر اتم ہووے شفقت اونکی سے اوپر نفوس
اپنی کے اور نزول اس آیہ کریمہ کا حقمین اون لوگون کے کہ حکم فرمایا تہا جناب رسالتماب

صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اونکو بجہاد غزوہ تبوک اور اونہون نے کہا کہ ہم طلب اذن کرتے ہین آباو امہات سے نیز دلیل واضح ہے کہ مراد اس آیہ سے اثبات اولویت آنحضرت در تصرف ولزوم اتباع وانقیاد ہے فللہ الحمد والمنۃ کہ بیان متانت عنوان علامہ بیضاوی سے یہی مراد ہماری واضح ہوئی - اب کیونکر یقین کرین بکہ در قرآن این لفظ جاے واقع شدہ کہ معنے اولی بتصرف درانجا اصلا مناسبت ندارد - کمال تعجب ہے کہ شاہ صاحب نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہی اولی بالتصرف کہتے ہوئے ڈرتے ہین - اور اولے کے معنے اس آیہ شریفہ مین بناتے ہین - اسمین کوئی نکوئی بات ضرور ہے ورنہ ابطال تفاسیر صحیحہ چہ معنی دارد - شاہ ولی اللہ صاحب ازالۃ الخفا مین فرماتے ہین - اند کے خاطر را باستقراء اشخاصی کہ مقتدای مسلمین اند وسلسلہ اہتدای ایشان بآن اشخاص میرسد وطوائف مسلمین بذکر خیر ایشان رطب اللسان اند ودر دفاتر تاریخ احوال ایشان ثبت می نمایند مشغول باید ساخت تا ظاہر شود کہ ایشان از چند جنس بیرون نیستند بادشاہان عادل کہ در اعلاء کلمۃ اللہ بجہاد اعداء اللہ واخذ جزیہ وخراج ید طولی پیدا کردہ اند وفتح بلندان وترویج ایمان بردست ایشان واقع شدہ تا مسلمانان از سایہ ایشان در کہف امان آسودہ اند واقامت حدود واحیای علوم دین از ایشان ظاہر شدہ ومحققین فقہا کہ حل معضلات فتوی واحکام نمودہ اند وعلماء از ایشان مستفید گشتہ تقلید ایشان پیش گرفتہ اند مانند فقہاے اربعہ وثقات محدثین کہ حفظ حدیث خیر البشر صلے اللہ علیہ وسلم نمودہ اند وصحیح را از سقیم ممتاز ساختہ اند مثل بخاری ومسلم وامثالہما وکبار مفسرین کہ تفسیر قرآن عظیم وشرح غریب وبیان توجیہ وذکر اسباب نزول نمودہ اند ودرین باب گوے مسابقت از اقران خود ربودہ اند مانند واحدی وبغوی وبیضاوی وغیرہم انتہی پس حسب تصریح شاہ ولی اللہ صاحب معلوم ہوا کہ واحدی وبغوی وبیضاوی

کبار مفسرین ہین کہ تفسیر قرآن عظیم و شرح غریب و بیان توجیہ و ذکر اسباب نزول کیا ہے اور گوی سبقت اقران سے لیگئے ہین اور مقتدای مسلمین ہین و سلسلہ اسنادے ایشان باوشان پہونچتا ہے و طوائف مسلمین اونکے ذکر خیر مین رطب اللسان ہین اور دفاتر تاریخ مین اونکا ثبت کرتے ہین۔ شاہ ولی اللہ صاحب نے اکتفا اوپر انہین تینون کے کیا اور کسی اور کا نام زبان پر نہ لائے۔ ایسی تفسیر صحیح کو بلا شاہد و بینہ و برہان محض طلاقت لسانی سے باطل کرتے ہین اور ہتک حرمت ایسے کبار مفسرین سے کہ والد ماجد اونکے یہہ سب اغراق اونکی مدح مین رکہتے ہین دقیقہ نہین چہوڑتے ہین۔ ان ہذا لشئ عجیب۔ بلاحظہ تفسیر کشاف علامہ زمخشری و تفسیر کبیر رازی و مدارک التنزیل احمد نسفی و دیگر تفاسیر معتبرہ سے بہی یہی مطلب نکلتا ہے جو ثابت ہوا علامہ جار اللہ ابو القاسم محمود بن عمر زمخشری نے کشاف مین کہ سیوطی نے نواہد الابکار علی ما فی کشف الظنون مین مدح کتاب و مصنف کی بعد ذکر قدمائے مفسرین ساتہہ ان کلمات بلیغہ کے کی ہے ثم جائت فرقۃ اصحاب النظر فی علوم البلاغۃ التی بہا یدرک وجہ الاعجاز و صاحب الکشاف ہو سلطان ہذہ الطریقۃ فلہذا طار کتابہ فی اقصی المشرق والمغرب ولما علم مصنفہ انہ بہذا الوصف قد تحلی قال یحدث بنعمتہ ربہ وشکرا ان التفاسیر فی الدنیا بلا عدد ولیس فیہا العمری مثل کشافی ✤ ان کنت تبغی الہدی فالزم قرائتہ ✤ فالجہل کالداء والکشاف کالشفی ✤ فقد نبہ فی خطبتہ مشیرا الی ما یجب فی ہذا الباب من الاوصاف ولقد صدق وبر ورسخ نظامہ فی القلوب وقر انتہی کہا ہے النبی اولی بالمومنین فی کل شئ من امور الدنیا والدین من انفسہم و لہذا اطلق ولم یقید فیجب علیہم ان یکون احب الیہم من انفسہم وحکمہ انفذ علیہم من حکمہا وحقہ اثر لدیہم من حقوقہا

وشفقتهم علیه اقدم من شفقتهم علیها وان یبذلوها دونه ویجعلوها فداءه اذا اعضل خطب ووقاءة اذا لقحت حرب وان لا یتبعوا ماتدعوهم الیه نفوسهم ولا ما تصرفهم عنه ویتبعوا کلما دعاهم الیه رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم وصرفهم عنه۔ الخ

اور عبد اللہ بن احمد نسفی نے مدارک التنزیل میں کہا ہے النبی اولی بالمومنین من انفسهم ای احق بهم فی کل شئی من امور الدین والدنیا وحکمه انفذ علیهم من حکمها فعلیهم ان یبذلوا انفسه دونه ویجعلوها فداءه اوهو اولی بهم ای أرأف بهم واعطف علیهم وانفع لهم۔

اور محمد بن احمد خطیب شربینی اپنی تفسیر مسمی بسراج منیر میں کہتے ہیں ولما نهی تعالی عن التبنی وکان النبی صلی اللہ علیه وسلم قد تبنی زید بن الحارثه مولاه لما اختاره علی ابیه وعمه کما مر علل تعالی النهی فیه بالخصوص بقوله تعالی دالا علی ان الامر اعظم من ذلک النبی ای الذی ینبئه اللہ تعالی بدقائق الاحوال فی بدائع الاقوال ویرفعه دائما فی مراقی الکمال ولا یرید ان یشغله بولد ولا مال اولی بالمومنین ای الراسخین فی الایمان فغیرهم اولی فی کل شئی من امور الدین والدنیا لما حازه من الحضرة الربانیة من انفسهم فضلا عن آبائهم فی نفوذ حکمه فیهم ووجوب طاعته علیهم۔ روی ابو هریرة رضی اللہ عنه ان النبی صلی اللہ علیه وسلم قال ما من مومن الا وانا اولی الناس فی الدنیا والآخرة اقرأ وان شئتم۔ النبی اولی بالمومنین من انفسهم فای مومن ترک مالا فلیرثه عصبته من کانوا فان ترک دینا اوضیاعا فلیأتنی فانا مولاه۔ وعن جابر انه صلی اللہ علیه وسلم کان یقول انا اولی بکل مومن من نفسه فایما رجل مات وترک دینا فالی ومن ترک مالا فهو

لورثته- وعن ابی هریرة قال کان المؤمن اذا توفی فی عهد رسول الله صلے الله علیه وسلم یسأل هل علیه دین فان قالوا نعم قال هل ترك وفاء لدینه فان قالوا نعم صلے الله علیه وان قالوا لا قال صلوا علے صاحبکم وانما لم یصل علیه صلے الله علیه وسلم او کان فیهما اذا لم یترك وفاء لان شفاعته صلے الله علیه وسلم لا ترد وقد ورد ان نفس المؤمن محبوسة عن مقامها الکریم مالم یوف دینه وهو محمول علے من قصر فی وفائه فی حال حیاته اما من لم یقصر بفقره مثلا فلا کما اوضحت ذلك فی شرح المنهاج فی باب الرهن وانما کان صلے الله علیه وسلم اولی بهم من انفسهم لانه لا یدعوهم الا الی العقل والحکمة ولا یامرهم الا بما ینجیهم وانفسهم ربما تدعوهم الی الهوی والفتنة فتامرهم بما یردیهم فهو یتصرف الاٰباء بل اعظم بهذا السبب الربانی فلا فی حاجة الی السبب الجسمانی-

اس عبارت سے ظاہر ہے کہ جناب رسالتماب صلے الله علیه وآله وسلم اولی ہین مومنین یعنے راسخین فی الایمان سے بہ جا غیر ایشان ہر شی مین امور دین ودنیا سے بسبب اسکے کہ آنحضرت نے حیازت از حضرت ربانیه فرمائی وآنجناب اولی ہین نفسہاے مومنین سے بہ جا آباے ایشان نفوذ حکم مین و وجوب طاعت آنجناب اوپر اونکے- اور نیز اس عبارت سے ظاہر ہے کہ حدیث ابو ہریرہ ہم مثبت اولویت آنحضرت بتصرف ہے والا اسکا ذکر اس جگہہ کوئی وجہ نہین رکہتا اور نیز اوس سے توجیہ وجہہ اولویت آنحضرت بمومنین از نفسہاے شان کہ وہ بہی مثبت اولویت آنحضرت بتصرف ہے بکمال وضوح وظہور لائح وظاہر ہے حیث قال وانما کان صلے الله علیه وسلم اولی بهم من انفسهم لانه لا یدعوهم الا الی العقل والحکمة الخ- اور نیز اس عبارت سے ظاہر ہے کہ در صورت تعلق

بقصہ تبنی بہی حمل اوسکا منافات اوپر اولویت تصرف کے نہین رکہتا بلکہ اس صورت مین جواب وسوال مقدر ہے اور مناسبت اوسکے ساتہہ اس قصہ کی بہی ظاہر ہے۔

اور ولی الدین ابوزرعہ احمد بن عبد الرحیم بن الحسین العراقی نے اپنے والد کی شرح احکام مین شرح حدیث اول مین کتاب الفرائض سے کہے یہ ہے۔

عن همام عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلے الله علیه وسلم انا اولی الناس بالمومنین فی کتاب الله عزوجل فایکم ماترك دنیا او ضیعة فادعولی فانا ولیه وایکم ماترك مالا فلیورث عصبته من کان کہا ہے فیه فوائد الاولی اخرجه المسلم من هذا الوجه عن محمد بن رافع عن عبد الرزاق واخرجه الائمة الستة خلا ابا داود من طریق الزهری عن ابی سلمة عن ابی هریرة ان رسول الله صلے الله علیه وسلم کان یؤتی بالرجل المتوفی علیه الدین فیسال هل ترك لدینه فضلا فان حدث انه ترك لدینه وفاء والا قال للمسلمین صلوا علے صاحبکم فلما فتح الله علیه الفتوح قال انا اولی بالمومنین من انفسهم فمن توفی من المومنین فترك دینا فعلے قضاءه ومن کان ترك مالا فلورثته هذا لفظ البخاری وقال الباقون قضاید ل فضلا وکذا هو عند بعض رواة البخاری واخرجه الشیخان وابو داؤد من روایة ابی حازم عن ابی هریرة بلفظ من ترك مالا فلورثته ومن ترك کلا فالینا وفی لفظ مسلم ولیته واخرج البخاری والنسائی من روایة ابی صالح عن ابی هریرة بلفظ انا اولی بالمومنین من انفسهم فمن مات وترك مالا فماله لموالیه العصبة ومن ترك کلا او ضیاعا فانا ولیه فلادعی له واخرجه البخاری من روایة عبد الرحمن بن ابی عمرة عن ابی هریرة بلفظ

ما من مومن الّا و انا اولی الناس بہ فی الدنیا و الآخرۃ اقرأوا ان شئتم النبی
اولی بالمومنین من انفسهم فایما مومن مات و ترک مالاً فلیرثه عصبته
من کانوا و من ترک دینا او ضیاعاً فلیأتنی فانا مولاہ و اخرجه مسلم من روایة
ابی الزناد عن الاعرج عن ابی هریرۃ بلفظ والذی نفس محمد بیدہ ان علی
الارض من مومن الّا و انا اولی الناس به فایکم ما ترک دینا او ضیاعا فانا مولاہ
وایکم ما ترک مالاً فالی العصبته من کان الثانیة قوله انا اولی الناس بالمومنین
انا قید ذلک بالناس لان الله تعالی اولی بهم منه و قوله فی کتاب الله عزوجل
اشارۃ الی قوله تعالی النبی اولی بالمومنین من انفسهم و قد صرح بذلک فی
روایة البخاری من طریق عبد الرحمن بن ابی عمرۃ کما تقدم فان قلت الذی
فی الآیة الکریمة انه اولی بهم من انفسهم و دل الحدیث علی انه اولی بهم
من سائر الناس ففیه زیادۃ قلت اذا کان اولی بهم من انفسهم فهو اولی
بهم من لقبة الناس من طریق الاولی لان الانسان اولی بنفسه من غیرہ
فاذا تقدم النبی صلے الله علیه وسلم علی النفس فتقدمه فی ذلک علی الغیر من
طریق الاولی و حکے ابن عطیة فی تفسیرہ عن بعض العلماء العارفین انه
قال هو اولی من انفسهم لان انفسهم تدعوهم الی الهلاک و هو یدعوهم
الی النجاۃ قال ابن عطیة و یوئد هذا قوله علیه الصلوۃ والسلام انا آخذ
بحجزکم عن النار و انتم تقحمون فیها تقحم الفراش الثالثة یترتب علی کونه
علیه الصلوۃ والسلام اولی بهم من انفسهم انه یجب علیهم ایثار طاعته
علی شهوات انفسهم وان شق ذالک علیهم وان یحبوہ اکثر من محبتهم لانفسهم
ومن هنا قال النبی صلے الله علیه وسلم لا یومن احدکم حتی اکون احب الیه
من ولدہ و والدہ والناس اجمعین و فی روایة اخری من اهله و ماله

والناس اجمعین وھو فی الصحیحین من حدیث انس ولما قال له عمر رضی الله عنه لانت احب الی من کل شئ الا نفسی قال له لا والذی نفسی بیدہ حتی اکون احب الیك من نفسك فقال له عمر فان الآن والله لانت احب الی من نفسی فقال النبی صلے الله علیه وسلم الآن یا عمر رواہ البخاری فی صحیحه قال الخطابی لم یرد به حب الطبع بل اراد حب الاختیار لان حب الانسان نفسه طبع ولا سبیل الی قلبه قال فمعناہ لا تصدق فی حبی حتی تفنی فی طاعتی نفسك وتوثر رضائی علی اھوائك وان کان فیه ھلاکك الرابعة استنبط اصحابنا الشافعیة من ھذہ الآیة الکریمة ان له علیه الصلوة والسلام ان یاخذ الطعام والشراب من مالکھما المحتاج الیھما اذا احتاج علیه الصلوة والسلام الیھما وعلی صاحبھما البذل ویفدی بمھجته مھجة رسول الله صلے الله علیه وسلم وانه لو قصدہ علیه الصلوة والسلام ظالم لزم من حضرہ ان یبذل نفسه دونه وھو استنبا واضح ولم یذکر النبی صلے الله علیه وسلم عند نزول ھذہ الآیة ماله فی ذلك من الحظ وانما ذکر ما ھو علیه فقال وایکم ما ترك دینا او ضیاعا فادعونی فانا ولیه وترك حظه فقال وایکم ما ترك مالا فلیورث عصبته من کان۔

اس عبارت سے بھی بوجوہ عدیدہ صحت استفادہ اولویت جناب رسالتماب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بتصرف آیہ کریمہ سے ظاہر ہے - اور علامہ بدرالدین ابو محمد محمود بن احمد العینی نے عمدۃ القاری میں شرح میں قولہ وانا اولی به فی الدنیا و الاخرۃ کے کہا ہے یعنی احق واولی بالمومنین فی کل شئ من امور الدنیا والاخرۃ من انفسھم ولھذا اطلق ولم یعین فیجب علیھم امتثال اوامرہ واجتناب نواھیه اس عبارت سے ظاہر ہے کہ مراد قول جناب رسالتماب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مامن مومن الا وانا اولی به فی الدنیا والاخرۃ سے کہ اوسکی صحت پر

استدلال آیہ النبی اولی بالمومنین من انفسہم سے فرمایا یہہ ہے کہ آنجناب احق واولے ہین ہر شے مین امور دنیا وآخرت سے اونکے نفسون سے اور چونکہ مراد اولویت جمیع امور مین ہی آنحضرت نے اولویت اپنی مطلقا بیان فرمائی اور تعین اوسکا نکیا پس واجب ہے مومنین پر امتثال اوامر واجتناب نواہی آنحضرت پس اس بیان سے علامہ عینی کے کہ اعیان جہاندہ محققین سنیہ سے ہین مثل بیان دیگر اکابر ائمہ سنیہ کے ثابت ہوا کہ آیہ النبی اولی بالمومنین من انفسہم حسب ارشاد جناب رسالتمآب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم دلالت اوپر اولویت آنحضرت کے تمام امور دنیا وآخرت مین اور وجوب امتثال اوامر واجتناب نواہی آنحضرت کے رکہتے ہے پس ادعائے جناب شاہ صاحب کہ معاذ اللہ اولویت بتصرف اصلا مناسبت بآیہ ندارد رد صریح بر حضرت بشیر و نذیر و تغییر کلام ایزد قدیر ہے — اور شہاب الدین احمد بن محمد الخطیب القسطلانی نے ارشاد الساری مین کتاب تفسیر مین کہا ہے۔

النبی اولی بالمومنین فی الامور کلہا من انفسہم - من بعضہم ببعض فی نفوذ حکمہ و وجوب طاعتہ علیہم و قال ابن عباس وعطا یعنی اذا دعاہم النبی صلے اللہ علیہ وسلم و دعتہم نفوسہم الی شئ کانت طاعۃ النبی صلے اللہ علیہ وسلم اولی بہم من طاعۃ انفسہم - انتہی وانما کان ذلک لانہ لا یامرہم ولا یرضی الا بما فیہ صلاحہم ونجاحہم بخلاف النفس وقولہ النبی الی آخرۃ ثابت فی روایۃ ابی ذر فقط وبہ قال حدثنی بالافراد ابراہیم بن المنذر القرشی الحزامی قال حدثنا محمد بن فلیح بضم الفاء وفتح اللام آخرہ حاء مہملۃ مصغرا قال حدثنا ابی فلیح بن سلیمان الخزاعی عن ہلال بن علی العامری المدنی وقد ینسب الی جدہ اسامۃ عن عبد الرحمن بن ابی عمرۃ بفتح العین وسکون المیم الانصاری البخاری بالجیم قیل ولد فی عہدہ صلی اللہ

علیه وسلم وقال ابن ابی حاتم لیست له صحبة عن ابی هریرة رضی الله عنه عن النبیّ صلی الله علیه وسلم انه قال ما من مومن الّا وانا اولی الناس به ای احقهم به فی کل شئ من امور الدنیا والآخرة وسقط کالبی ذم لفظ الناس اقرؤا ان شئتم قوله عزّ وجلّ النبیّ اولی بالمومنین من انفسهم استنبط من الآیة انه لو قصده علیه السلام ظالم وجب علی الحاضر من المومنین ان یبذل نفسه دونه۔ الخ۔

اس عبارت سے بچند وجہ صحت تفسیر امامیہ اثنا عشریہ ظاہر ہوتی ہے اول یہہ کہ تفسیر مین آیہ النبیّ اولی بالمومنین من انفسہم کے کہ عنوان مین مذکور ہے کہا ہے بالمومنین اولی فی الامور کلہا یعنے نبی اولے ہے ساتہہ مومنین کے تمام امور مین وکلیت امور اولا استفادہ ہے لفظ الامور سے کہ جمع محلے باللام ہے اور بعد ازین لفظ کلہا نص صریح ہے اوسپر اور ہرگاہ آنحضرت جمیع امور مین اولے ہین اولویت بتصرف بالبداہتہ ثابت ہوئی۔ دوم آنکہ قول فی نفوذ حکمہ و وجوب طاعتہ علیہم صریح ہے کہ آنحضرت اولے ہین اسواسطے کہ حکم آنحضرت کا نافذ ہے اور طاعت آنحضرت کی مومنین پر واجب و ہذا ہوا لاولویۃ بالتصرف سوم آنکہ جو ابن عباس اور عطا سے اس آیہ کی تفسیر مین نقل کیا ہے کہ ہرگاہ دعوت کرین اونکو یعنے مومنین کو نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور دعوت کرین نفس اونکی اونکو ساتہہ کسی چیز کے پس طاعت نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اولی ہوگی ساتہہ اونکی طاعت نفسون اونکی سے دلیل صریح ونص واضح ہے کہ آیہ کریمہ دلالت اولویت تصرف پر رکہتی ہے چہارم آنکہ قول آنحضرت اعنی ما من مومن الّا وانا اولی الناس بہ دلالت صریح رکہتا ہے اسپر کہ مراد ارشاد جناب رسالتمآب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ اوسہر ساتہہ آیہ کریمہ کے استدلال فرمایا ہے یہہ ہے

کہ آنحضرت احق ہین ساتھہ ہر مومن کے ہر شئی مین امور دنیا و آخرت سے - اور علامہ سیوطی نے بہی احادیث دالّہ بر اولویت آنجناب بتصرف اس آیہ کے تفسیر مین نقل کئے ہین - حیث قال فی الدر المنثور قوله تعالیٰ النبی اولیٰ بالمومنین من انفسهم اخرج البخاری وابن جریر وابن ابی حاتم وابن مردویه عن ابی هریرة رضی الله عنه عن النبی صلے الله علیه وسلم قال ما من مومن الا وانا اولی الناس به فی الدنیا والاخرة اقرأوا ان شئتم النبی اولی بالمومنین من انفسهم فایما مومن ترك مالاً فلیرثه عصبة من کانوا فان ترك دینا اوضیاعاً فلیاتنی فانا مولاه واخرج الطیالسی وابن مردویه عن ابی هریرة قال کان المومن اذا توفی فی عهد رسول الله م فاتی به النبی سأل هل علیه دین فان قالوا نعم قال هل ترك وفاءً لدینه فان قالوا نعم صلے علیه وان قالوا لا قال صلوا علے صاحبکم فلما فتح الله علینا الفتوح قال انا اولی بالمومنین من انفسهم فمن ترك دینا فالیّ ومن ترك مالاً فللوارث واخرج احمد وابوداؤد وابن مردویه عن جابر رضی الله عنه عن النبی صلے الله علیه وسلم انه کان یقول انا اولی بکل مومن من نفسه فایما رجل مات وترك دینا فالیّ ومن ترك مالاً فهو لوارثه واخرج ابن ابی شیبة النسائی عن بریدة رضی الله عنه قال غزوت مع علے الیمن فرأیت منه جفوة فلما قدمت علے رسول الله صلے الله علیه وسلم ذکرت علیاً فتنقصته فرأیت وجه رسول الله صلے الله علیه وسلم تغیر وقال یا بریدة الست اولی بالمومنین من انفسهم قلت بلی یا رسول الله قال من کنت مولاه فعلے مولاه - انتهی -

اس عبارت سے یہہ بہی ظاہر ہوا کہ فقرہ الست اولی بالمومنین من انفسهم

حدیث من کنت مولاہ فعلے مولاہ مین واسطے اوسی معنے کے ہے کہ آیہ مین مستعمل ہے ورنہ سیوطی کسواسطے ایسی حدیث کو کہ مشتمل او سپر نہو ذیل تفسیر اس آیہ مین نقل کرتے۔

امّا بیان اس معنے کا کہ فقرہ الست اولے بالمومنین من انفسہم دلیل ہے اوپر اسکے کہ مراد مولی سے وہی معنے ہے کہ جو مراد ہے اس فقرہ سے بہ چند وجہ ہے اول یہہ کہ کمال الدین محمد بن عبدالواحد المعروف بابن الہمام نے فتح القدیر شرح ہدایہ مین کہا ہے۔ قولہ وطلاق الامۃ ثنتان حرا کان زوجہا او عبدا وطلاق الحرۃ ثلثۃ حرا کان زوجہا او عبدا وقال الشافعی رحمہ اللہ علیہ عدد الطلاق معتبر بالرجال فاذا کان الزوج عبدا وھی حرۃ حرمۃ علیہ بتطلیقتین وان کان ھو حرا وھی امۃ لاتحرم علیہ الا بثلث الی ان قال وبقول الشافعی قال مالک واحمد وھو قول عمر وعثمان وزید بن ثابت رضی اللہ عنہم وبقولنا قال الثوری وھو مذہب علی وابن مسعود لہ ماروی عنہ علیہ الصلوۃ والسلام الطلاق بالرجال والعدۃ بالنساء قابل بینہما واعتبار العدۃ بالنساء من حیث العدد فکذا ما قوبل بہ تحقیقا للمقابلۃ فانہ احسن من ان یراد بہ الایقاع بالرجال ولانہ معلوم من قولہ تعالی فطلقوھن لعدتہن وفی موطاء مالک رح ان نفیعا مکاتبا لام سلمۃ زوج النبی علیہ الصلوۃ والسلام او عبدا کان تحتہ امراۃ حرۃ فطلقہا ثنتین ثم اراد ان یراجعہا فامرہ ازواج النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان یاتی عثمان رض فیسألہ عن ذلک فلقیہ عند الدرج اخذا بید زید بن ثابت فسالہما فابتدراہ جمیعا فقالا حرمت علیک ولنا قولہ علیہ الصلوۃ والسلام طلاق الامۃ ثنتان وعدتہا

حیفستان رواہ ابو داؤد والترمذی وابن ماجۃ والدارقطنی عن عائشۃ
ترفعہ وھو الراجح الثابت بخلاف ما رواہ وما مھد من معنے المقابلہ فانہ فرع
صحۃ الحدیث او حسنہ ولا وجود لہ حدیثا عن رسول اللہ علیہ الصلوٰۃ و
السلام بطریق یعرفنو قال الحافظ ابو الفرج ابن الجوزی موقوف علے ابن عباس
فقیل من کلام زید بن ثابت وحدیث الموطا موقوف علیہ وعلے عثمان وھو
لا یری تقلید الصحابی والالزام انما یکون بعد الاستدلال کان حقیقۃ
نقض مذھب الخصم بما لا یعتقدہ الملزم صحیحا والا یکون نقض مذھب
خصمہ فقط فلا یوجب صحۃ مذھب نفسہ الا بطریق عدم القائل بالفصل
وھذا لا یکون الا اذا کان ما نقض بہ مما یعتقدہ صحیحا وھو منتف عندہ
سف مذھب الصحابی فھو فی معتقدہ غیر منقوض فلم یثبت لمذھبہ دلیل
یقاوم ما رونیا۔

اس عبارت سے ظاہر ہے کہ حضرت شافعی نے بحدیث الطلاق بالرجال والعدۃ
بالنساء بسبب مقابلہ ہر دو فقرہ کے احتجاج کیا اسپر کہ جو اعتبار عدۃ بنساء من
حیث العدد ہے چاہیئے کہ اعتبار طلاق برجال بہی من حیث العدد ہو پس
ہرگاہ حسب افادہ حضرت شافعی اتحاد معناے متقابلین لازم ہو حدیث غدیر
تمہیں بہی اتحاد معنئے من کنت مولاہ فعلی مولاہ بالست اولی بالمؤمنین
من انفسہم کہ ہر دو متقابل ہین لازم و واجب ہوگا فخر رازی نے رسائل شافعی
مین تخطیہ شافعی کو ناجائز و حرام بلکہ سبب ایذاے خدا و رسول و ملعونیت دنیا
و آخرت مین گردانا ہے پس غلط حضرت شافعی اس استدلال مین کوئی نہین
کہہ سکتا دوم یہہ کہ روایات عدیدہ مین حرف فا فقرہ من کنت مولاہ فعلی مولاہ
مین موجود ہے پس حرف فا صراحۃ دلالت رکہتا ہے کہ یہہ کلام متفرع ہے کلام

سابق پر روایت احمد حنبل مین ابن نمیر سے مذکور ہے فقال ایھا الناس الستم تعلمون انی اولی بالمومنین من انفسھم قالوا بلی قال فمن کنت مولاہ فعلی مولاہ اور روایت احمد حنبل مین عفان بن مسلم سے مسطور ہے فقال الستم تعلمون اولستم تشھدون انی اولی بکل مومن من نفسہ قالوا بلے قال فمن کنت مولاہ فعلی مولاہ اور خصائص نسائی مین بروایت قتیبہ بن سعید مسطور ہے ثم قال الستم تعلمون انی اولی بکل مومن ومومنۃ من نفسہ قالوا بلے نشھد لانت اولی بکل مومن من نفسہ قال فانی من کنت مولاہ فھذا مولاہ واخذ بید علےؑ اور ابن کثیر نے اپنی تاریخ مین نقلا عن ابی یعلی وحسن بن سفیان ذکر کیا فقال الست اولی بکل امرء من نفسہ قالوا بلے قال فان ھذا مولا من انا مولاہ اللھم وال من والاہ وعاد من عاداہ اور نیز تاریخ ابن کثیر مین بروایت عبید اللہ بن عمر قواریری مذکور ہے قالوا نشھد انا سمعنا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یقول یوم غدیر خم الست اولے بالمومنین من انفسھم وازواجی امھاتھم قلنا بلی یا رسول اللہ قال فمن کنت مولاہ فعلے مولاہ اور جواہر العقدین علے سمہوی مین بروایت حذیفہ بن اسید الغفاری کہ طبرانی سے معجم کبیر وضیا مقدسی سے مختارہ مین نقل کیا ہے مذکور ہے یا ایھا الناس ان اللہ مولائی وانا مولی المسلمین وانا اولی بھم من انفسھم فمن کنت مولاہ فھذا مولاہ یعنی علیاًؑ اللھم وال من والاہ وعاد من عاداہ اور کنز العمال مین نقلا عن ابن جریر مذکور ہے عن میمون ابی عبد اللہ قال کنت عند زید بن ارقم فجاء رجل فسئال عن علے فقال کنا مع رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فے سفر بین مکۃ والمدینۃ فنزلنا مکانا یقال لہ غدیر خم فاذن الصلوۃ جامعۃ فاجتمع الناس فحمد اللہ واثنی علیہ ثم قال یا ایھا الناس الست اولی بکل مومن ومومنۃ من نفسہ قلنا بلے یا رسول اللہ نحن نشھد انک

اولی بکل مومن من نفسه قال فانی من کنت مولاہ فهذا مولاہ فاخذ بید علیؑ
ولا اعلمه الا قال اللهم وال من والاہ وعاد من عاداہ اور نیز کنز العمال مین
نقلا عن الطبرانی مذکور ہے عن زید بن ارقم قال نشدد علی الناس من سمع رسول الله
صلی الله علیه وسلم یقول یوم غدیر خم الستم تعلمون انی اولی بالمومنین
من انفسهم قالوا بلی قال فمن کنت مولاہ فعلیؑ مولاہ اور فضائل الصحابه
عبد الکریم سمعانی مین منقول ہے فقال الست اولی بالمومنین من انفسهم
ثم قال رسول الله صلی الله علیه وسلم فان هذا مولی من انا مولاہ اور
وسیلة المتعبدین ملا عمر علی مین مذکور ہے ثم قال الست اولی بالمومنین من
انفسهم قالوا بلی قال فان هذا مولی من انا مولاہ اور مفتاح النجا میرزا محمد
مین نقلا عن الطبرانی والحکیم الترمذی بروایت ابو الطفیل مذکور ہے ثم قال یا ایها
الناس ان الله مولائی وانا مولی المومنین وانا اولی بهم من انفسهم فمن
کنت مولاہ فهذا علیؑ مولاہ اور خود حضرت شاہ صاحب اعتراف کرتے ہین
وابن لفظ پیغمبر که الست اولی بالمومنین من انفسهم ماخوذ از آیت قرآنی است
واز همین راہ او را از مسلمات اہل اسلام قرار دادہ تفریع حکم آیندہ فرمودند
اور ہرگاہ متفرع ہونا حکم من کنت مولاہ فعلیؑ مولاہ حکم سابق پر ثابت ہوا
اور واضح ہوا کہ مراد مولی سے حکم لاحق مین وہی ہے کہ مراد ہے اولی سے حکم
سابق مین۔ جناب شاہ عبد العزیز صاحب باب فقهیات مین فرماتے ہین
وانچه گویند که فما استمتعتم به منهن فاتوهن اجورهن فریضة در حق
متعه نازل است محض غلط است و روایت این از عبد الله بن مسعود رض و دیگر صحابه
محض افترا است اگرچه در تفاسیر غیر معتبرہ اہل سنت نقل میکنند زیرا که خلاف
نظم قرآنی ست و ہر تفسیر که خلاف نظم قرآنی باشد گو روایت از صحابی کنند مسموع

ومقبول نیست زیراکہ حقتعالے اول محرمات رابیان فرمودہ است قولہ تعالے
حرمت علیکم امہاتکم الی قولہ والمحصنات من النساء الا ما ملکت ایمانکم
باز میفرماید واحل لکم ما وراء ذالکم یعنے ما سوائے این محرمات بر شما حلال کردہ
شد لیکن باین شروط کہ ان تبتغوا باموالکم یعنے مال خود را خرچ کنید در مہر و
نفقہ پس تحلیل فروج واعادہ آن ازین شرط باطل شد زیراکہ سودائے مفت
است باز فرمود کہ محصنین غیر مسافحین یعنے درانحالت کہ آن زنان را
خاص کنید برائے خود ومحافظت کنید تا بدیگری ربط پیدا نہ کنند نہ آنکہ محض قضائے
شہوت منظور دارید وآب خود ریختن واد عیتہ سے را خالی کردن قصد نمائید
پس متعہ ازین شرط باطل شد زیراکہ در متعہ احتیاط واختصاص اصلا منظور
نمی باشد زن متعہ را ہمین معمول است کہ ہر ماہ بایاری وہر سال در کنار ہی
باز بر حل نکاح متفرع میفرماید فما استمتعتم بہ منہن الآیہ۔ یعنے چون در نکاح
مہر مقرر گردید پس اگر متمتع شدید بدخول و وطی پس تمام مہر لازم شود بر شما والا
نصف مہر واین آیہ را از ما قبل خود قطع کردن و بر ابتدا حمل نمودن صریح باعتبار
عربیت باطل است زیراکہ حرف فا منع میکند از قطع وابتدا ومربوط می سازد
ما بعد را بما قبل انتہی۔
اس عبارت سے ظاہر ہے کہ حرف فا باعتبار عربیت کے دلیل صریح ہے لصدق ما بعد
ساتھہ ما قبل کے اور حمل ما بعد کا اوسی معنے پر لازم ہے کہ جو مراد ہے ما قبل سے اور
قطع ما بعد کا ما قبل سے اور حمل اوسکا اوپر ابتدا کے جائز نہین ہے فللہ الحمد والمنۃ
کہ باین افادہ شاہ صاحب ثابت ہوا کہ حمل فمن کنت مولاہ فعلے مولاہ کا
معنائے سابق پر کہ یہہ کلام اوپر اوسکے متفرع ہے اعنی الست اولی بالمؤمنین
من انفسہم واجب ولازم ہے اور قطع فمن کنت مولاہ فعلے مولاہ ما قبل سے

اور حمل اوسکا ابتدا پر باطل صریح ہے باعتبار عربیت کہ حرف فا منع کرتاہے قطع وابتدا سے اور مربوط کرتا ہے مابعد کو ساتھہ ماقبل کے پس قطع وفصل فمن کنت مولاہ فعلے مولاہ از ماقبل وحمل آن بر عدم وصل صراحۃً باطل ہے اور بکمال حیرت ہے کہ شاہ صاحب نے افادہ اپنے کو کہ بسبب اوسکے زعم ابطال ثبوت جواز متعہ آیہ کریمہ سے زعما وشقاقا لاکابر الصحابۃ کیا ہے حدیث غدیر مین نسیا منسیا فرمایا اور اصلا لحاظ طرف اوسکے نہ کیا اور نہ دریافت کیا کہ یہہ قاعدہ ممہدہ اونکا تمام تاویلات حضرات سنیہ کو کہ مدار سبکا اوپر قطع فمن کنت مولاہ فعلے مولاہ کے ماسبق سے وحمل کرنے اوپر ابتدا کے ہے بالیغ وجوہ مستاصل کرتا ہے اور مقصود امامیہ اثنا عشریہ کو منصبہ بکمال ثبوت وظہور پر پہونچاتا ہے اور پر ظاہر ہے کہ بر تقدیر حمل آیہ کریمہ فما استمتعتم بہ منھن الآیہ۔ جواز متعہ پر کہ موافق ارشادات صحابہ عظام کے ہے بکما شرح نے تشیید المطاعن والفوائد الحیدریۃ ہرگز قطع وفصل آیہ کا ماقبل سے لازم نہین آتا ہے کہ متعہ بہی قسمے از نکاح ہے نہایت تعجب ہے کہ دلالت آیہ فما استمتعتم بہ منھن الآیہ۔ کو اوپر جواز متعہ کے کہ موافق افادات اکابر صحابہ اعیان ہے بتوہم لزوم فصل وقطع بذکر قاعدہ عربیت منع کرتے ہین اور اسی قاعدہ کو حدیث غدیر مین پس پشت ڈالدیا اور بجزم وقطع مستعد فصل وقطع پر فمن کنت مولاہ فعلے مولاہ کے ماقبل سے ہوئے اور اصرار رعایت وصل مابعد بماقبل نہین کی اور مخالفت صحابہ سے کہ اونہون نے اوپر اتصال والتساق کے حمل کیا ہے اور اثبات امامت جناب امیر علیہ السلام اوس سے کیا ہے کچہہ خوف نہ کیا پس کیا خوب بات ہے کہ دونون مقام پر مخالفت صحابہ سے نہین چوکتے ایک جگہہ رعایت قاعدہ عربیت کو سبب مخالفت صحابہ قرار دیا ہے حالانکہ زعم مخالفت محض توہم ہے اور جس جگہہ اس قاعدہ کو

فہم صحابہ کے ساتہہ موافق پایا اوس جگہہ دونون کو ترک کیا۔ سوم یہہ کہ سبط ابن الجوزی نے کہ افادہ اونکے سے شاہ عبدالعزیز صاحب نے طعن ششم کے جواب مین احتجاج واستدلال کیا ہے اور حسب افادہ فاضل رشید الیضاح مین کہ ائمہ دین وقدماے معتمدین سے نزدیک اہل سنت کے ہین بہ فقرہ الست اولے بالمومنین من انفسہم۔ استدلال کیاہے کہ مراد مولے سے اولی ہے چہارم یہہ کہ سید شہاب الدین احمد نے تائید ارادہ یعنے سید از مولی کہ بعض اہل علم سے نقل کیاہے بہ فقرہ الستم تعلمون انی اولی بالمومنین من انفسہم کے ہے اور بتصریح تمام کہاکہ تصدیر اس قول یعنے حدیث غدیر کی بقول آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم الستم تعلمون انّی اولی بالمومنین تائید این قول یعنے ارادہ سید از لفظ مولے کرتی ہے کتاب توضیح الدلائل علے ترجیح الفضائل مین بعد ذکر حدیث غدیر کے کہاہے وسمعت بعض اہل العلم یقول معناہ من کنت سیدہ فعلے سیدہ مضی قولہ وتصدیر القول بقولہ صلے اللہ علیہ وبارک وسلم الستم تعلمون انّی اولی بالمومنین یؤید ھذا القول واللہ سبحانہ اعلم پس حسب افادہ شہاب الدین واضح ہوا کہ فقرہ سابقہ دلیل ہے اسپر کہ مراد مولی سے قول آنحضرت من کنت مولاہ فعلے مولاہ مین وہی ہے کہ مراد ہے فقرہ الستم تعلمون انّی اولی بالمومنین واللہ الحمد علے ذلک پنجم یہہ کہ حسام الدین سہارنپوری نے کتاب مرافض مین کہاہے ونیز چنانچہ صدر حدیث قرینہ ایست کہ تقاضاے ارادہ یعنے اولی میکند ہمچنین آخر آن قرینہ ایست کہ اقتضاے یعنے ناصر ومحبوب می نماید پس ہر دو قرینہ باہم متعارض شدند واذا تعارضا بعدم مرجح تساقطا پس مشترک گویا بے قرینہ ماند وتعیین احد المعانی مشترک خصوصًا یعنے کہ محل نزاع بود بدون قرینہ تحکم است نیز عند

التعارض اقوی از متعارضین معتبر است درینجا قرینہ ناصر و محبوب اقویست زیراکہ حث و ترغیب بر محبت اہلبیت کہ درین خطبہ ایراد یافتہ و سبب این خطبہ کہ سابق مرقوم شدہ قرینہ این معنے را ترجیح میدہد الخ -

اس عبارت سے بنہایت صراحت ظاہر ہے کہ صدر حدیث غدیر یعنے قول آنحضرت الست اولی بالمومنین من انفسہم قرینہ ہے کہ تقاضائے ارادہ معنے اولی کرتا ہے فالحمد للہ علے ثبوت المطلوب الظاہر علی لسان مثل ھذا المجادل المکابر لیکن یہہ امر کہ آخر حدیث قرینہ ہے کہ اقتضائے معنائے ناصر و محبوب کرتا ہے مدفوع ہے اسلیئے کہ آخر حدیث جملہ انشائیہ ہے اور من کنت مولاہ فعلے مولاہ جملہ خبریہ اور نیز آخر حدیث مین خطاب مع الحق ہے اور من کنت مولاہ مین خطاب مع الخلق ہے اما صدر حدیث پس وہ بہی جملہ خبریہ ہے اور نیز خطاب مع الخلق پس صدر کلام باین ہر دو وجہ اور نیز بوجہ تقدم مقدم ہوگا اور کلام موخر پر ان دونون کلام مین شائبہ تعارض سے بہی نہین ہے چہ جاکہ تساقط اوسکا متوہم ہو اور نیز مجئ مولے بمعنے محبوب کتب لغت سے ثابت نہین پس اگر آخر کلام قرینہ حمل مولے اوپر محبوب کے بہی ہو عدول اوس سے بسبب عدم مساعدت لغت لازم - اور نیز سابقاً معلوم ہوا کہ تفتازانی اور قوشجی موخر خبر کو قرینہ ارادہ ناصر و محب کا کرتے ہین اور صاحب مرافض اوسکو قرینہ ارادہ ناصر و محبوب کا کرتے ہین اور ظاہر ہے کہ محب مغائر محبوب ہے پس ایک شے قرینہ دو شے مغائر کا کیونکر ہوگی اور نیز وانصر من نصرہ قرینہ ارادہ منصور کا ہوگا نہ ارادہ لفظ ناصر کسواسطے کہ آنحضرت نے ساتہہ اس فقرہ کے دعا حقتعالے سے واسطے ناصران جناب امیر المومنین علیہ السلام کے فرمائی اور منصوریت جناب امیر المومنین حقتعلے سے چاہی پس لازم کہ مولے بمعنے

منصور ہونہ ناصر اور بطلان اخذ مولے بمعنے منصور بکمال وضوح ظاہر
کسواسطے کہ اسکا ذکر لغویین نے نہین کیاہے اور ان صاحبون نے بہی ادعا
اسکا نہین کیا اور بلا فکر و تامل حاصل ہین اس دعا کے اوسکو قرینہ ناصر کا گردانا
اور نیز اگر لفظ وال قرینہ ارادہ محبوب ہوا اور لفظ وانصر قرینہ ارادہ لفظ
ناصر لازم آتاہے کہ یہہ دونون قرینہ متساقط ہون کسواسطے کہ ارادہ دو معنے ایک لفظ
سے استعمال واحد مین حسب تصریحات محققین اصولین جائز نہین پس قرینہ صدر
کلام بلامعارض ہوگا اور مخفی نرہے کہ فخر رازی نے استدلال ساتہہ موخر جز کے کیاہے
کہ مراد مولی سے ناصر ہے اور ذکر محب یا محبوب کا زبان پر نہ لائے۔ ظاہر سبب
اوسکا یہی معلوم ہوتاہے کہ خوف کیا کہ اعتراض ارادہ دو معنی کا ایک لفظ سے
استعمال واحد مین لازم نہ آوے لیکن تفتازانی و قوشجی و صاحب مرافض نے کوئی
مبالات ساتہہ ان اشکال کے نہ کیا۔ قال الرازی فی نہایۃ العقول ثم ان سلمنا
ان تقدیم تلک المقدمۃ یقتضی ان یکون المراد بالمولی الاولی ولکن الحدیث
موخرہ وھو قولہ صلے اللہ علیہ اللھم وال من والاہ وعاد من عاداہ و
انصر من نصرہ واخذل من خذلہ یقتضی ان یکون المراد من المولی الناصر
وانما قلنا ذلک لان من المزم غیرہ شیئا بلفظ مشترک بین ذلک الشیئ
وبین غیرہ ثم حث علی التزام احد معانی تلک اللفظۃ فانہ یتبادر الی
الافہام انہ انما حث باللفظ المشترک علی ہ یعنی الذی صرح بہ آخر الا
تری ان الانسان اذا قال لغیرہ صل عند الشفق اللھم من یصلی
عند الشفق الاحمر فہم الشفق المامور بہ علی الشفق الاحمر و اذا
ثبت ذلک فقولہ اللھم وال من والاہ حث منہ علی التزام ما ذکرہ
من لفظۃ المولی فعلمنا انہ اراد بہا الموالاۃ التی ھی ضد العداوۃ

وای شئ یقولون فی هذه المؤخرة نقوله فی تلک المقدمة وافید فی عماد الاسلام فی جوابه اقول فیه وجوه من الکلام وضروب من الملام الاول ان قوله علیه السلام وال من والاه لو اقتضی ارادة معنی المحبة من من کنت مولاه اقتضی قوله علیه السلام وانصر من نصره ارادة معنی النصرة وحیث ثبت ان ارادة المعنیین من المشترک فی اطلاق واحد ممتنعة تعارض المعنیان واذا تعارضا تساقطا فبقی ارادة معنی الاولی من المولی بلا معارض والثانی ان قوله علیه السلام اللهم وال من والاه خطاب مع الحق بعد انفراغ عن الخطاب للخلق بقوله من کنت مولاه الخ فلا یعارض القرینة علی ارادة معنی الاولویة التی هی ایضا خطاب مع الخلق و الثالث ان المولی قد جاء بمعنی اولی کما عرفت ولم یقل احد ان معنی المولی دوال واحد فلا مساواة بین القرینتین والرابع انه لا خلاف بین الفریقین ان قوله علیه السلام فمن کنت مولاه الخ امر و تکلیف بصورة الاخبار ولذا حمل الرازی قوله صلی الله علیه وآله الست اولی بالمومنین علی التمهید بوجوب طاعته تمهید الاظهار وجوب طاعته صلی الله علیه وآله فی باب التکلیف المودی بقوله فمن کنت مولاه ولا شبهة فی انه اذا حملنا قوله صلی الله علیه وآله من کنت مولاه فعلی مولاه علی الناصر والمحب بقرینة الدعاء لم یصلح ان یکون تکلیفا لان کونهما ناصرین للخلق او المحبین من فعلهما وصفاتهما دون الخلق وانما مس ان الملائم للدعاء و تکلیفه الناس ان یقول صلی الله علیه وآله لو اراد ایجاب المحبة والنصرة علی الخلق بالنسبة الی علی علیه السلام من کان مولائی و محبی و ناصری فلیکن مولی علی ناصره و محبه اللهم وال من والاه

وانصر من نصرہ لینتظم عبادتہ صلی اللہ علیہ والہ من اولہ الی آخرہ و
بدون ذلک لایحسن التکلم بهذا الکلام کما لایخفی علی ان القرائن
المسطورۃ فیما قبل لایساعد شئ منها ارادۃ غیر معنی الاولویۃ کما
عرفت اما مثالہ صل عند الشفق فلا یطابق الممثل لہ بوجہ ما لانہ لا
یجری فی هذا المثال شئ مما ذکرنا فی الممثل لہ والا کانت حالہ کحالہ
لیکن زعم صاحب مرافض کہ قرینہ ناصر ومحبوب قوی ہے کسواسطے کہ حث و
ترغیب محبت اہلبیت پر کہ اس خطبہ مین ایراد پایا قرینہ اس معنے کو ترجیح دیتا
ہے پس مدفوع ہے اسواسطے کہ یہہ خطبہ تائید عظیم ثبوت خلافت وامامت
حضرت علی مرتضے علیہ السلام کرتاہے اوس سے ظاہر ہے کہ جناب رسالتمآب
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بعد حدیث غدیر کے حدیث ثقلین بہی ارشاد
فرمائی۔ صاحب مرافض نے قبل اس سے کہا ہے ویرشد الی ان الغرض
الترغیب علی المحبۃ حثہ وترغیبہ صلی اللہ علیہ وسلم فی هذہ الخطبہ
علی اهل بیتہ عموما وعلی علی خصوصا کما اخرج الطبرانی وغیرہ بسند
صحیح انہ صلی اللہ علیہ وسلم خطب بغدیر خم فقال یا ایها الناس انہ
قد نبأنی اللطیف الخبیر انہ لم یعمر نبی الا نصف عمر الذی یلیہ قبلہ وانی
اظن ان یوشک ان ادعی فاجیب وانی مسئول وانکم مسئولون فماذا
انتم قائلون قالوا نشهد انک قد بلغت ونصحت فجزاک اللہ خیرا
فقال الستم تشهدون ان لا الہ الا اللہ وان محمدا عبدہ ورسولہ و
ان جنتہ حق ونارہ حق وان البعث بعد الموت حق وان الساعۃ
آتیۃ لاریب فیها وان اللہ یبعث من فی القبور قالوا نشهد بذلک
قال یا ایها الناس ان اللہ مولائی وانا مولی المومنین وانا اولی بهم من

انفسہم فمن کنت مولاہ فہذا مولاہ یعنی علیاً اللہم وال من والاہ
وعاد من عاداہ ثم قال یا ایہا الناس انی فرطکم وانکم واردون علی
الحوض وانی سائلکم حین تردون علی عن الثقلین فانظروا کیف تخلفونی
فیہما الثقل الاکبر کتاب اللہ عزوجل فاستمسکوا بہ لا تضلوا وعترتی
اہل بیتی کذا فی الصواعق اس عبارت سے ظاہر ہے کہ جناب رسالتماب
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بعد حدیث غدیر کے حدیث ثقلین بھی ارشاد فرمائے
اور حدیث ثقلین حسب دلالت روایات کثیرہ مثبت وجوب اتباع وتمسک
باہلبیت علیہم السلام ہے اور وجوب تمسک باہلبیت مثبت خلافت وامامت
جناب امیر المومنین علیہ السلام ہے بلاریب۔
دلیل۔ علامہ نحریر وصدر کبیر سلیمان بن احمد بن ایوب الطبرانی نے کہ اکابر
واجلہ اساطین متعمدین وحذاق ومہرہ بارعین محدثین سے ہین حدیث غدیر کو
بلفظ من کنت اولی بہ من نفسہ فعلی ولیہ روایت کیا ہے چنانچہ میرزا محمد
بن معتمد خان جو حسب افادہ فضل رشید عظماے اہل سنت سے ہین اور اونکی کتاب
نزل الابرار کو فاضل رشید نے بمقام افتخار وابتہاج وثبوت ولاے سنیہ اہلبیت
علیہم السلام ایضاح مین ذکر کیا۔ مفتاح النجا مین فرماتے ہین للطبرانی بروایت
اخری عن ابی الطفیل عن زید بن ارقم بلفظ من کنت اولی بہ
من نفسہ فعلی ولیہ اور نیز میرزا محمد نے نزل الابرار مین کہ التزام ایراد
احادیث صحیحہ کا اوسمین فرمایا کہا ہے وعند الطبرانی فی روایتہ
اخری عن ابی الطفیل عن زید بن ارقم رضی اللہ عنہما بلفظ من کنت اولی
بہ من نفسہ فعلی ولیہ اللہم وال من والاہ وعاد من عاداہ اور قاضی
ثناء اللہ پانی پتی تلمیذ رشید شاہ ولی اللہ صاحب نے کہ شاہ صاحب

اونکو بیہقے وقت کہتے تہے۔ کما فی اتحاف النبلاء۔ سیف مسلول مین کہاہے
ودر بعضے روایات آمدہ۔ من کنت اولی بہ من نفسہ فعلے ولیہ فللہ الحمد والمنہ
کہ یہہ روایت دلیل لامع وبرہان ساطع قاطع تاویلات وتوجیہات رکیکہ ومظہر
امرحق بکمال ظہور وعیان ہے کسواسطے کہ یہہ روایت نص واضح ہے کہ مراد
مولی سے قول آنحضرت فمن کنت مولاہ فعلے مولاہ مین اولی بالرعایاہے اونکے
نفسون سے اسلیئے کہ اسمین بجائے من کنت مولاہ کے من کنت اولی بہ من
نفسہ وارد ہہے۔ والحدیث یفسر بعضہ بعضاً پس مراد مولی سے اولی بتصرف
دررعایاہے اونکے نفسون سے اور سبط ابن جوزی وسید شہاب الدین نے
ابوالفرح یحیی بن سعید الثقفی الاصبہانی سے روایت کی ہے کہ اونہون نے کتاب
مرج البحرین مین اس حدیث کو اس طور پر ذکر کیاہے من کنت ولیہ واولی
من نفسہ فعلے ولیہ اور یہہ روایت بہی بحکم الحدیث یفسر بعضہ بعضاً دلیل
صریح ہے کہ مراد مولی سے قول آنحضرت مین اولی بالرعایاہے اونکے نفسون
سے اور للہ الحمد کہ خود سبط ابن الجوزی نے اس دلالت کو ثابت کیاہے
چنانچہ کتاب تذکرۃ خواص الامہ مین بعد ذکر عدم جواز ارادۃ المعانی الآخر
غیر الاولی من لفظ المولے یہہ فرماتے ہین فتعین العاشر ومعناہ من کنت
اولی بہ من نفسہ فعلے اولی بہ وقد صرح بہذا المعنے الحافظ ابوالفرح یحیی
بن سعید الثقفی الاصبہانی فے کتابہ المسمی بمرج البحرین فانہ روی ہذا الحدیث
باسنادہ الی مشایخہ وقال فیہ فاخذ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بید علی
وقال من کنت ولیہ واولی بہ من نفسہ فعلے ولیہ اور سید شہاب الدین نے شیخ
جلال الدین خجندی سے کہ اعاظم واکابر مقتدایان سنیہ واجلہ وافاخم حاویان مراتب
سنیہ سے ہین نقل کیاہے کہ اونہون نے معانی مولی سے سید مطاع واولی کاذکر کیا

ہے اور کہا ہے کہ بنا برین ہر دو معنے امر باطاعت و احترام و اتباع جناب
علی ابن ابی طالب ہوگا اور پھر تائیداً لہذا المرام حدیث مذکور کو ذکر کیا ہے
قال شہاب الدین احمد فی توضیح الدلائل علی ترجیح الفضائل بعد
ذکر حدیث الغدیر وسمعت بعض اهل العلم یقول معناہ من کنت
سیدہ فعلی سیدہ مضی قوله وتصدیق القول بقوله صلی الله علیه وآله
وبارك وسلم الستم تعلمون انی اولی بالمومنین یوید هذا القول والله سبحانه
اعلم وقال الشیخ الامام جلال الدین احمد الخجندی قدس سرہ المولی
یطلق علی معان منها الناصر ومنها الجار بمعنی المجیر لا المجار ومنها السید
المطاع ومنها الاولی فی مولکم ای اولی بکم ویلیق المعانی لا یصلح اعتبارہ
فیما نحن بصددہ فعلی المعنیین الاولین یتضمن الامر لعلی رضی الله تعالی
عنه بالرعاية لمن له من النبی العناية وعلی المعنیین الآخرین یکون الامر
باطاعته واحترامه واتباعه وقد خرج ابو الفرج الاصفهانی فی کتابه المسمی
بمرج البحرین قال اخذ النبی صلی الله علیه وآله وبارك وسلم ید علی کرم
الله تعالی وجهه وقال من کنت ولیه واولی به من نفسه فعلی ولیه

جلالت وامامت شیخ جلال الدین خجندی اسی عبارت توضیح الدلائل سے واضح اور نیز توضیح الدلائل میں مقام دیگر میں کہا ہے قال الشیخ الامام العارف العلامة منبع الکشف والعرفان والکرامة جامع علی المعقول والمنقول المشهور له بصبغة العظمی من اهل الیقین والوصول جلال الملة والشریعة والصدق والطریقة والحق والحقیقة والدین احمد الخجندی شیخ الحرم الشریف النبوی الخجندی قدس سرہ فی بعض مصنفاته اعلم انه قد ورد فی بعض الآثار اطلاق الصدیق الاکبر هو ابو بکر رضی الله تعالی عنه وقد ورد فی بعض الآثار الصدیق الاکبر علی المرتضی رضی الله تعالی عنه وکرم وجهه وما ورد اطلاق الصدیق الاکبر علی غیرهما الخ اور کشف الظنون میں جلال الدین خجندی کا ذکر ہے

اور ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ الحاکم نے مستدرک علی الصحیحین مین ذکر زید بن ارقم
مین کتاب معرفۃ الصحابہ سے کہا ہے اخبرنے محمد بن علی الشیبانی بالکوفۃ ثنا
احمد بن حازم الغفاری ثنا ابو نعیم ثنا کامل ابو العلاء قال سمعت حبیب بن
ابی ثابت یخبر عن یحیی بن جعدۃ عن زید بن ارقم رضی اللہ عنہ قال
خرجنا مع رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم حتی انتہینا الی غدیر خم فامر
بدوح فکسح فی یوم ما اتی علینا یوم کان اشد حرًا منہ فحمد اللہ واثنے علیہ
وقال یا ایہا الناس انہ لم یبعث نبی قط الا ماعاش نصف ماعاش الذی
کان قبلہ وانی اوشک ان ادعی فاجیب وانی تارک فیکم مالن تضلوا بعدہ
کتاب اللہ عزوجل ثم قام فاخذ بید علی رضی اللہ عنہ فقال یا ایہا الناس من
اولی بکم من انفسکم قالوا اللہ ورسولہ اعلم قال من کنت مولاہ فعلی مولاہ
ھذا الحدیث صحیح الاسناد ولم یخرجاہ یہہ حدیث شریف صحیح الاسناد اور یہہ
خبر لازم التعویل والاعتماد نص واضح وبرہان لائح ہے کہ مراد مولائیت جناب
امیر المومنین علیہ السلام سے وہی اولویت ہے کہ واسطے جناب رسالتمآب صلے اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے بہ نسبت مومنین ثابت ہے کسواسطے کہ جناب رسالتمآب صلے اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے بعد ذکر قرب وفات اپنے اور بیان عدم ضلال مردم بعد کتاب
الہی یعنے بعد تمسک کے ساتھہ اوسکے اوٹھکر ہاتھہ جناب امیر المومنین علیہ السلام کا
پکڑا - لوگون سے پوچھا کہ کون ہے اولے ساتھہ تمہارے نفسون تمہارے سے اونھون
نے جواب مین عرض کیا کہ خدا ورسول اوسکا داناتر ہے پس جواب مین اس جواب کے
ارشاد فرمایا کہ جو کوئی کہ مین مولی اوسکا ہون علے مولی اوسکا ہے اور یہہ ارشاد
بغایت وضوح دلالت رکھتا ہے کہ مولائیت حضرت امیر المومنین علیہ السلام ثابت
ہے بمعنائے اوسی اولویت کے کہ واسطے جناب رسالتمآب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم

کے بہ نسبت مومنین کی ثابت ہے کسواسطیکہ جناب رسالتماب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے اس ارشاد باسداد کے ساتھہ اولی ہونا ذات قدسی صفات اپنے اور جناب امیر
المومنین علیہ السلام کا ساتھہ مومنین کے اونکے نفسون سے بیان فرمایا اور بدیہی ہے
کہ اس جگہہ دوسرے معانی کو جیسا کہ حضرات اہل سنت بیان کرتے ہین دخل نہین
ہے والا کلام بلاغت نظام مہمل ومختل ٹہریگا اور کسی عاقل کی عقل مین راست نہ آویگا
کہ اول ہاتہہ جناب علے مرتضی ؑ کا پکڑین اور لوگونسے پوچہین کہ اولی ساتہہ نفسون
تمہارے کے کون ہے ہرگاہ لوگ حوالہ علم خدا و رسول کے کرین اوسکے بیان سے
اعراض فرماوین اور مطلب دوسرا آغاز فرماوین پس اس حدیث سے قطعاً وحتماً
ثابت ہوا کہ مراد مولی سے فقرہ من کنت مولاہ فعلی ؑ مولاہ مین وہی معنے ہین کہ مراد
ہے لفظ مولی سے فقرۂ اولی مین اور فقرہ اولی بکم من انفسکم ماخوذ ہے آیہ قرانیہ اعنے
النبی اولی بالمومنین من انفسہم سے چنانچہ شاہ صاحب نے بہی اعتراف کیا ہے
این لفظ پیغمبر کہ الست اولی بالمومنین من انفسہم ماخوذ از آیت قرآنی است الخ
اور بہ [illegible] مفسرین عالی درجات و شراح والاصفات
ثابت ہوا کہ آیہ مذکورہ دلالت رکہتا ہے اولویت پر جناب رسالتماب صلے اللہ علیہ
وآلہ وسلم کی ہر شے مین دین و دنیا سے اور وجوب اتباع وانقیاد آنجناب پر۔ اس جگہہ
بہی بعض عبارات مذکور ہوتی ہے۔ شیخ عبد الحق صاحب نے لمعات شرح مشکوۃ
مین کہا ہے۔

قولہ فقال بعد ان جمع الصحابۃ الستم تعلمون انی اولی بالمومنین من انفسہم
وفی بعض الروایات کررہ للمسلمین وہم یجیبون بالتصدیق والاعتراف
یرید بہ قولہ تعالی النبی اولی بالمومنین من انفسہم الآیۃ ای فی الامور کلہا
فانہ لا یامرہم ولا یرضی منہم الا بما فیہ صلاحہم ونجاحہم بخلاف النفس

فان ذلك اطلق فيجب عليهم ان يكون احب اليهم من انفسهم وا انفذ عليهم من امرها و شفقتهم عليه اتم من شفقتهم عليها روی انه صلی الله علیه وسلم اراد غزوة تبوك فامر الناس بالخروج فقال ناس نستاذن آبائنا وامهاتنا فنزلت و قرئ وهو اب لهم ای فی الدين فان كل نبی اب لامته من حيث انه اصل فيما به الحيوة الابدية ولذلك صار المؤمنون اخوة كذا فی تفسير البيضاوی و قوله انی اولی بكل مومن من نفسه تاكيد وتقرير يفيد كونه اولی بكل واحد من المومنين كما ان الاول يفيده بالنسبة اليهم جميعا

اس عبارت سے ظاہر ہے کہ مراد قول جناب رسالتماب صلے اللہ علیہ والہ وسلم الستم تعلمون انی اولی بالمومنین من انفسہم سے قول حقتعالے النبی اولی بالمومنین من انفسہم ہے اور مراد قول حقتعالے سے یہ ہے کہ آنحضرت اولی ہین کل امور مین کہ آنحضرت حکم نہین کرتے مگر ساتھ اوس چیز کے کہ اوسمین صلاح بحال اونکی ہووے بخلاف نفس اونکے اور جو مراد اولویت جمیع امور مین تھی حقتعالے نے اولی کو مطلق فرمایا پس واجب ہے مومنین پر کہ جناب رسالتماب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم احب ہون طرف اونکے نفسون سے اونکے اور امر آنحضرت کا انفذ ہو امر نفسون سے اونکے اور شفقت اونکی آنحضرت پر اتم ہو شفقت سے اونکی نفسون پر پس بحمد اللہ معلوم ہوا کہ مراد اولی سے فقرہ گذشتہ من کنت مولاہ سے (؟) اولے بکم من انفسکم مین اولی جمیع امور دنیا و دین مین و واجب الاتباع ہے وہو الاولی بالتصرف پس بالبداہتہ ثابت ہوا کہ مراد مولی سے فقرہ من کنت مولاہ فعلی مولاہ مین اولی بالمومنین من انفسہم جمیع امور دنیا و دین مین اور واجب الاتباع والانقیاد اور نافذ الحکم ہے پس ثابت ہوا کہ جناب امیر المومنین علیہ السلام اولی ہین ساتھ مومنین کے اونکے نفسون سے جمیع امور دنیا و دین

ہین اور حکم نہین فرماتے تہے آنحضرت مومنین کو اور راضی نہین ہوتے تہے اونسے مگر ساتہہ اوس چیز کے کہ اوسمین صلاح و نجاح اونکی ہو بخلاف اونکے نفسون کے اور واجب ہے کہ جناب امیر المومنین علیہ السلام احب ہون طرف مومنین کے اونکے نفسون سے اور امر حضرت کا نافذتر ہووے امر نفسون اونکے سے۔ للہ الحمد کہ یہہ دلیل تنہا واسطے ثبوت امامت و خلافت و اولویت بتصرف جناب امیر المومنین علیہ السلام کے کافی و وافی ہے اگر کوئی دلیل سوائے اسکے نہوتی کوئی شک و ریب ثبوت امامت و خلافت و اولویت بتصرف مین حضرت علے مرتضے ع کے نہوتا چہ جائیکہ بحمد للہ موئد و مسدد اوسکے دلائل کثیرہ متضافرہ و براہین عدیدہ متواترہ موجود ہین۔

ابن اثیر نے جامع الاصول مین بعد ذکر شرط صحیحین کے کہا ہے وھذا الشرط الذی ذکرناہ قد ذکرہ الحاکم ابو عبد اللہ النیشاپوری و قد قال غیرہ ان ھذا الشرط غیر مطرد فی کتاب البخاری ومسلم فانہما قد اخرجا فیہما احادیث علی غیر ھذا الشرط والظن بالحاکم غیر ھذا فانہ کان عالما بھذا الفن خبیرا بغوامضہ عارفا باسرارہ وما قال ھذا القول وحکم علی الکتابین بھذا الحکم الا بعد التفتیش والاختبار والتیقن لما حکم بہ علیہما۔

اس عبارت سے ظاہر ہے کہ حکم حاکم درباب تحقیق شرط بخاری و مسلم اونکی مرویات مین مقبول ہے اور نفی اوسکی کہ غیر حاکم سے صادر ہووے مردود اور حاکم عالم تہے ساتہہ اس فن کے اور خبیر تہے اوسکے غوامض سے اور عارف تہے اوسکے اسرار سے اور نہ کہا ہے اس قول کو اور حکم نہین کیا ہے اوپر صحیحین کے ساتہہ اس حکم کے مگر بعد تفتیش و اختبار و تیقن کے ساتہہ اوس چیز کے کہ حکم کیا ہے ساتہہ اوسکے اوپر صحیحین کے پس ہم بہی درباب حکم حاکم ساتہہ صحت اس حدیث شریف کے کہ مستدرک مین

رسالہ فضائل ... وطبقات ... الاصول ابن اثیر ... لابن ...

ذکر کی ہے کہین گے کہ یہہ حکم اونکا مقبول ہے۔
سابقا معلوم ہوا کہ بخاری نے اپنی صحیح مین روایت کی ہے حدثنی ابراھیم بن المنذر قال نا محمد بن فلیح قال حدثنا ابی عن ھلال بن علی عن عبد الرحمن بن ابی عمرة عن ابی ھریرة عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ما من مومن الا وانا اولی الناس بہ فی الدنیا والاخرة اقرؤا ان شئتم النبی اولی بالمومنین من انفسھم فایما مسلم ترک مالا فلیرثہ عصبتہ من کانوا فان ترک دینا او ضیاعا فلیاتنی وانا مولاہ۔ اور مسلم نے بہی اس حدیث کو روایت کیا ہے اور نیز عبارت در منثور سے معلوم ہوا کہ ابن جریر وابن ابی حاتم وابن مردویہ نے اوسکو روایت کیا ہے اور سیاق اس روایت کا مماثل ہے ساتہہ سیاق حدیث غدیر کے اور جو سیاق اس روایت کا اور سیاق حدیث غدیر متماثل ہے لازم اتا ہے کہ مراد مولی سے حدیث غدیر مین ہی وہی معنے ہون کہ مراد ہے اس حدیث مین اور تماثل سیاق ہر دو حدیث پر ظاہر ہے کہ اس حدیث مین جناب رسالتماب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اولی اولویت اپنی ساتہہ مومنین کے اونکے نفسون سے ظاہر فرمائی اور بعد اوسکے اثبات مولائیت اپنی کا فرمایا اور اسیطرح حدیث غدیر مین اولا اثبات ہونے اپنے کا اولی بمومنین اونکے نفسون سے بیان فرمایا اور بعد اوسکے اپنی مولائیت کا ذکر فرمایا پس جس دلیل سے کہ شراح حدیث سنیہ نے مولی کو حدیث بخاری مین ولی امر پر حمل کیا ہے اوسی دلیل سے ہم ہی مولی کو حدیث غدیر مین اسی معنے پر حمل کرینگے اور قسطلانی نے ارشاد الساری مین تفسیر مین وانا مولاہ کے کہ حدیث بخاری مین وارد ہے کہا ہے۔ای ولی المیت اتولی عنہ امورہ۔ اس عبارت سے ظاہر ہے کہ مراد مولی سے اس حدیث مین ولی میت ہے کہ متولی اوسکے امور کا ہوتا ہے

اور ابن کثیر نے اپنی تاریخ مین کہا ہے قال عبد الرزاق انا معمر عن علی بن زید بن جدعان عن عدی بن ثابت عن البراء بن عازب قال نزلنا مع رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم عند غدیر خم فبعث منادیا ینادی فلما اجتمعنا قال الست اولی بکم من آبائکم قلنا بلی یا رسول اللہ قال الست الست قلنا بلی یا رسول اللہ قال من کنت مولاہ فان علیا بعدی مولاہ اللهم وال من والاہ وعاد من عاداہ فقال عمر ابن الخطاب هنیئا لک یا ابن ابی طالب اصبحت الیوم ولی کل مومن۔

اس عبارت سے ظاہر ہے کہ جناب رسالتماب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مولائیت جناب امیر المومنین علیہ السلام کو مقید بلفظ بعدی فرمایا پس اگر مراد مولی سے محب ومحبوب ہوتی اور غرض اوس سے اثبات وجوب موالات ومحبت ہوتی حسب افادہ ابن تیمیہ کے احتیاج بلفظ بعدی نہوتی چنانچہ منہاج السنتہ مین کہا ہے فقول القائل علی ولی کل مومن بعدی کلام یمتنع نسبته الی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فانه ان اراد الموالاۃ لم یحتج ان یقول بعدی وان اراد الامارۃ کان ینبغی ان یقال وال علی کل مومن۔

اس عبارت سے ظاہر ہے کہ اگر مراد ولی سے اثبات موالات ہو احتیاج اوسمین بلفظ بعدی نہین ہے اور غرض ابن تیمیہ کی یہہ ہے کہ لفظ بعدی برین تقدیر لغو وزائد محض ہوگا کہ شان نبوت اوسکے تکلم سے مرتفع ہے اور اگر یہہ معنی مراد ابن تیمیہ کے نہو امتناع نسبت علی ولی کل مومن بعدی بجناب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ثابت نہوگا۔ پس واضح ہوا کہ ذکر لفظ بعدی درصورت ارادہ موالات از لفظ ولی ممتنع ہے اور ولی ومولی بمعنے واحد ہے پس ثابت ہوا حتما وقطعا کہ مراد مولی سے روایت عبد الرزاق مین اثبات موالات نہین ہے والا لفظ

بعدی لغو و زائد ہوگا اور نسبت اسکی بجناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ والہ وسلم ممتنع ہوگی پس بالبداہتہ ثابت ہوا کہ مراد مولی سے اثبات امارت و ولایت تصرف ہے کہ اس صورت مین لفظ بعدی صحیح ہوتا ہے۔ سابقاً آپنے ملاحظہ فرمایا کہ ابن حجر نے صواعق مین بجواب حدیث غدیر کہا ہے سلمنا انہ اولی لکن لا نسلم ان المراد انہ اولی بالامامۃ بل بالاتباع والقرب منہ فھو کقولہ تعالی ان اولی الناس بابراھیم للذین اتبعوہ ولا قاطع بل ولا ظاھر علے نفی ھذا الاحتمال بل ھو الواقع اذ ھو الذی فھمہ ابو بکر و عمر و ناھیک بھما من الحدیث فانھما لما سمعاہ قال لہ امسیت یا ابن ابی طالب مولی کل مومن و مومنۃ اخرجہ الدار قطنی واخرج ایضا انہ قیل لعمر انک تصنع بعلی شیئا لا تصنع باحد من اصحاب النبی صلے اللہ علیہ وسلم فقال انہ مولائی اس عبارت سے ظاہر ہے کہ معنائے صحیح واقعی حدیث کے وہ ہین کہ اولی کو اوپر اولی بالاتباع و قرب کے حمل کرین اور اسی معنے کو حضرات شیخین نے بھی سمجھے اور ہرگاہ جناب امیر المومنین علیہ السلام اولی بالاتباع ہون آنحضرت امام ہوئے اور امامت و خلافت شیخین باوجود آنجناب صحیح نہین کسواسطے کہ یہہ بات بدیہی ہے کہ اولی بالاتباع امام ہے نہ کہ وہ شخص کہ جملہ رعایا سے ہو۔

مسلم بن الحجاج نے اپنی صحیح مین بعد ذکر حدیث نہی از گفتن مالک مملوک را ربی کہا ہے وحدثنا ابو بکر بن ابی شیبہ و ابو کریب قالا نا ابو معاویہ ح و قال وثنا ابو سعید الاشج قال نا وکیع کلاھما عن الاعمش بھذا الاسناد و فے حدیثھما ولا یقل العبد لسیدہ مولای و زاد فے حدیث ابی معاویۃ فان مولاکم اللہ اور مولوی محمد اسمعیل نے نصب امامت مین کہا ہے و قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لا یقولن احدکم عبدی وامتی کلکم عبید اللہ و

کل نسائکم اماء الله ولکن لیقل سیدی وفی روایة لا یقل العبد لسیده مولای فان مولاکم الله اس عبارت سے ظاہر ہے کہ جناب رسول الله صلے الله علیه وآله وسلم نے منع فرمایا کہنے سے عبد کے مالک اپنے کو مولائی اور حصر مولائیت حقتعلے مین کیا پس معلوم ہوا کہ متبادر مولی سے وہ معنی ہین کہ سوائے محب وناصر ومحبوب کے ہون اسواسطے کہ اگر ارادہ اس معانی کا جائز ہوتا تو کوئی وجہ واسطے منع کے نہ تھی اطلاق مولی سے مالک پر اور جو جناب رسالت مآب صلے الله علیه وآ وسلم نے حدیث غدیر مین اطلاق مولی کا اوپر اپنے اور جناب امیر المومنین علیہ السلام کے فرمایا معلوم ہوا کہ مراد آنجناب کی اوس سے محب وناصر ومحبوب نہین ہے بلکہ مراد اوس سے وہی معنی ہے کہ اثبات اوسکا واسطے دوسرے لوگون کے جائز نہین ہے اعنے اولی بتصرف اور ظاہر ہے کہ اولویت بتصرف اولی واسطے حقتعالے کے ثابت ہے اور بعد آن واسطے جناب رسالتمآب صلے الله علیه وآله وسلم کے اور بعد اوسکے واسطے قائم مقام آن جناب کے۔

شمس الدین محمد جزری نے اسنی المطالب مین کہا ہے والطف طریق وقع لهذا الحدیث واغربه ماحدثنا به شیخنا خاتمة الحفاظ ابو بکر محمد بن عبد الله ابن المحب المقدسی مشافهة اخبرتنا الشیخة ام محمد زینب ابنه احمد بن عبد الرحیم المقدسیة عن ابی المظفر محمد بن فتیان بن المثنی اخبرنا ابو موسے محمد بن ابی بکر الحافظ اخبرنا ابن عمة والدی القاضی ابو القاسم عبد الواحد بن محمد بن عبد الواحد المدینی بقراءتی علیه اخبرنا ظفر بن داعی العلوی باستراباد اخبرنا والدی وابو احمد بن مطرف مطرفی قالا حدثنا ابو سعید الادریسی اجازة فیما اخرجه فی تاریخ استراباد

حدثنی محمد بن محمد بن الحسن ابو العباس الرشیدی من ولد هارون الرشید بسمرقند وما کتبنا الا عنه حدثنا ابو الحسن محمد بن جعفر الحلوانی حدثنا علی بن محمد بن جعفر الاهوازی مولی الرشید حدثنا بکر بن احمد القصری حدثنا فاطمة بنت علی بن موسی الرضا حدثتنی فاطمة وزینب وام کلثوم بنات موسی ابن جعفر قلن حدثتنا فاطمة بنت جعفر بن محمد الصادق حدثتنی فاطمة بنت محمد بن علی حدثتنی فاطمة بنت علی بن الحسین حدثتنی فاطمة وسکینة ابنتا الحسین بن علی عن ام کلثوم بنت فاطمة بنت النبی علیهم السلام عن فاطمة بنت رسول الله صلی الله علیه وسلم ورضی عنها قالت انسیتم قول رسول الله صلی الله علیه وسلم یوم غدیر خم من کنت مولاه فعلی مولاه وقوله صلی الله علیه وسلم انت منی بمنزلة هارون من موسی هکذا اخرجه الحافظ الکبیر ابو موسی المدینی فی کتاب المسلسل بالاسماء وقال هذا الحدیث مسلسل من وجه وهو ان کل واحدة من الفواطم تروی عن عمة لها فهو روایة خمس بنات اخ کل واحدة منهن عن عمتها اس عبارت سے ظاہر ہے کہ حضرت فاطمہ علیہا السلام نے مردم سے ارشاد کیا کہ آیا فراموش کیا تمنے قول رسول رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا روز غدیر من کنت مولاہ فعلی مولاہ اور قول آنحضرت انت منی بمنزلة هارون من موسے اور ظاہر ہے کہ یہہ ارشاد آنحضرت کا دلالت صریحہ رکھتا ہے کہ صحابہ سے عمل بر مقتضای حدیث غدیر وحدیث منزلت واقع نہوا۔ پس اگر حدیث غدیر وحدیث منزلت دلیل امامت و خلافت حضرت علی مرتضے میں فذاک المطلوب اور اگر بالفرض دلیل امامت نہین اور محض وجوب محبت پر دلالت رکھتی ہے پس قول حضرت فاطمہ علیہا السلام انسیتم کہ مفید ترک عمل بر مقتضائے این

حدیث ہے دلالت کریگا کہ صحابہ نے بعد جناب رسالتمآب صلے اللہ علیہ وسلم کی ترک محبت جناب امیر المومنین علیہ السلام کیا اور ظاہر ہے کہ ترک صحابہ محبت جناب علے مرتضے علیہ السلام حضرت فاطمہ علیہا السلام کے حیات مین بعد جناب رسالتمآب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متصور نہوگا مگر بر تقدیریکہ امامت وخلافت حق جناب علے مرتضے علیہ السلام ہو اور صحابہ بسبب صرف امامت آنجناب سے تارک محبت ومودت آنجناب کے ہون کسواسطے کہ پر ظاہر ہے کہ اگر امامت حق جناب امیر المومنین علیہ السلام کا نہو اور استخلاف حضرت ابوبکر کہ صحابہ سے واقع ہوا عین صواب وحق ہو جیسا کہ اہل سنت کہتے ہین بنا براسکے ہرگز ترک مودت جناب امیر المومنین علیہ السلام صحابہ سے اسوقت مین واقع نہوا بس یہہ روایت بہر تقدیر مثبت امامت وخلافت جناب امیر المومنین علیہ السلام ہے خواہ مولے کو حدیث غدیر مین مثبت امامت سمجھیے خواہ اوسکو ایجاب محبت پر حمل کیجیے۔

عبد الرحمن بن شعیب النسائی نے خصائص مین کہا ہے انبانا ذکریا بن یحیے ثنا یعقوب بن جعفر بن کثیر عن مہاجر بن مسمار قال اخبرتنی عائشۃ بنت سعد عن سعد قالت قال کنا مع رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بطریق مکۃ وھو متوجہ الیھا فلما بلغ غدیر خم وقف الناس ثم ردّ من مضے ولحقہ من تخلف فلما اجتمع الناس الیہ قال ایھا الناس ھل بلغت قالوا نعم قال اللھم ثلث مرات یقولھا ثم قال یا ایھا الناس من ولیکم قالوا اللہ ورسولہ اعلم ثلثا ثم اخذ بید علی فقال من کان اللہ ولیہ فھذا ولیہ اللھم وال من والاہ وعاد من عاداہ یہہ روایت بغایت الٰہی نص قاطع وبرہان ساطع ہے کہ مراد ولی سے قول آنحضرت من کنت ولیہ فھذا ولیہ مین ولی امر

اور متصرف فے الامر ہے کسواسطیکہ اوس سے واضح ہے کہ صحابہ نے بجواب
استفسار جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ من ولیکم یعنے کون ہے ولی
تمہارا بیان اپنے ولی کو نکیا اور اوسکو علم خدا ور رسول کے حوالہ کیا ظاہر ہے کہ اگر
مراد ولی سے محب یا ناصر یا محبوب ہوتی تحقق اس معانی کا درمیان مومنین کے
ظاہر تہا کہ بعض مومنین ناصر و محبوب بعض مومنین کے ہوتے ہین پس چاہئے تہا
کہ صحابہ حاضرین حجۃ الوداع کہ اونمین اکابر و اعاظم صحابہ عارفین بمعانی قرآن
و حدیث حاضر تہے بیان اسکا کرتے اور عجز اپنا اوسکی معرفت سے ظاہر نکرتے
مگر کیونکہ عامہ صحابہ اسوقت تک ولی امر اپنے کو بعد جناب رسالتماب صلے اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے نہین جانتے تہے لہذا بجواب استفسار آنجناب صلے اللہ
علیہ وآلہ وسلم تین بار کہا کہ اللہ اور رسول دانا تر ہین یعنے وہ خوب جانتے
ہین کہ ولی امر ہمارا کون ہے پس بعد استفسار و ظہور عجز از جانب صحابہ کبار
سرورِ مختار صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیان فرمایا کہ من کان اللہ ولیہ
فہذا ولیہ اور یہہ ارشاد دلالت صریحہ رکہتا ہے کہ مراد اس قول سے اثبات
ولایت تصرف واسطے جناب امیر المومنین علیہ السلام کے ہے اور معانی اوسکے
یہہ ہین کہ جو کوئی کہ اللہ تعالے ولی امر اوسکا ہے پس علے ابن ابی طالب ولی امر اوسکا
ہے اور یہہ روایت مثل روایت سابقہ مستدرک الحاکم کی ہے۔
ابن حجر مکی نے صواعق محرقہ مین کہا ہے علے ان کون المولی بمعنے الامام لم یعہد
لغۃ ولا شرعًا اما الثانی فواضح واما الاول فلان احدا من ائمۃ العربیۃ
لم یذکر ان مفعلا یاتی بمعنے افعل و قولہ تعالی ماوٰکم النار ھی مولاکم
ای مقرکم و ناصرکم مبالغۃ فی نفی النصرۃ کقولھم الجوع زاد من لا زاد لہ
وایضًا فالاستعمال یمنع من ان مفعلا بمعنے افعل اذ یقال ھو اولی من کذا

دون مولے من کذا او لی الرجلین دون مولاھما وحینئذ فانما جعلنا من معانیہ المتصرف فی الامور نظرا للروایۃ الاٰیتہ من کنت ولیہ اس عبارت سے ظاہر ہے کہ ابن حجر حدیث من کنت ولیہ اوپر معنائے متصرف فی الامور کے حمل کرتے ہین پس مراد ولی سے حدیث من کنت ولیہ فعلی ولیہ کہ بطریق متعدد مروی ہے حسب افادہ صریحہ ابن حجر متصرف فی الامور ہوگی۔ اور ہرگاہ ولی حدیث من کنت ولیہ مین متصرف فی الامور پر محمول ہوگا تو مولیٰ بہی حدیث من کنت مولاہ فعلی مولاہ مین متصرف فی الامور پر محمول ہوگا لان الحدیث یفسر بعضہ بعضاً پس بحمد اللہ وحسن توفیقہ کہ امر حق بلا کلفت ومونت احتجاج واستدلال حسب اعتراف ابن حجر کے خوب ظاہر ہوگیا وللہ الحجۃ البالغۃ اور ظاہر ہے کہ مجرد ثبوت ارادہ معنے متصرف فی الامور حدیث من کنت ولیہ سے کہ ابن حجر نے اعتراف صحیح بنص صریح بحیث لا یحتمل التاویل والتوجیہ اوسکے ساتہہ کیا واسطے ثبوت مطلوب ہمارے کے کافی ہے وبحمد اللہ مزید ثبوت اس حدیث شریف کا کلام ابن حجر سے ظاہر ہے کہ انہون نے بسبب محض اس حدیث شریف کے معانی مولی کے متصرف فی الامور گرداننے با وصف اسکے کہ اونکے نزدیک یہہ معنے لغت سے ثابت نہین ہے اور نیز اس حدیث کو اکابر اساطین اعلام واجلہ محققین فخام نے روایت کیا ہے کما علمت سابقا اور نیز ظاہر ہے کہ ابن حجر استدلال کرتے ہین ساتہہ اوسکے کہ ولی حدیث من کنت ولیہ مین بمعنے متصرف فی الامور ہے اوپر اسکے کہ متصرف فی الامور از معانی مولے ہے پس اس استدلال سے صراحۃً ظاہر ہوا کہ حدیث من کنت مولاہ وحدیث من کنت ولیہ کا ایک حکم ہے پس جس معنے پر کہ لفظ ولی محمول

ہوگا اوسی معنے پر لفظ مولی محمول ہوگا اور جو ولی حدیث من کنت ولیہ مین بمعنے
متصرف فے الامور ہے مولی بہی حدیث من کنت مولاہ مین بمعنے متصرف فی
الامور ہے۔ بکمال حیرت ہے کہ ابن حجر نے با وصف اعتراف امر حق کیونکر ارادہ
رد و ابطال کیا اور تناقض صریح سے کچھہ بہی اندیشہ نہ کیا۔

دلیل رسالتمآب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قبل ارشاد فمن کنت مولاہ
فعلے مولاہ ذکر مولائیت حقتعالے اور ذکر مولائیت اپنے کا متصل اوسکے
فرمایا ابن حجر نے صواعق محرقہ مین کہا ہے فالغرض من التنصیص علے
موالاتہ اجتناب بغضہ لان التنصیص علیہ اوفے بمزید شرفہ وصدرہ
بالست اولی بکم من انفسکم ثلثا لیکون ابعث علے قبولہم وکذا بالدعاء
لہ لاجل ذلک ایضا ویرشد لما ذکرناہ حثہ صلے اللہ علیہ وسلم فے ھذہ
الخطبۃ علے اھل بیتہ عموما وعلے علے خصوصا ویرشد الیہ ایضا ما ابتداء
بہ ھذا الحدیث ولفظہ عند الطبرانی وغیرہ بسند صحیح انہ صلے اللہ علیہ
وسلم خطب بغدیر خم تحت الشجرات فقال انہ قد نبانی اللطیف الخبیر
انہ لم یعمر نبی الا نصف عمر الذی یلیہ من قبلہ وانی لاظن ان یوشک
ان ادعے فاجیب وانی مسئول وانکم مسئولون فماذا انتم قائلون قالوا
نشھد انک قد بلغت وجھدت ونصحت فجزاک اللہ خیرا فقال الیس
تشھدون ان لا الہ الا اللہ وان محمدا عبدہ ورسولہ وان جنتہ
حق ونارہ حق وان الموت حق وان البعث حق بعد الموت وان الساعۃ
آتیۃ لاریب فیھا وان اللہ یبعث من فے القبور قالوا بلے نشھد بذلک
قال اللھم اشھد ثم قال یا ایھا الناس ان اللہ مولای وانا مولی المومنین
وانا اولے بھم من انفسھم فمن کنت مولاہ فھذا مولاہ یعنی علیا

اللّٰھم وال من والاہ وعاد من عاداہ ثم قال یا ایھا الناس انی فرطکم وانکم واردون علی الحوض حوض اعرض ما بین بصرے الی صنعاء فیہ عدد النجوم قدحان من فضۃ وانی سائلکم حین تردون علی عن الثقلین فانظروا کیف تخلفونی فیھما الثقل الاکبر کتاب اللہ عز وجل سبب طرفہ بید اللہ وطرفہ بایدیکم فاستمسکوا بہ لا تضلوا ولا تبدلوا وعترتی اھل بیتی فانہ قد نبانی اللطیف الخبیر انھما لن ینقضیا[1] حتی یردا علی الحوض اور اس روایت کو صاحب مرافض نے بھی صواعق سے نقل کیا ہے صفحہ ۱۲۳ ملاحظہ ہو لیکن صاحب مرافض نے ذکر عدم انقضاض ثقلین کو آخر سے حذف کر دیا اور نیز مرزا محمد خان بدخشانی نے مفتاح النجا فی مناقب آل عبا میں کہا ہے۔

اخرج الحکیم فی نوادر الاصول والطبرانی بسند صحیح فی الکبیر عن ابی الطفیل عن حذیفۃ ابن اسید ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطب بغدیر خم تحت الشجرۃ فقال ایھا الناس انی قد نبانی اللطیف الخبیر انہ لم یعمر نبی الا نصف عمر الذی یلیہ من قبلہ وانی قد یوشک ان ادعی فاجیب وانی مسئول وانکم مسئولون فماذا انتم قائلون قالوا نشھد انک قد بلغت وجھدت ونصحت فجزاک اللہ خیرا فقال الیس تشھدون ان لا الہ الا اللہ وان محمدا عبدہ ورسولہ وان جنتہ حق ونارہ حق وان الموت حق وان البعث حق بعد الموت وان الساعۃ آتیۃ لا ریب فیھا وان اللہ یبعث من القبور قالوا بلی نشھد بذلک قال اللّٰھم اشھد ثم قال یا ایھا الناس ان اللہ مولائی وانا مولی المومنین وانا اولی بھم من

[1] قولہ ینقضیا کذا فی النسخۃ الحاضرۃ بین یدی من الصواعق وقال الرخ البرزنجی فی ترجمہ ہذا اللفظ انقضا نمی یابند و از ہم جدا نمی شوند - و در بعض نسخ ینقضا و ہو من الانقضاض و ہو التفرق -

انفسہم فمن کنت مولاہ فہذا مولاہ یعنی علیاً، اللہم وال من والاہ و
عاد من عاداہ ثم قال یا ایہا الناس انی فرطکم وانکم واردون علی الحوض حوض
اعرض مما بین بصری الی صنعاء فیہ عدد النجوم قدحان من فضۃ و انی
سائلکم حین تردون علی عن الثقلین فانظروا کیف تخلفونی فیہما
الثقل الاکبر کتاب اللہ عزوجل سبب طرفہ بید اللہ وطرفہ بایدیکم
فاستمسکوا بہ لا تضلوا ولا تبدلوا وعترتی اہل بیتی فانہ قد نبأنی العلیم
الخبیر انہما لن ینقضیا حتی یردا علی الحوض - اس روایت صحیح سے ظاہر
ہے کہ جناب رسالتماب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اولاً فرمایا کہ بتحقیق اللہ
مولی میرا ہے اور بعد اوسکے فرمایا اور مین مولا کے مسلمین ہون اور مین اولی
ہون ساتہہ اونکے نفسون اونکے سے اور پہر فرمایا جس کسیکا مین مولی ہون
پس یہہ مولے اوسکا ہے یعنے علے ابن ابی طالب علیہ السلام پس اس عبارت مین چار
جگہہ لفظ مولے کو اطلاق فرمایا اور ظاہر ہے کہ اتصال کلام والتساق وانتظام
اوسکا دلالت صریح کرتا ہے کہ سب جگہہ مولے سے معنائے واحد مراد ہے
کسواسطیکہ اولاً اونحضرت نے مولائیت حقتعالی کی ثابت فرمائی اور بعد اوسکے
مولائیت اپنی اور بعد اوسکے مولائیت حضرت علی مرتضے علیہ السلام واسطے
ہر شخص کے کہ آنجناب مولی اوسکے ہین ثابت فرمائی - اور ہرچند لزوم اتحاد
سیاق مثل ایسے مقام کے ظاہر ہے لیکن واسطے تسلی ناظر غیر ماہر کے ایک
مثال بہی ذکر کیجاتی ہے چنانچہ دیوان حماسہ مین مذکور ہے و قال حریث بن
جابر ؎ لعمرک ما انصفتنی حین سمتنی * ہواک مع المولی وان لا ہوی
لیا * اذا ظلم المولی فزعت لظلمہ * فحرک احشائی وہرت کلابیا
پہر ظاہر ہے کہ اس شعر مین دو جگہہ مولے مذکور ہے اور ایک جگہہ بقدر اور سیاق

کلام دلیل صریح ہے کہ مراد مولے سے تینون مقام مین ایک ہے اور اگر ایک جگہہ مولے او پر ایک معنے کے حمل کرین اور دوسرے مقام مین دوسرے معنے پر تو ہرگز کوئی عاقل قبول نکریگا کہ اختلال نظم کلام لازم آتا ہے اسیطرح حدیث غدیر مین بہی جو منقول ہوئی مولی چارون جگہہ معنائے واحد پر محمول ہوگا نہ یہہ کہ مولے قول آنحضرت ان اللہ مولائی وانا مولے المومنین مین اور معنے پر محمول ہو اور فمن کنت مولاہ فعلے مولاہ مین دوسرے معنے پر اور ظاہر ہے کہ مراد مولے سے قول آنحضرت ان اللہ مولائی مین ولی امر ہے جیسا کہ سابق مین معلوم ہو چکا ہے کہ واحدی نے تفسیر وسیط مین کہا ہے ثم ردوا یعنے العباد یردون بالموت الی اللہ مولاھم الحق الذی یتولی امورھم اور علامہ کواشی نے تفسیر تلخیص مین کہا ہے ولا یوقف علے انت مولانا سیدنا ومتولے امورنا لوجود الفاء فی قولہ فانصرنا علے القوم الکافرین لانک سیدنا والسید ینصر عبیدہ اور تفسیر جلالین مین ہے انت مولانا سیدنا ومتولی امورنا اور نیز سیوطے نے اوسی تکملہ مین کہا ہے فاعلموا ان اللہ مولاکم ناصرکم ومتولی امورکم اور نیز سیوطی نے اوسمین کہا ہے لن یصیبنا الا ما کتب اللہ لنا اصابتہ ھو مولانا ناصرنا ومتولی امورنا پس ہرگاہ مراد مولائیت حقتعالے سے اثبات ولایت تصرف اوتعالے شانہ ہے مراد مولائیت جناب رسالتماب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بہی وہی ولایت تصرف ہوگی پس اسیطرح مراد مولائیت جناب امیر المومنین علیہ السلام سے بہی ولایت تصرف ہوئی اور بجائے ان اللہ مولائی بعض روایات مین ان اللہ ولی وارد ہے چنانچہ خصائص نسائی مین بروایت حسین بن حریث مذکور ہے ان اللہ ولی وانا ولی المومنین ومن کنت ولیہ فھذا ولیہ اللھم وال من والاہ

وعاد من عاداہ وانصر من نصرہ اس روایت مین چار جا لفظ ولی کا وارد ہے
اور مراد ولی ہونے سے حقتعالے کے متولی امور خلق ہے اسیطرح مراد ولایت
جناب سرور کائنات صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ولایت امر و تصرف ہے
فکذا ولایت علےؑ اور کنز العمال ملا علے متقی مین مذکور ہے الا ان اللہ ولیی
وانا ولی کل مومن من کنت مولاہ فعلے مولاہ ابو نعیم نے فضائل الصحابہ
عن زید بن ارقم والبراء بن عازب معاً اور ظاہر ہے کہ مراد مولی ہونے
سے حقتعالے کے یہہ ہے کہ وہ ولی امر ہے نیشاپوری نے غرائب القرآن
مین کہا ہے اللہ ولی الذین آمنوا ای متولی امورھم وکافل مصالحھم
فعیل بمعنے فاعل الخ - اور فخر الدین محب اللہ نے حرز وصین شرح حصن
حصین مین کہا ہے - ولیہا ومولاہا تولی متولی ومصلح امور وولی
وصاحب نعمت اور مستدرک حاکم مین بروایت ابوالحسین محمد بن احمد
بن تمیم الحنظلے مذکور ہے - ان اللہ عزوجل مولائی وانا ولی کل مومن
ثم اخذ بید علےؑ فقال من کنت ولیہ فہذا ولیہ اللھم وال من والاہ -
اور تاریخ ابن کثیر مین نقلاً عن سنن النسائی بروایت محمد بن مثنی مذکور ہے
قال اللہ مولائی وانا ولی کل مومن ثم اخذ بید علیؑ فقال من کنت مولاہ
فہذا ولیہ اور کنز العمال علے متقی مین بروایت ابن جریر مسطور ہے ان
اللہ مولائی وانا ولی کل مومن ثم اخذ بید علےؑ فقال من کنت ولیہ فعلے
ولیہ اللھم وال من والاہ وعاد من عاداہ - اور ظاہر ہے کہ مراد ولی ہونے
سے جناب رسالتمآب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے یہہ ہے کہ آنجناب
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم متصرف ومتولی امور مسلمین ہین کما علمت سابقاً
کہ ابن حجر نے حدیث من کنت ولیہ کو متصرف فی الامور پر حمل کیا ہی اور نیز

علی عزیزی نے شرح جامع صغیر مین تفسیر قول آنحضرت انا مولی المومنین
مین کہا ہے - اے متولی امورہم الخ پس ہرگاہ ولایت حقتعالے وو لایت
جناب رسالتماب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بمعنے ولایت امر ہے اسیطرح ولایت
حضرت علی مرتضے علیہ السلام بہی بمعنے ولایت امر ہے اور نیز قول آنحضرت روایت
صحیحہ طبرانی وحکیم ترمذی مین وانا اولی بہم من انفسہم مفسر ومبین وانا مولی
المسلمین ہے پس مراد مولی المسلمین سے یہی ہے کہ آنحضرت اولی ہین مومنین
سے ساتہہ اونکے نفسون کے اور اولویت آنحضرت اوپر نفوس مومنین کے
مثبت وجوب اطاعت آنحضرت ہے اور اس جگہہ پر بہی بعض روایت مذکور
ہوتی ہے قسطلانی نے ارشاد الساری شرح کتاب الفرائض مین کہاہے
حدثنا عبدان ہو عبد اللہ بن عثمان بن جبلۃ المروزی قال اخبرنا
عبد اللہ المبارک المروزی قال اخبرنا یونس ابن یزید الایلی عن ابن
شہاب محمد بن مسلم الزہری انہ قال حدثنی بالافراد ابو سلمۃ عن عبد
الرحمن بن عوف عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ عن النبی صلے اللہ علیہ وسلم
انہ قال انا اولی بالمومنین من انفسہم ای احق بہم فی کل شئی من امور الدین
والدنیا وحکمہ انفذ علیہم من حکمہا اور نیز قسطلانی نے کتاب ارشاد الساری
مین شرح کتاب الاستقراض مین کہاہے عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ ان
النبی صلے اللہ علیہ وسلم قال ما من مومن الا وانا اولی بہ وفی الوقت
الا انا اولی احق الناس بہ فی کل شئی من امور الدنیا والاخرۃ اقرأوا ان
شئتم قولہ تعالے النبی اولی بالمومنین من انفسہم لان انفسہم قال بعض
الکبراء انما کان علیہ الصلوۃ والسلام اولی بہم من انفسہم لان انفسہم
تدعوہم الی الہلاک وہو یدعوہم الی النجاۃ قال ابن عطیۃ ویوئیدہ قولہ

علیہ الصلوٰۃ والسلام انا اخذ بحجزکم عن النار وانتم تقتحمون فیہا و
یترتب علی کونہ اولی بہم من انفسہم انہ یجب علیہم ایثار طاعتہ علی
شہوات انفسہم وان شق ذلک علیہم وان یحبوہ اکثر من محبتہم
لانفسہم ومن ثم قال علیہ الصلوٰۃ والسلام لا یومن احدکم حتی
اکون احب الیہ من نفسہ وولدہ الحدیث واستنبط بعضہم من الآیۃ
ان لہ علیہ الصلوٰۃ والسلام ان یاخذ الطعام والشراب من مالکہما
المحتاج الیہما اذا احتاج علیہ الصلوٰۃ والسلام الیہما وعلی صاحبہما البذل
ویفدی بمہجتہ مہجۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانہ لو قصدہ
علیہ الصلوٰۃ والسلام ظالم وجب علی من حضرہ ان یبذل نفسہ دونہ
ولم یذکر علیہ الصلوٰۃ والسلام عند نزول ہذہ الآیۃ مالہ فی ذلک
من الحظ وانما ذکر ما ہو علیہ فقال فایما مومن مات وترک مالا ای
اوحقا وذکر المال خرج مخرج الغالب فان الحقوق تورث کالمال فلیرثہ
عصبتہ من کانوا عبر بمن الموصولۃ لیعم انواع العصبۃ والذی علیہ اکثر
الفرضیین انہم ثلاثۃ اقسام عصبۃ بنفسہ وہو من لہ ولاء وکل ذکر
نسیب یدنی الی المیت بلا واسطۃ او بتوسط محض الذکور وعصبۃ
بغیرہ وہو کل ذات نصف معہا ذکر یعصبہا وعصبۃ مع غیرہ وہو
اخت فاکثر لغیر ام معہا بنت او بنت ابن فاکثر ومن ترک دینا او ضیاعا
بفتح الضاد المعجمۃ مصدر اطلق علی الاسم الفاعل للمبالغۃ کالعدل و
القوم وجوز ابن الاثیر الکسر علی انہا جمع ضائع کجیاع فی جمع جائع
وانکرہ الخطابی ای من ترک عیالا محتاجین فلیاتنی فانا مولاہ ای ولیہ
اتولی امورہ فان ترک دینا وفیتہ عنہ او عیالا فانا کافلہم والی ملجاہم

فی

وما اوا ہم الخ اور نیز روایت طبرانی اور حکیم ترمذی دلیل صریح ہے کہ جناب رسالتمآب
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بعد ذکر حدیث غدیر حدیث ثقلین ارشاد فرمائی
اور حدیث ثقلین مفید وجوب اتباع اہلبیت علیہم السلام ہے اور وجوب اتباع
اہلبیت علیہم السلام مفید امامت و خلافت بلے فاصلہ جناب امیر المومنین علیہ
السلام ہے کسواسطے کہ یہ ظاہر ہے کہ ہرگاہ جناب امیر المومنین علیہ السلام حسب
حدیث ثقلین واجب الاتباع والانقیاد ہون حضرت ابو بکر پر بہی اطاعت
وانقیاد آنحضرت واجب ہوگا پس با وصف متبوع واجب الاطاعت تابع
و مطیع کیونکر خلیفہ ہو سکتا ہے والا یصیر التابع ہو المتبوع وہو خلاف
المشروع و قلب الموضوع اور نیز اسی روایت طبرانی و حکیم ترمذی مین
عدم افتراق ثقلین مذکور ہے اور وہ دلیل صریح عصمت اہل بیت علیہم السلام
ہے اور ہرگاہ جناب امیر المومنین علیہ السلام معصوم ہون حضرت ابو بکر باوصف
وجود آنحضرت کیونکر مستحق امامت ہونگے اور عجب یہہ ہے کہ صاحب مرافض نے
نقل عبارت صواعق مشتملبر حدیث طبرانی مین فقرہ - وقد نبانی اللطیف الخبیر الخ
کہ اسمین عدم افتراق ثقلین مذکور ہے اور دلیل صریح عصمت جناب امیر المومنین
علیہ السلام وافضلیت آنحضرت پر ہے حذف و اسقاط کیا اور اوسکو چہپاکر کمال
امانت و دیانت اپنی ظاہر کی نہ کما علمت انفا - اور لطیف تر یہہ ہے کہ صاحب
صواعق نے بسبب عدم تامل در مفاد این حدیث شریف اوسکو قرینہ عدم دلالت
حدیث غدیر اوپر امامت جناب امیر المومنین علیہ السلام کے قرار دیا اور نجانا
کہ یہہ حدیث شریف در حقیقت مثبت امامت جناب امیر المومنین علیہ السلام
ہے اس سبب سے کہ وہ دلالت کرتی ہے آنحضرت کی عصمت پر - اور جواہر
العقدین مین مذکور ہے عن عامر بن ابی لیلی بن ضمرۃ وحذیفۃ بن اسید

رضی اللہ عنہما قالا لما صدر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من حجۃ
الوداع ولم یحج غیرھا اقبل حتی اذا کان بالجحفۃ نہی عن شجرات بالبطحا
متقاربات لا تنزلوا تحتھن حتی اذا نزل القوم واخذوا منازلھم
سواھن ارسل الیھن فقم ما تحتھن وشذبن عن رؤس
القوم حتی اذا نودی للصلوۃ غدا الیھن فصلی تحتھن ثم انصرف
الی الناس وذلک یوم غدیر خم وخم من الجحفۃ ولہ بھا مسجد
معروف فقال یا ایھا الناس انی قد نبانی اللطیف الخبیر انہ لم یعمر نبی
الا نصف عمر الذی یلیہ من قبلہ وانی لاظن ان ادعی فاجیب وانی
مسئول وانتم مسئولون ھل بلغت فما انتم قائلون قالوا نقول قد
بلغت وجھدت ونصحت فجزاک اللہ خیرا قال الستم تشھدون
ان لا الہ الا اللہ وان محمدا عبدہ ورسولہ وان جنتہ حق وان
نارہ حق والبعث بعد الموت حق قالوا بلی نشھد قال اللھم اشھد
ثم قال یا ایھا الناس الا تسمعون الا فان اللہ مولائی وانا اولی
بکم من انفسکم الا ومن کنت مولاہ فھذا مولاہ واخذ بید علیؑ
فرفعھا حتی عرفہ القوم اجمعون ثم قال اللھم وال من والاہ و
عاد من عاداہ ثم قال ایھا الناس انی فرطکم وانتم واردون علی الحوض
عرضہ ما بین بصری وصنعاء فیہ عدد نجوم السماء قدحان من
فضۃ الا وانی سائلکم حین تردون علی من الثقلین فانظروا
کیف تخلفونی فیھما قالوا وما الثقلان یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم قال الثقل الاکبر کتاب اللہ سبب طرفہ بید اللہ وطرف بایدیکم
فاستمسکوا بہ لا تضلوا ولا تبدلوا وعترتی فانی قد نبانی الخبیر

ان لا یتفرقا حتی یلقیانی وسالت اللہ ربی لھم ذلک فاعطانی فلا
تسبقوھم فتھلکوا ولا تعلموھم فھم اعلم منکم اخرجہ ابن عقدہ فی
الموالاۃ من طریق عبد اللہ بن سنان عن ابی طفیل عنھما به
ومن طریق ابن عقدۃ اوردہ ابو موسی المدینی فی فضائل الصحابۃ
وقال انہ غریب جدا والحافظ ابوالفتوح العجلی فی کتابہ الموجز فی
فضائل الخلفا۔

اس روایت سے ظاہر ہے کہ جناب سرور کائنات صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے اپنے اہلبیت کو قرین قرآن شریف گردانا اور عدم تفرق ان دونون کا
کہ دلیل عصمت اہلبیت علیہم السلام ہے بیان فرمایا اور نیز نہی کی صحابہ کو سبق
سے اوپر اونکے اور ہلاک اونکا اوپر تقدیر اونکے سبق کے اہلبیت علیہم السلام سے
بیان فرمایا پس جن لوگون نے کہ اختیار سبق ان حضرات یعنے اہلبیت علیہم السلام کا
کیا وہ ساتھہ نص اس حدیث کے ہالک ہون گے وللہ الحمد کہ امر حق بلا تجشم
سوئت ترتیب مقدمات منص حضرت سرور کائنات علیہ وآلہ آلاف التحیات
والتسلیمات ظاہر ہوگیا اور نیز اس حدیث سے ظاہر ہے کہ آنحضرت نے نہی کیا
صحابہ کو تعلیم اہلبیت علیہم السلام سے اور ارشاد فرمایا کہ وہ اعلم ہین پس باوجود
جناب امیر المومنین علیہ السلام کہ اعلم اہلبیت ہون کیونکہ اور حضرات مرجع
انام احکام حلال وحرام مین ہو سکتے ہین اور نیز جواہر العقدین مین مذکور ہے
وعن ابی الطفیل ان علیا رضی اللہ عنہ قام فحمد اللہ واثنی علیہ ثم قال
انشد اللہ من شھد غدیر خم الا قام ولا یقوم رجل یقول نبئت
او بلغنی الا رجل سمعت اذناہ ووعاہ قلبه فقام سبعۃ عشر رجلا
منھم خزیمۃ بن ثابت وسھل بن سعد وعدی بن حاتم وعقبۃ

بن عامر وابوایوب الانصاری وابوسعید الخدری وابوشریح
الخزاعی وابوقدامۃ الانصاری وابولیلی وابوالہیثم بن التیہان
ورجال من قریش فقال علی رضی اللہ عنہ وعنہم ہاتوما سمعتم
فقالوا نشہد انا اقبلنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من حجۃ
الوداع حتی اذا کان الظہر خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فامر
بشجرات فشذبن والقی علیہن ثوب ثم نادی بالصلوٰۃ فخرجنا
فصلینا ثم قام فحمد اللہ واثنی علیہ ثم قال یا ایہا الناس ما انتم قائلون
قالوا قد بلغت قال اللہم اشہد ثلث مرات قال انی اوشک ان
ادعی فاجیب وانی مسئول وانتم مسئولون ثم قال الا ان دمائکم
واموالکم حرام کحرمۃ یومکم ہذا وحرمۃ شہرکم ہذا اوصیکم بالنساء
اوصیکم بالجار اوصیکم بالمملوک اوصیکم بالعدل والاحسان ثم قال
ایہا الناس انی تارک فیکم الثقلین کتاب اللہ وعترتی اہلبیتی فانہما
لن یفترقا حتی یردا علی الحوض نبانی بذلک اللطیف الخبیر
وذکر الحدیث فی قولہ صلی اللہ علیہ وسلم من کنت مولاہ فعلی
مولاہ فقال علی صدقتم وانا علی ذلک من الشاہدین اخرجہ
ابن عقدہ من طریق محمد بن کثیر عن فطر وابی الجارود کلاہما عن
ابی الطفیل۔

اس عبارت سے ظاہر ہے کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
روز غدیر حدیث ثقلین ارشاد فرمائی اور اوسمیں عدم افتراق اہلبیت قرآن
شریف سے بنص صریح بیان فرمایا فثبت عصمۃ علی علیہ السلام
وہی دلیل صریح علی تعینہ علیہ السلام للخلافۃ۔

مسند احمد حنبل مین مذکور ہے حدثنا عبد اللہ حدثنی ابی ثنا یحیی بن ادم ثنا حنش بن الحارث بن لقیط النخعی الاشجعی عن رياح بن الحارث قال جاء رهط الى علی بالرحبة فقالوا السلام عليك يا مولانا قال وكيف اكون مولاكم وانتم قوم عرب قالوا سمعنا رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول يوم غدير خم من كنت مولاه فهذا مولاه قال رياح فلما مضوا تبعتهم و سألت من هم قالوا نفر من الانصار فيهما بو ايوب الانصاری حدثنا عبد الله حدثنی ابی ثنا ابو احمد ثنا حنش عن رياح بن الحارث قال رائيت قوما من الانصار قدموا على علی فی الرحبة فقال من القوم قالوا مواليك يا امير المومنين فذكر معناه-

اس روایت کو طبرانی نے معجم کبیر مین اور سبط ابن جوزی نے تذکرہ خواص الامہ مین اور محب الدین احمد بن عبد اللہ الطبرانی نے کتاب ریاض النضرہ مین اور ملا علی قاری نے مرقاۃ شرح مشکوۃ مین نقل کیا ہے پس یہہ روایت دلالت رکھتی ہے کہ ہرگاہ ابو ایوب اور اونکے ہمراہیون نے بجناب امیر المومنین علیہ السلام کہا۔ السلام علیک یا مولانا آنحضرت نے اونکے جواب مین ارشاد فرمایا کہ کیونکر ہوئین مولی تمہارا حالانکہ تم قوم عرب ہو پس اون لوگون نے اس ارشاد کے جواب مین حدیث غدیر کو جسے اونہون نے حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ سے سنا تہا بیان کر دیا۔ ارباب الباب زاکیہ واصحاب اذہان صافیہ پر مخفے نہین ہے کہ یہہ حدیث دلالت رکہتی ہے کہ حدیث غدیر مثبت امامت و افضلیت آنحضرت ہے کسواسطے کہ ظاہر ہے کہ اگر مولی بمعنائے محب و ناصر و محبوب ہو تو ارشاد جناب امیر المومنین علیہ السلام کا۔ کیف اکون مولاکم وانتم قوم عرب معاذ اللہ کلام بے انتظام ہوگا کسواسطے کہ بنا براسکے معنائے قول آنحضرت یہہ

ہونگے کیف اکون محبکم او ناصرکم او محبوبکم وانتم قوم عرب اور ظاہر ہے
کہ نسبت اس کلام کے بجناب علے مرتضے کہ افصح تاس بعد جناب رسالتماٰب
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہین ادنی عاقل نہ کریگا کیونکہ محبیب و نصرت جناب
علے مرتضے علیہ السلام کی واسطے عرب کے اور ایسے ہی محبوب ہونا آنحضرتکا
واسطے عرب کے اصلا محل استبعاد و استغراب نہین ہے پس اگر ابو ایوب اور
اونکے ہمراہیون نے محبیت یا نصرت آنحضرت کو واسطے اپنے یا محبوبیت آنحضرتکو
واسطے اپنے ثابت کیا اوسمین کونسا استبعاد ہے کہ آنحضرت نے ساتھہ ارشاد
کیف اکون مولاکم وانتم قوم عرب۔ منافات مولائیت اپنی کے ساتھہ عربیت
اونکی کے بیان فرمائی پس معلوم ہوا کہ مراد مولی سے قول ابو ایوب اور اوسکے
ہمراہیون۔ السلام علیک یا مولانا مین مالک و متصرف فے الامور ہے
اور چونکہ زمان حضرت عثمان تک عرب نے آنحضرت کو مالک و متصرف اور
اپنے کا نہ گردانا تھا بلکہ ارجاع ولایت تصرف دوسرونکے ساتھہ کیا تھا حضرت
نے واسطے توبیخ و تقریع اونکی کے استبعاد مولائیت اپنی کا واسطے اونکے
حسب مزعوم اونکے بیان فرمایا تا اثبات مطلوب بتصریح تمام زبان ابو ایوب
اور ہمراہیون اونکے سے بنقل حدیث غدیر دال بر مالکیت و تصرف آنحضرت
در عرب ظاہر ہووے اور یہہ ارشاد آنحضرت کا مشابہہ اسکے ہے کہ اگر کوئی
عالم جلیل الشان ایک قوم کے درمیان ہووے اور وہ قوم اتباع اور انقیاد
اوسکا نکرتی ہو اور دعوے جلالت کا واسطے اپنے کرے اور شان اپنی کو
اتباع اوسکے سے بالا تر جانے اور پھر کوئی اوس قوم مین سے اوس عالم
سے کہے۔ السلام علیک یا مقتدانا اوس عالم کو زیبا ہے کہ جواب مین واسطے
توبیخ کے کہے۔ کیف اکون مقتداکم وانتم قوم اجلۃ تو وہ قوم رفع اس استبعاد کی

کرے اور اوسکے جواب مین وجہ اوسکی مقتدی ہونیکی بیان کرے۔
ابن حجر مکی نے صواعق مین کہاہے واخرج ایضاً الدار قطنی انہ قیل
لعمر انک تصنع بعلی شیئا ما تفعلہ ببقیۃ الصحابۃ فقال انہ مولائی
مثل اسی روایت کے کتاب مناقب اخطب خوارزم اور ریاض النضرۃ محب الدین
احمد بن عبداللہ الطبری اور فیض القدیر شمس الدین محمد المدعو بعبد الرؤف المناوی
اور وسیلۃ المآل شیخ احمد بن الفضل اور کتاب معارج العلے فے مناقب المرتضے
محمد صدر عالم اور کتاب ذخیرۃ المآل فے شرح عقد جواہر اللآل احمد بن عبدالقادر
العجیلی الحفظی مین ذکر کیاہے - اس روایت سے ظاہر ہے کہ حضرت عمر نے مولے
ہونے جناب علی مرتضے علیہ السلام کو واسطے اونکے سبب تبجیل و تعظیم و ترجیح
و تقدم جناب امیر المومنین علیہ السلام دوسرے صحابہ پر گردانا اور ہرگاہ
مولائیت انجناب برائے حضرت عمر کے سبب تقدیم و ترجیح آنجناب جمیع صحابہ
جناب رسالتمآب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ہووے سبب تقدیم و ترجیح آنحضرت
حضرت عمرؓ پر بہی ہوگا بالبداہتہ پس اگر مراد مولائیت سے ولایت تصرف ہے
فذاک المطلوب اور اگر کوئی اور معنے بہی مراد ہو کہ مقتضی افضلیت آنجناب
ہے پھر بھی مطلوب ہمارا بسبب اقتضائے افضلیت انحضار خلافت کےلیے
آنحضرت مین بکمال وضوح ظاہر ہوتاہے اور ابن حجر نے صواعق مین تصریح
کی ہے کہ شیخین مولے سے اولے بالاتباع والقرب سمجہتے تہے اور بمقام استدلال
اس مطلوب پر حدیث کو بہی ذکر کیاہے چنانچہ سابقا معلوم ہوا اور ظاہر ہے
کہ اولے بالاتباع ہونا عین امامت ہے اور ہرگاہ تقدیم و ترجیح جناب امیر المومنین
علیہ السلام کی حضرت عمر پر ظاہر ہوئی تقدیم و ترجیح آنحضرت اوپر حضرت ابوبکر کے
بہی باجماع مرکب ثابت ہوگی اور ہرگاہ اس روایت سے تقدیم و ترجیح آنحضرت کی

جمیع صحابہ پر ثابت ہے پس آنجناب افضل حضرت عثمانؓ سے بھی ہوئے پس باوجود آنجناب خلافت حضرات ثلثہؓ کی کیونکر درست ہوگی۔

حضرت عمرؓ نے روز غدیر حضرت علی مرتضےؑ کو بحصول مرتبہ مولائیت تہنیت دی بلکہ حسب روایت دارقطنے کما فے الصواعق و روایۃ العاصمی کما فی زین الفتے حضرت ابوبکرؓ بھی شریک حضرت عمرؓ ادائے تہنیت مین ہوئے اور تہنیت حضرت عمرؓ کو بہت سارے اکابر فخام و اساطین اعلام سنیہ سے روایت کرتے ہین پس شیخین کی تہنیت دینے سے ظاہر ہے کہ مرتبہ مولائیت پس جلیل الشان اور عظیم الفخر تہا کسواسطے کہ جناب رسالتماب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مقامات بسیار مین فضائل متعددہ و مناقب کثیرہ واسطے جناب علی مرتضےؑ کے ارشاد فرمائے اور ایسی تہنیت ان اوقات مین منقول نہوئی پس معلوم ہوا کہ یہہ مرتبہ اجل فضائل و اعلاے مناقب جناب امیر المومنین علیہ السلام تہا کہ حضرات شیخین نے اوسکو مخصوص بہ تہنیت گردانا پس اگر مراد اس مولائیت سے محبیت و ناصریت یا محبوبیت ہوتی تو لازم آتا کہ صرف محبیت یا ناصریت یا محبوبیت آنجناب اعظم فضائل آنحضرت کا ہو حالانکہ بہت سے فضائل کثیرہ و مناقب سنیہ جناب امیر المومنین علیہ السلام کہ بروایت ثقات اہل سنت ثابت ہین رتبہ محبیت و ناصریت و محبوبیت سے بالاتر ہین بالبداہت پس معلوم ہوا کہ یہہ مرتبہ جز ولایت تصرف نہین ہے اور اگر کہین کہ مراد محبوبیت آنجناب سے محبوبیت مطلقہ ہے مثل محبوبیت جناب رسالتماب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور بلاشبہہ یہہ مرتبہ بس جلیل ہے لہذا حضرات شیخین نے اوسکو مخصوص بہ تہنیت کیا پس ہم کہتے ہین کہ محبوبیت مطلقہ اور تساوی اوسکا ساتھہ محبوبیت جناب رسالتماب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پس مثبت عصمت و افضلیت آنحضرت دیگر صحابہ سے ہے کہ بلاشبہہ محبوبیت دیگر اصحاب سے اور محبوبیت رسالتماب کی نہین پس

بنا برا اسکے یہی ہمارا مطلوب کہ ثبوت امامت بے فاصلہ آنجناب ہے بسبب افضلیت آنحضرت متحقق ہوگا۔ اور جاننا چاہیئے کہ تہنیت یوم غدیر اختصاص بحضرات شیخین نہین رکہتا ہے بلکہ دیگر صحابہ بلکہ ازواج معظمات جناب رسالتماب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بہی ادائے تہنیت ولایت آنحضرت کی کی ہے مولوی ولی اللہ لکہنوی نے مرآۃ المومنین مین کہا ہے۔ در مشکوۃ آوردہ کہ ملاقات کرد علے مرتضے را بعد ازین حکایت عمر ابن الخطاب و گفت گوارندہ باش وشاد باش اے پسر ابی طالب کہ صبح کردی وشام کردی وگشتی مولائ ہر مومن مرد و زن فلقیہ عمر بعد ذلک فقال لہ ھنیئاً یا ابن ابی طالب وامسیت الخ بالجملہ چون این حدیث در غدیر خم واقع شد ہر صحابی کہ از حضرت امیر ملاقات میکرد مبارکباد میداد انتہی۔ اور معارج النبوۃ مین کہ شیخ عبدالحق نے مدارج النبوۃ مین بہت سی روایتین نقل کی ہین بعد ذکر حدیث غدیر کے کہا ہے۔ گویند بیشتر اصحاب تا کہ امہات مومنین امیر المومنین علے را تہنیت بجا آوردند در روضۃ الصفا میگوید کہ چون حضرت رسولخدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم در غدیر خم حدیث من کنت مولاہ فعلے مولاہ در شان امیر المومنین علیہ السلام فرمود پس فرود آمد و در خیمہ خاص خود بنشست و فرمود کہ امیر المومنین علے در خیمہ دیگر بنشیند بعد ازان طبقات خلائق را فرمود تا بخیمہ علے رضی اللہ عنہ رفتند و زبان بہ تہنیت علے کشادند چون مردم ازین امر فارغ شدند امہات مومنین بفرمودن آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نزد علے رفتند واورا تہنیت دادند واز جملہ اصحاب امیر المومنین عمر ابن الخطاب رضی اللہ عنہ گفت خوشا حال تو اے علے کہ صباح کردی و مولائے جمیع مومنین و مومنات ودر حبیب السیر بعد ذکر حدیث غدیر مسطور است۔ پس امیر المومنین علے کرم اللہ وجہہ

بموجب فرمودہ حضرت رسالتمآب صلے اللہ علیہ وسلم درخیمہ نشست تا طوائف خلائق بملازمتش رفتہ لوازم تہنیت بتقدیم رسانیدند وازجملہ اصحاب امیر المومنین عمر ابن الخطاب رضی اللہ عنہ جناب ولایت مآب را گفت بخ بخ یا ابن ابی طالب صبحت مولائی ومولی کل مومن ومومنۃ یعنے خوشا حال تو ای پسر ابو طالب بامداد کردی وقتیکہ مولائے من ومولائے ہر مومن ومومنہ بودی بعد ازان امہات مومنین برحسب اشارہ سید المرسلین بخیمہ امیر المومنین رفتہ شرط تہنیت بجا آوردند انتہی - اور پر ظاہر ہے کہ تہنیت عامہ صحابہ وامہات مومنین بحکم جناب سید المرسلین صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بعد جلوس فرمانے جناب امیر المومنین علیہ السلام کے خیمہ خاص مین دلیل واضح ہے کہ جو کچھہ روز غدیر مین واقع ہوا عقد امامت تہا اور متصور نہین ہوتا کہ یہہ تہنیت عامہ باہتمام تمام دام جناب خیر الانام ساتھہ اوسکے بعد جلوس جناب امیر المومنین علیہ السلام خیمہ خاص مین صرف واسطے اسی بہنے کے تہا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وجوب محبت علے مرتضے کو بیان فرمایا اور یہہ تینون کتب یعنے معارج النبوت وروضۃ الصفا وحبیب السیر کتب معتبرہ سے ہین - اکابرین اہل سنت نے جا بجا تصریح کی ہے کہ یہہ کتابین منجملہ کتب معتبرہ ہین -

سید شہاب الدین احمد نے کتاب توضیح الدلائل علے ترجیح الفضائل مین واسطے صدر حدیث غدیر جناب رسالتمآب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہہ خطبہ شریفہ نقل کیا ہے الحمد اللہ علے آلائہ فی نفسہ وبلائہ فی عترتی واہلبیتی استعینہ علے نکبات الدنیا وموبقات الآخرۃ واشہد ان لا الہ الا اللہ الواحد الاحد الفرد الصمد لم یتخذ صاحبۃ ولا ولدًا ولا شریکًا ولا عمدًا وانی عبد من عبیدہ ارسلنی برسالتہ الی جمیع خلقہ لیہلک من ہلک عن

بَیّنةٍ ویحیی من حیّ عن بیّنة واصطفانی علی العالمین من الاولین والاخرین اعطانی مفاتیح خزائنه ووکدّ علی بغرائمه واستودعنی سرّه وامدّنی فابصرت له فانا الفاتح وانا الخاتم ولا قوۃ الّا باللہ۔ اتقوا اللہ ایھا الناس حق تقاته ولا تموتن الّا وانتم مسلمون واعلموا انّ اللہ بکل شیئ محیط وانه سیکون من بعدی اقوام یکذبون علیّ فیقبل منهم ومعاذ اللہ ان اقول علی اللہ الّا الحق او انطق بامرہ الّا الصدق وما امرکم الامام نی به ولا ادعوکم الّا الی اللہ وسیعلم الذین ظلموا ایّ منقلب ینقلبون فقام الیه عبادۃ بن الصامت فقال ومتی ذالک یا رسول اللہ ومن ھولاء عرفناھم لنحذرھم قال اقوام قد استعدّ والنامن یومهم وسینظرون لکم اذا بلغت النفس منی ھھنا واومأ صلی اللہ علیه وبارک وسلم الی خلقه فقال عبادۃ اذا کان ذلک فالی من یا رسول اللہ فقال صلی اللہ علیه وبارک وسلم علیکم بالسمع والطاعة للسابقین من عترتی والاخذین من نبوّتی فانهم یصدونکم عن الغی ویدعونکم الی الخیر وھم اھل الحق ومعادان الصدق یحیون فیکم الکتاب والسنة ویجیبونکم الالحاد والبدعة ویقمعون بالحق اھل الباطل لا یمیلون مع الجاھل ایھا الناس خلقنی وخلق اھل بیتی من طینة لم یخلق منها غیرھا کنا اول من ابتداء من خلقه فلما خلقنا نوّر بنورنا کل ظلمة واحیی بنا کل طینة ثم قال صلی اللہ علیه وسلم ھولاء خیار امتی وحملة علمی وخزانة سرّی وسادۃ اھل الارض الداعون الی الحق المخبرون بالصدق غیر شاکین ولا مرتابین ولا ناکصین ولا ناکثین ھولاء الھداۃ المھتدون والائمة الراشدون المھتدی من جاءنی بطاعتهم ولا یتهم الضال

من عدل منھم وجاء نے بعد او تھم حبّھم ایمان وبغضھم نفاق ھم الائمۃ الھادیۃ وعری الاحکام الواثقۃ بھم یتم الاعمال الصالحۃ وھم وصیۃ اللہ فی الاولین والآخرین والارحام التی اتسع کم اللہ بھا اذ یقول و اتقوا اللہ الذی تساءلون بہ والارحام ان اللہ کان علیکم رقیبا ثم ندبکم الی حبّھم فقال قل لا اسئلکم علیہ اجرا الا المودۃ فی القربی ھم الذین اذھب اللہ عنھم الرجس وطھرھم من النجس الصادقون اذ انطقوا العالمون اذا سئلوا الحافظون لما استودعوا جمعت فیھم الخلال العشر لم تجمع الا فی عترتی واھل بیتی الحلم والعلم والنبوۃ والنبل والسماحۃ والشجاعۃ والصدق والطھارۃ والعفاف والحکم فھم کلمۃ التقوی ووسیلۃ الھدی والحجۃ العظمی والعروۃ الوثقی ھم اولیاءکم عن قول ربکم وعن قول ربی ما امرتکم الا من کنت مولاہ فعلی مولاہ اللھم وال من والاہ وعاد من عاداہ وانصر من نصرہ واخذل من خذلہ اوحی الی ربی فیہ ثلثا انہ سید المسلمین وامام الخیرۃ المتقین وقائد الغر المحجلین وقد بلغت عن ربی ما امرت واستودعھم اللہ فیکم واستغفر اللہ لی ولکم۔

اس خطبہ بلیغہ ہدایت انتما سے بکمال وضوح روشن وظاہر ہے کہ جناب رسالتمآب صلے اللہ علیہ والہ وسلم نے بعد ارشاد من کنت مولاہ فعلی مولاہ اور دعائے اللھم وال من والاہ وعاد من عاداہ وانصر من نصرہ واخذل من خذلہ کے ارشاد فرمایا کہ وحی کی طرف میرے پروردگار میرے نے علی کے واسطے تین امر کے لئے بتحقیق کہ وہ سید مسلمین وامام خیرہ متقین وقائد الغر المحجلین ہے اور ظاہر ہے کہ ان اوصاف جلیلۃ الشان ومناقب باہرۃ البرہان

ہین سے ہر ایک واسطے اثبات امامت جناب امیر المومنین علیہ السلام کے کافی ہے
خصوصاً وصف دوم کہ اوس سے امامت آنحضرت کی بنص صریح واضح ہے اور علاوہ
برین اس خطبہ سے امامت تمام اہلبیت معصومین علیہم السلام کی بوجوہ عدیدہ ظاہر
ہے۔ اول یہہ کہ صحابہ کو بعد اپنے مامور بسمع وطاعت اہلبیت علیہم السلام کیا
اور ظاہر ہے کہ مامور بالاطاعۃ باوجود مقتدائے واجب الاطاعۃ امام نہین
ہوسکتا اور نیز کسی کو مامور ساتھہ اطاعت کسی کے کرنا دلیل صریح تفضیل و
ترجیح مطاع ہے اوپر مطیع کے اور باوجود افضل کے خلافت مفضول غیر صحیح
اور تفضیل مفضول قطعاً قبیح اور نیز امر باطاعت علے الاطلاق دلیل عصمت
مطاع ہے دوسرے یہہ کہ وصف عترت اطہار بسابقین اونکے تفضیل کی دلیل
ہے تیسرے یہہ کہ بیان فرمایا کہ عترت آنجناب کی باز رکھتی ہین صحابہ کو غی سے
اور دعوت کرتی ہین اونکو طرف خیر کے اور یہہ دلیل صریح ہے کہ اہلبیت علیہم السلام
امر بالمعروف ونہی عن المنکر واسطے صحابہ کے تھے پس اگر باوصف اونکے
بعض صحابہ خلیفہ ہوجاوین تو عکس موضوع وقلب مشروع لازم آتا ہے۔
چوتھے اوس سے ظاہر ہے کہ اہلبیت آنحضرت کے احیا کرتے ہین صحابہ مین
کتاب وسنت کو اور باز رکھتے ہین اونکو الحاد وبدعت سے اور قمع کرتے ہین ساتھہ
حق کے اہل باطل کو پس افضلیت اہلبیت علیہم السلام اور مقتدی ومطاع
ہونا اونکا واسطے صحابہ کے کالنور علے شاہق الطور واضح وظاہر ہوا۔
پانچوین یہہ کہ تصریح فرمائی آنحضرت نے کہ حقتعالے نے خلق کیا آنحضرت اور اہلبیت
آنحضرت کو اوس طینت سے کہ خلق نہ کیا اوس سے کسیکو سوائے اونکے - یہہ
دلیل صریح افضلیت اہلبیت علیہم السلام ہے اور انکار بدیہی کا علاج نہین ہے
چھٹے یہہ کہ تصریح آنحضرت کہ ہم اول وہ لوگ ہین کہ پیدا کیا حقتعالے نے خلق

اپنے سے صریح ہے کہ افضلیت اہلبیت علیہم السلام مثل افضلیت جناب رسالتمآب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہے ساتوین تنویر ہر ظلمت ان حضرات کے نور کے ساتھ اور احیائے ہر طینت ساتھہ انکے دلیل قاطع اوپر افضلیت ان حضرات کے ہے آٹھوین یہہ کہ تصریح آنحضرت کہ اہلبیت علیہم السلام خیار امت آنحضرت ہین نص قاطع و برہان سلطع اوپر خیریت و افضلیت اہلبیت علیہم السلام ہین نوین یہہ کہ قول آنحضرت۔ وحملۃ علمی وخزنۃ سری ظاہر ہے کہ اہلبیت علیہم السلام حاملین علم نبوت وخازنان اسرار رسالت ہین پس وہ لوگ کہ حاملین علم نبوت وخازنان اسرار رسالت نہین ہین کیونکر خلیفہ وامام ہوسکین گے۔ دسوین کہ یہہ وصف ساداۃ اہل الارض صریح ہے کہ اہل بیت علیہم السلام سادات اہل ارض ہین۔ پس باوجود سادات اہل ارض اور کوئی کسطرح متقدم اونپر ہوسکتا ہے گیارہوین یہہ کہ فقرہ هو کلا المهتدون والائمة الراشدون نص واضح ہے وبرہان جلی ہے کہ حضرات اہل بیت علیہم السلام ہادیان دین وائمہ راشدین تھے پس یہہ نص صریح قاطع لسان قال وقیل ودافع وجوہ تاویل وتسویل ہے بارہوین یہہ کہ فقرہ المهتدى من جارى لطاعتهم صریح ہے ایجاب طاعت اہل بیت علیہم السلام ہین۔ فیکون مطاعین للصحابۃ لا بالعکس تیرہوین یہہ کہ هم الائمة الهادية نص صریح ہے امامت اہلبیت علیہم السلام پر چودہوین یہہ قول آنحضرت۔ جمعت فیهم الخلال العشر لم تجمع الا فی عشرتی الخ سے ظاہر ہے کہ دس خلال کمال غیر اہلبیت علیہم السلام ہین جمع نہ تھے پس افضلیت حضرات اہلبیت کی بکمال ظہور ووضوح ثابت ہوئی اور قول آنحضرت اوحى الى ربى فيه الخ سے ظاہر ہے کہ جناب امیر المومنین علیہ السلام سید مسلمین وامام غرہ متقین وقائد الغر المحجلین ہین اور ظاہر ہے کہ ان اوصاف مین سے ہر ایک مثبت افضلیت وامامت

آنجناب بکمال صراحت وظہور ہے اور نیز قول آنحضرت اقوام قد استحد والناس یومہم وسیظہرون لکم اذا بلغت النفس منہا مع قول آنحضرت وانہ سیکون بعدے اقوام یکذبون علے الخ سے واضح ہے کہ جملہ از اصحاب آمادہ بغض وعداوت آنجناب واہلبیت اطیاب تھے اور وقت وفات آنحضرت ضغائن دیرینہ اپنے ظاہر کرنا شروع کیے اور دروغ آنحضرت پر باندہا اور مردم نے اونسے دروغ اونکے کو قبول کیا اور آنحضرت نے آیہ سیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون اونکے حقمین تلاوت فرمایا لہذا معلوم ہوکہ اصحاب مین سے کون کون تھے جو مصداق اسکے ہوسکتے ہین۔ اور مخفے نرہے کہ سید شہاب الدین نے خطبہ کے صدر مین کہا ہے ولصدرہ القصۃ خطبۃ بلیغۃ باحثۃ علے خطبۃ موالاتہم فاستغنی اسنادہا وہی ہذہ الخطبۃ التی خطبہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم حین نزلت انما ولیکم اللہ ورسولہ والذین آمنوا فقال الحمد للہ علے الآیہ الخ اس عبارت سے ظاہر ہے کہ یہہ خطبہ بلیغہ ہے اور باحث ہے خطبہ موالات اہلبیت علیہم السلام پر اور بیان فرمایا ہے حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوسکو وقت نزول آیہ انما ولیکم اللہ ورسولہ والذین آمنوا کے پس ظہور صحت اس خطبہ کے اور نسبت اوسکے بالقطع وجزم ساتہہ جناب رسالتمآب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جیساکہ کلام سید شہاب الدین سے ظاہر ہے فوات اسناد اوسکا ضرر نہین پہونچاتا ہے۔

تنبیہ سید شہاب الدین صاحب توضیح الدلائل اکابر علمائے سنیہ سے ہین اور اسیوجہ سے شاہ سلامۃ اللہ نے معرکۃ الآرا مین قدرت اوپر رد اونکی کے نپائی۔ اوسکو قبول کیا اور راونکے کتاب کی روایت کو دلیل ٹہرایا کہ سنئے

مناقب و مدائح جناب امیر المومنین علیہ السلام شیعون سے زیادہ کرتے ہین
چنانچہ بجواب قول صاحب سم الفار کہ یہہ ہے - سبحان اللہ فضیلتے راکہ بروایت
فریقین ثابت است منقصت قرار دادہ تعریض بآن مینماید سید شہاب الدین
احمد در کتاب توضیح الدلائل نوشتہ عن علے کرم اللہ وجہہ علمنے رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم الف باب کل باب یفتح الی الف باب رواہ الصالحانی
باسنادہ مرفوعاً انتہی معرکۃ الآراء مین کہا ہے روایت صالحانی کہ از توضیح
الدلائل سید شہاب الدین احمد بتحشم نقلش پرداخت مصدق معتقد اہل سنت
ومکذب مزعوم ارباب تشیع است چہ از روایت مذکورہ چون آفتاب نیم روز
درخشانست کہ سنیان از مناقب و مدائح شاہ مردان زیادہ تر از شیعیان روایت
کردہ اند نمی بینند کہ ابن بابویہ قمی از یکباب کشودن ہزار باب روایت کردہ
وصالحانی ہزار باب وکشودن ہزار باب از ہر باب نوشتہ سہ ببین تفاوت
رہ از کجاست تا بکجا - بلے با اینہمہ قلت وکثرت وفرق یک وہزار وہزار وصد
ہزار تفاوتے کہ مابین الروایتین ست این ست کہ ابن بابویہ شیعی باضافہ کبر بطن
وانتفاخ شکم از غلاف برآمدہ زبان بہرزہ درائی وبیہودہ سرائی کشود وصالحانی
از دور بوسہ زد وبر تعلیم ہزار باب وانفتاح ہزار باب از ہر باب اکتفا نمود
آری فکر ہر کس بقدر ہمت اوست انتہی - اور سید شہاب الدین مذکور سبط
قطب الدین ایجی ہین چنانچہ توضیح الدلائل مین کہا ہے وانی قد وجدت
ہاتین البیتین بشریف خط جد الامام المالک من السنۃ بالزمام
قطب الحق والدین الایجی قدس روحہ فی دار السلام سرہ ولا سیما
لامیر المومنین علے * بہا بلغت الذی ارجوہ من املی * تحققا اننے
لولاہ ولایتہ * ماکان ذو العرش منے قابلاً عملے - اور اول کتاب توضیح الدلائل

مین یہہ عبارت مرقوم ہے قال السید المہذب العالم الفمقام الامام المقدم الولی والهمام المکرم الصفی صاحب الاسرار السبحانیۃ وفائض الانوار الرحمانیۃ الحبیب القلوب والنجیب من العیوب منقد الخلائق من العلائق ومرشد الطرائق الی الحقائق وارث العلوم المحمدیۃ وکاشف الرموز الاحمدیۃ صفوۃ خیار الرجال عفوۃ کبار الابطال علم الهدے ومصباح الدجے قطب دائرۃ الولایۃ وشمس سماء الهدایۃ سمی حبیب اللہ والمرشد الداعے الی اللہ السید شهاب الحق والشریعۃ والصدق والطریقۃ والدین احمد اکرمہ اللہ تعالی بنعیم اللقاء السرمد ان اولی مقال یقال بمناطق البیان واعلے منال ینال بحقائق العیان الخ۔

ابن کثیر نے اپنی تاریخ مین کہا ہے حیث قال قال الامام احمد ثنا یحیے بن آدم وابن ابے بکر قالا ثنا اسرائیل عن ابی اسحاق عن حبشے بن جنادۃ قال یحیے بن آدم قد شهد حجۃ الوداع قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم علے منے وانا منہ ولا یودے علے الا انا او علے۔ اس حدیث سے ظاہر ہے کہ جناب رسالتمآب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ادا نہین کرتا ہے میرے طرف سے مگر مین یا علے اور تادیہ جانب جناب رسالتمآب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منحصر ذات شریف امیر المومنین علیہ السلام مین ہووے نہین ہوسکتا کہ خلیفہ وامام غیر آنجناب کے ہووے کسواسطے کہ کام خلیفہ وامام کا یہی ہے کہ تبلیغ امور وتادیہ اوسکا جانب جناب رسالتمآب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کرے اور یہہ صفت عمدہ صفات واہم شعایر خلیفہ ہے اور ہرگاہ یہہ صفت منحصر جناب امیر المومنین علیہ السلام مین ہو غیر آنجناب کیونکر خلیفہ وامام ہوسکتا ہے۔

سید علے ہمدانی نے کتاب مودۃ القربے مین کہاہے عن ابی الحمراء رضے
اللہ عنہ خادم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قال بعد کبر سنہ لو احد
من رفقائہ لاحدثنک ما سمعت اذنائی ورأت عینائی انّا قبل
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم حتے دخل علے عائشۃ فقال لہا ادعی
لی سید العرب فبعثت الی ابی بکر فدعتہ فجاء حتے کان کرای
العین علم ان غیرہ دعی فخرج من عندہا حتے دخل علے حفصۃ فقال
لہا ادعی لی سید العرب فبعثت الی عمر فدعتہ حتے اذا صار کرای
العین علم ان غیرہ دعی فخرج من عندہا حتے اذا دخل علے ام سلمۃ
رضے اللہ عنہا وکانت من خیرہن وقال ادعی لی سید العرب فبعثت
الی علے فدعتہ ثم قال لی یا ابا الحمراء رح ائتنی بمائۃ من قریش و
ثمانین من العرب وستین من الموالی واربعین من اولاد الحبشۃ
فلما اجتمع الناس قال ائتنی بصحیفۃ من ادیم فاتیتہ بہا ثم اقامہم
مثل صف الصلوۃ فقال معاشر الناس الیس اللہ اولی بی من نفسی
یامرنی وینہانی مالے علے اللہ امر ولا نہی قالوا بلے یا رسول اللہ
فقال الست اولے بکم من انفسکم امرکم وانہاکم لیس لکم علے امر ولا
نہی قالوا بلے یا رسول اللہ قال من کان اللہ وانا مولاہ فہذا علی مولاہ
یامرکم وینہاکم مالکم علیہ من امر ولا نہی اللہم وال من والاہ وعاد
من عاداہ وانصر من نصرہ واخذل من خذلہ اللہم انت شہید
علیہم انی قد بلغت ونصحت ثم امر فقرات الصحیفۃ علینا ثلثا
ثم قال من شاء ان یقیلہ ثلثاً فقلنا نعوذ باللہ وبرسولہ ان نستقالہ
ثلثا ثم ادرج الصحیفۃ وختمہا بخواتیمہم ثم قال یا علی خذ الصحیفۃ

الیک فمن نکث فانی بالصحیفۃ فاکون انا خصیمہ ثم تلا ھذہ الآیۃ ولا تنقضوا الایمان بعد توکیدھا وقد جعلتم اللہ علیکم کفیلا فتلا کبنی اسرائیل اذا شدد وا علی انفسھم فشدد اللہ علیھم ثم تلا فمن نکث فانما ینکث علی نفسہ الآیۃ۔

یہہ حدیث شریف نصوص قاطعہ و براہین ساطعہ سے ہے کہ مولائیت جناب امیر المومنین علیہ السلام بمعنے امامت و اولویت آنحضرت متصرف ہے کسواسطے کہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جماعت حاضرین سے صراحتاً ارشاد فرمایا کہ جس کیکا کہ خدا اور مین مولی ہون پس یہہ علیؑ مولی اوسکا ہے نہی وامر کرتا ہے وہ تمہارے تیئن اور تمکو اوسپر امر و نہی نہین ہے اور یہہ عین اولویت بالتصرف و امامت و ریاست ہے۔

مودۃ القربے تصنیف سید علی ہمدانی مین مذکور ہے عن فاطمۃ علیہا السلام قالت قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم من کنت ولیہ فعلی ولیہ ومن کنت امامہ فعلی امامہ اس روایت سے ظاہر ہے کہ جو کوئی کہ جناب رسالتمآب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم امام اوسکے ہین حضرت علی مرتضے علیہ السلام امام اوسکے ہین اور ظاہر ہے کہ باوصف ثبوت امامت جناب امیر المومنین علیہ السلام اس حدیث سے کہ سیاق اسکا مثل سیاق حدیث غدیر کے ہے اور نیز ثبوت امامت آنحضرت دیگر روایات سے کوئی عاقل محمل مولے حدیث غدیر مین بر غیر ما یدل علی الامامۃ رہنے نہ دیگا۔

تنبیہ مخفی نرہے کہ سید علی ہمدانی نزدیک اہل سنت کے اکابر اساطین و اجلہ معتمدین و اعاظم اولیائے عارفین و افاخم مشایخ مکرمین سے ہین کتاب نفحات الانس من حضرت القدس عبد الرحمن بن احمد الجامی وکتاب

الاعلام الاخیار من فقہائے مذہب النعمان المختار محمود بن سلیمان کفوی سے اور سمط مجید احمد قشاشی سے اور خلاصۃ المناقب نور الدین جعفر بدخشانی سے (کہ شاہ ولی اللہ نے رسالہ انتباہ مین وارد کیا ہے) سے اونکے محاسن و مدائح واضح ولایح ہین۔

اور ابو المجد مجدود بن آدم سے کہ حکیم سنائی کرکے مشہور ہین کتاب حدیقۃ الحقیقۃ مین مدح جناب امیر المومنین علیہ السلام مین کہا ہے ؎ نائب مصطفے بروز غدیر ✤ کردہ بر شرع خود مراورا امیر - اس شعر سے ظاہر ہے کہ حضرت علے مرتضے علیہ السلام روحنا فداہ نائب جناب رسالتمآب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روز غدیر ہوئے اور جناب رسالتمآب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آنحضرت کو اپنے شرع پر امیر مقرر کیا پس باعتراف حکیم سنائی ثابت ہوا کہ حدیث غدیر امامت و امارت پر حضرت علے مرتضے کے دلالت رکہتی ہے - اور شبہات کو اس جگہہ دخل نہین ہے وللہ الحمد علے ذلک۔

تنبیہ عبد الرحمن بن احمد الجامی نے نفحات الانس مین کہا ہے حکیم سنائی غزنوی قدس سرہ کنیت و نام وی ابو المجد مجدود بن آدم ست وی با پدر شیخ رضی الدین علے لالا ابنائے عم بودہ اند از کبرائے شعرائے طائفہ صوفیہ است وسخنان ویرا باستشہاد در مصنفات خود آوردہ اند وکتاب حدیقۃ الحقیقۃ برکمال وے در شعر وبیان اذواق ومواجید ارباب معرفت و توحید دلیلی قاطع و برہانے ساطع است از مریدان خواجہ یوسف ہمدانی ست الخ۔

اور شیخ فرید الدین العطار الہمدانی نے مثنوی مظہر الحق مین کہا ہے ؎ چون خدا گفتہ است در خم غدیر ✤ یا رسول اللہ ز آیات منیر ✤ ایہا الناس این بود الہام او ✤ زانکہ از حق آمدہ پیغام او ✤ گفت او کن با خلائق این ندا

نیست ایندم خود رسولم بر شما + هرچه حق گفتست من خود آن کنم + بر تو من اسرار حق آسان کنم + چونکه جبریل آمده بر من بگفت + من بگویم با شما راز نهفت + این چنین گفت ست قهار جہان + حق و قیوم خدای غیب دان مرتضیٰ والی درین ملک من ست + هر که این سر را نداند او زنست + -

ان اشعار بلاغت شعار حضرت عطار سے ہویدا و آشکار ہے کہ جناب سرور مختار صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قبل بیان حدیث غدیر نزول حضرت جبرئیل جناب رب جلیل سے اور مامور فرمانا آنحضرت کا ساتھہ ارشاد اس حدیث کے بہی بیان فرمایا اور معنٰے حدیث غدیر یہی ہین کہ جناب امیر المومنین علیہ السلام والی ملک جناب رسالتمآب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہین فاطف المصباح فقد طلع الصباح -

تنبیہ مدائح عطار نفحات جامی مین ملاحظہ ہو اور صاحب تحفہ نے بہی باب یازدہم مین احتجاج بقول عطار کیا ہے -

اور فاضل نحریر وزیر کبیر محمد بن طلحہ شافعی نے اعتراف کیا ہے کہ جناب رسولخدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ساتھہ حدیث غدیر کے جو چیز کہ واسطے آنجناب کے ثابت تہی واسطے حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام کے ثابت فرمائی اور منجملہ اُنکے یہہ کہ جناب رسول مختار صلے اللہ علیہ وآلہ الاطہار روحنا فداہ اولے بمومنین و سید مومنین ہین اور جو معنے کہ اثبات اوسکا واسطے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ممکن ہو پس وہ ثابت ہے واسطے علی مرتضیٰ کے - وهذه عبارت ابن طلحة فی مطالب السئول فی مناقب آل رسول واما مواخاة رسول الله صلے الله علیه وسلم ایاه وامتزاجه به وتنزیله ایاه منزلة نفسه ومثله الیه وایثاره ایاه فهذا بیانه فانه

قد یروی الامام الترمذی فی صحیحه بسنده عن زید بن ارقم انه قال
لما آخا رسول الله صلی الله علیه وسلم بین اصحابه جاء علی تدمع عیناه
فقال یا رسول الله اخیت بین اصحابك ولم تواخ بینی وبین احد قال
فسمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول انت اخی فی الدنیا والآخرة ویروی بسنده
ایضا ان رسول الله صلی الله علیه وسلم من کنت مولاه فعلی مولاه وهذا اللفظ بمجرده رواه الترمذی ولم یزد
علیه وزاد غیره ذکر الیوم والموضع فذکر الزمان وهو عند عود رسول الله صلی الله علیه وسلم
من حجة الوداع فی الیوم ثامن عشر من ذی الحجة وذکر المکان وهو ما بین مکة
والمدینه یسمی خم فی غدیر هناك فسمی ذلك الیوم یوم غدیر خم وقد
ذکره علیه السلام فی شعره الذی تقدم وصار ذلك الیوم عیدا وموسما
لکونه کان وقتا خص فیه رسول الله صلی الله علیه وسلم علیا بهذه المنزلة
العلیة وشرفه بها دون الناس کلهم ونقل عن زاذان قال سمعت
علیا فی الرحبة وهو ینشد الناس من شهد منکم رسول الله صلی الله علیه
وسلم یوم غدیر خم وهو یقول ما قال فقام ثلثة عشر رجلا فشهدوا
انهم سمعوا رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول من کنت مولاه فعلی
مولاه زیادة تقریر نقل الامام ابو الحسن علی الواحدی فی کتابه
المسمی باسباب النزول یرفعه بسنده الی ابی سعید الخدری رض
قال نزلت هذه الآیة یا ایها الرسول بلغ ما انزل الیك من ربك یوم
غدیر خم فی علی ابن ابیطالب فقوله صلی الله علیه وسلم من کنت مولاه
فعلی مولاه قد اشتمل علی لفظة من وهی موضوعة للعموم فاقتضی ان
کل انسان کان رسول الله صلی الله علیه وسلم مولاه کان علی مولاه
واشتمل علی لفظة المولی وهی لفظة مستعملة بازاء معان متعددة

قد ورد القرآن الكريم بها فتارة تكون بمعنى اولى قال الله تعالى
فی حق المنافقين ماوٰكم النار هی مولٰكم معناه اولى بكم وتارة بمعنى
الناصر قال الله تعالى ذلك بان الله مولى الذين آمنوا وان الكافرين
لامولى لهم معناه ان الله ناصر المومنين وان الكافرين لا ناصر لهم و
تارة بمعنى الوارث قال الله تعالى ولكل جعلنا موالى مما ترك الوالدان
والاقربون معناه وراثا وتارة بمعنى العصبة قال الله تعالى وانى
خفت الموالى من ورائى معناه عصبتى وتارة بمعنى الصديق و
الحميم قال الله تعالى يوم لا يغنى مولى عن مولى شيئا معناه حميم
عن حميم وصديق عن صديق وقرابة عن قرابة وتارة بمعنى السيد
المعتق وهو ظاهر واذا كانت واردة لهذه المعانى فعلى ايها حملت
اما على كونه اولى كما ذهب اليه طائفة او على كونه صديق حميما
فيكون معنى الحديث من كنت اولى به او ناصره او وارثه او عصبته
او حميمه او صديقه فان عليا منه كذلك وهذا صريح فى تخصيصه
لعلى بهذه المنقبة العلية وجعله لغيره كنفسه بالنسبة الى
من دخلت عليهم كلمة من التى هى للعموم بما لم يجعله لغيره
وليعلم ان هذا الحديث هو من اسرار قوله تعالى فى آية المباهلة
قل تعالوا ندع ابناءنا وابناءكم ونساءنا ونساءكم وانفسنا وانفسكم
والمراد نفس على على ما تقدم فان الله جل وعلا لما قرن بين نفس
رسول الله صلى الله عليه وسلم وبين نفس على وجمعهما بضمير
مضاف الى رسول الله صلى الله عليه وسلم اثبت رسول الله صلى
الله عليه وسلم لنفس على بهذا الحديث ما هو ثابت لنفسه على المومنين

عموماً فانہ اولی بالمومنین وناصر المومنین وسید المومنین وکل معنی امکن اثباتہ مما دل علیہ لفظ المولی لرسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فقد جعلہ لعلی علیہ السلام وھی مرتبہ سامیتہ ومنزلۃ شاھقہ ودرجۃ علیۃ ومکانۃ رفیعۃ خصصہ صلے اللہ علیہ وسلم بھا دون غیرہ فلھذا صار ذلک الیوم یوم عید وموسم سرور لاولیائہ۔

اس عبارت سے ظاہر ہے کہ حدیث غدیر مثبت امامت وخلافت جناب علی مرتضی علیہ السلام ہے کسواسطیکہ ابن طلحہ نے تصریح کی ہے کہ حدیث غدیر اسرار آیہ مباہلہ سے ہے اور چونکہ جناب امیر المومنین بنص آیہ نفس حضرت رسولخدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین لہذا حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ساتھہ حدیث غدیر کے ثابت کیا اوس چیز کو واسطے جناب علی مرتضے کے جو ثابت تہی مومنین پر واسطے آنجناب کے اور ظاہر ہے کہ جملہ امور سے کہ واسطے جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مومنین پر ثابت ہے اولویت آنحضرت متصرف نفوس اور اموال ہین اونکے ہے اور نیز وجوب اتباع وانقیاد آنحضرت کا تمام احکام واوامر ونواہی مین واسطے مومنین کے ثابت ہے پس یہہ معنے واسطے جناب علیہ مرتضے علیہ السلام کے بہی ثابت ہوئے اور یہی ہے عین امامت وخلافت بلا فصل اور معہذا خود ابن طلحہ نے تصریح کی ہے کہ جملہ امور سے کہ واسطے جناب رسالتماب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مومنین پر ثابت ہوا یہہ ہے کہ آنجناب اولے بالمومنین وسردار مومنین تہے اور اولویت بمومنین اور سرداری اونکی عین امامت ہے اور نیز اعتراف ابن طلحہ کا کہ یہہ مرتبہ سامیہ اور منزلت شامخہ ودرجہ علیہ رفیعہ مکان ہے کہ جناب رسالتماب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت

علی مرتضی کو ساتھہ اوسکے خاص کیا نہ غیر آنجناب کو صریح ہے کہ آنجناب افضل ہین۔ علاوہ برین ابن طلحہ نے یہہ بہی تصریح کی کہ یوم غدیر عید و موسم سرور واسطے اولیائے جناب امیر المومنین علیہ السلام ہے پس منکر عید غدیر ولائے آنحضرت سے خالی ہے۔

تنبیہ مخفے نرہے کہ ابن طلحہ اکابر روسا محتشمین واجلہ فقہائے بارعین واعاظم محققین معروفین وافاخم معتمدین مشہورین سے ہے۔ مدائح اونکے طبقات استوی و طبقات اسدی وعجالۃ الراکب عبد الغفار بن ابراہیم العلوی العکی وغیرہ سے ظاہر و باہر ہین۔

اور یوسف بن قرعلی سبط ابن الجوزی کتاب تذکرہ خواص الامہ فی معرفۃ الائمہ مین کہ اوس سے ابن حجر نے صواعق مین اور سید سمہودی نے جواہر العقدین مین روایات عدیدہ نقل کی ہین فرمایا ہے۔ اتفق علماء السیر ان قصۃ الغدیر کانت بعد رجوع النبی صلے اللہ علیہ وسلم من حجۃ الوداع فی الثامن عشر من ذی الحجۃ جمع الصحابۃ وکانوا مائۃ وعشرین الفا وقال من کنت مولاہ فعلی مولاہ الحدیث نص صلے اللہ علیہ وسلم علی ذلک بصریح العبارۃ دون التلویح والاشارۃ وذکر ابو اسحق الثعلبی فی تفسیرہ باسنادہ ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم لما قال ذلک طار فی الاقطار وشاع فی البلاد والامصار وبلغ ذلک الحارث بن نعمان الفہری واتاہ علی ناقۃ لہ فاناخہا علی باب المسجد ثم عقلہا وجاء فدخل المسجد فجثا بین یدی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فقال یا محمد انک امرتنا ان نشہد ان لا الہ الا اللہ وانک رسول اللہ فقبلنا منک ذلک ثم لم ترض بہذا حتی رفعت بضبعی ابن عمک وفضلتہ علی الناس وقلت من کنت

مولاہ فعلی مولاہ ہٰذا شیٔ منک او من اللہ تعالیٰ فقال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم وقد احمرت عیناہ واللہ الذی لا الٰہ الا ھو انہ
من اللہ ولیس منی قالہا ثلثا فقام الحارث وھو یقول اللّٰھم ان کان ما یقول
محمد حقًا فارسل علینا حجارۃ من السماء او ائتنا بعذاب الیم قال فو اللہ
ما بلغ ناقتہ حتی رماہ اللہ بحجارۃ من السماء فوقع علی ھامتہ فخرج من دبرہ
ومات وانزل اللہ تعالیٰ سأل سائل بعذاب واقع للکافرین لیس لہ
دافع فاما قولہ من کنت مولاہ فعلی مولاہ فقال علماء العربیۃ لفظ مولی
یرد علی وجوہ احدھا بمعنی المالک ومنہ قولہ تعالیٰ ضرب اللہ مثلًا عبدًا
مملوکًا لا یقدر علی شیٔ وھو کل علی مولاہ ای علی مالک رقہ والثانی
بمعنی المعتق والثالث بمعنی المعتق بفتح التاء والرابع بمعنی الناصر ومنہ
قولہ تعالیٰ ذلک بان اللہ مولی الذین آمنوا وان الکافرین لا مولی
لھم ای لا ناصر لھم والخامس بمعنی ابن العم قال الشاعر شعر ؎ مھلا بنی عمنا
مھلا موالینا لا تنبشوا بیننا ما کان مدفونا + وقال آخر ؎ ھم الموالی حنقوا علینا
وانا من لقائھم لزور + وحکی صاحب الصحاح عن ابی عبیدۃ ان قائل
ھذا البیت یعنی بالموالی بنی العم قال وھو قولہ تعالیٰ ثم نخرجکم طفلا
والسادس الحلیف قال الشاعر ؎ موالی حلف لا موالی قرابۃ
ولکن قطینا یسئلون الاتاویا + یقول ھم حلفاء لا ابناء عم قال فی الصحاح
واما قول الفرزدق ؎ ولو کان عبد اللہ مولی ھجوتہ + ولکن عبد اللہ
مولی موالیا + فلان عبد اللہ بن ابی اسحٰق مولی الحضرمیین وھم
حلفاء بنی عبد شمس بن عبد مناف والحلیف عند العرب مولی
وانما نصب الموالی لانہ ردہ الی اصلہ للضرورۃ وانما لم ینون مولی

لانه جعله بمنزلة غير المعتق الذى لا ينصرف والسابع المتولى لضمان
الجريرة وحيازة الميراث وكان ذلك فى الجاهلية ثم نسخ باية المواريث
والثامن الجار وانما سمى به لما له من الحقوق بالمجاورة والتاسع السيد
المطاع وهو المولى المطلق قال فى الصحاح كل من ولى امر احد فهو وليه و
العاشر بمعنى الاولى قال الله تعالى فاليوم لا يوخذ منكم فدية ولا من
الذين كفروا ماويكم النار هى مولاكم اى اولى بكم الى ان قال بعد ذكر
عدم جواز ارادة غير الاولى من المعانى والمراد من الحديث الطاعة
المخصوصة فتعين العاشر ومعناه من كنت اولى به من نفسه فعلى
اولى به وقد صرح بهذا المعنى الحافظ ابو الفرج يحيى بن سعيد الثقفى
الاصبهانى فى كتابه المسمى بمرج البحرين فانه روى هذا الحديث باسناده
الى مشايخه وقال فيه فاخذ رسول الله صلى الله عليه وسلم بيد على و
قال من كنت وليه واولى به من نفسه فعلى وليه فعلم ان جميع المعانى
راجعة الى الوجه العاشر ودل عليه ايضا قوله عليه السلام الست اولى
بالمومنين من انفسهم وهذا نص صريح فى اثبات امامته وقبول طاعته
وكذا قوله صلى الله عليه وسلم وادر الحق معه حيث دار فيه دليل على انه
ما جرى خلاف بين على وبين احد من الصحابة الا والحق مع على وهذا
باجماع الامة الا ترى ان العلماء استنبطوا احكام البغاة من وقعة
الجمل وصفين وقد اكثرت الشعراء فى يوم غدير خم فقال
حسان بن ثابت يناديهم يوم الغدير نبيهم بخم فاسمع بالرسول
مناديا * وقال فمن مولاكم ووليكم * فقالوا ولم يبدوا هناك التعاميا
الهك مولانا وانت ولينا * ومالك منا فى الولاية عاصيا * فقال

له قم یا علی فاننی + رضیتك من بعدی اماما وهادیا + فمن كنت
مولاہ فهذا ولیه + فكونوا له انصار صدق موالیا + هناك دعا اللهم
وال ولیه + وكن للذی عادی علیا معادیا + ویروی ان النبی صلی الله
علیه وسلم لما سمعه ینشد هذه الابیات قال له یا حسان لا تزال مویدا
بروح القدس ما نصرتنا او نافحت عنا بلسانك و قال قیس بن سعد
بن عبادة الانصاری وانشدها بین یدی علی بصفین شعر قلت
لما بغی العدو علینا + حسبنا ربنا ونعم الوكیل + وعلی امامنا وامام + لنا
سوانا به اتی التنزیل + یوم قال النبی من كنت مولاہ + فهذا مولاہ
خطب جلیل + انما قاله النبی علی الامة + حتم ما فیه قال و قیل +
و قال الكمیت شعر نفی عن عینك الارق الهجوعا + وهما یمتری
عنه الدموعا + لدی الرحمن یشفع بالمثانی + فكان لنا ابو حسن شفیعا
ویوم الدوح دوح غدیر خم + ابان له الولایة لو اطیعا + ولكن الرجال
تبایعوها + فلم ار مثلها خطرا مبیعا - ولهذه الابیات قصة عجیبة
حدثنا بها شیخنا عمر ابن صالح الموصلی رحمه الله تعالی قال نشد
بعضهم هذه الابیات وبات مفكرا فرای علیا كرم الله وجهه فی
المنام فقال له اعد علی ابیات الكمیت فانشده ایاها حتی بلغ الی قوله
خطرا مبیعا فانشد علی بیتا اخر من قوله زیادة فیها شعر فلم ار مثل
ذاك الیوم یوما + ولم ار مثله حقا اضیعا + فانتبه الرجل مذعورا
و قال السید الحمیری یا بائع الدین بدنیاہ + لیس بهذا امر الله +
من این ابغضت علیا الرضا + واحمد قد كان یرضاه + من الذی
احمد من بینهم + یوم غدیر الخم ناداہ + اقامه من بین اصحابه

وہم حوالیہ فسماہ + ھذا علی ابن ابی طالب + مولی لمن قد کنت مولاہ + فوال من والاہ یا ذا العلا + وعاد من قد کان عاداہ

وقال بدیع الزمان ابو الفضل احمد بن الحسین الہمدانی یہجو یا دار منتجع الرسالہ بیت مختلف الملائک + یا ابن الفواطم والعواتک + والترائک والارائک + انا حائک ان لم اکن + مولی ولائک وابن حائک +

فللہ الحمد والمنہ کہ سبط ابن الجوزی نے اس عبارت سراسر متانت سے داد احقاق حق وازہاق باطل دیا دلالت حدیث غدیر کو امامت جناب علی مرتضی علیہ السلام پر بکمال تصریح وتبیین وتوضیح ثابت کیا۔ پس کاش حضرات اہل سنت اس کلام متانت نظام عمدۃ الاعلام کو بچشم انصاف ملاحظہ فرماوین سبط ابن الجوزی نے علاوہ اس تصریح کے کہ حدیث غدیر امامت پر دلالت کرتی ہے اشعار حسان بن ثابت کو کہ نص صریح ہے دلالت حدیث غدیر اوپر امامت آنجناب کے ذکر کیئے اور دعائے جناب رسالتمآب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم حق حسان مین بعد سماع اشعار دلیل قاطع ہے کہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس حدیث سے ارادہ امامت و خلافت حضرت امیر المومنین علیہ السلام فرمایا اور نیز سبط ابن جوزی نے اشعار قیس بن سعد بن عبادہ کو نقل کیا جو کہ نص واضح ہے کہ حدیث غدیر امامت جناب علی مرتضی علیہ السلام پر نص ہے اور نیز ان مین اسکی تصریح ہے کہ حکم امامت آنجناب قرآن شریف مین نازل ہوا اور بموجب اوسکے جناب سرور کائنات صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی مرتضی کو بقطع وحتم یوم غدیر مین امام وخلیفہ اپنا کیا۔ اور اشعار کمیت سے کہ سبط ابن

جوزی نے نقل کئے ظاہر ہے کہ جہان سرور مختار صلے اللہ علیہ و آلہ الاطہار نے
روز غدیر خم ولایت جناب علے مرتضے ؑ کی ظاہر فرمائی لیکن مردم نے اطاعت
جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی اس ارشاد مین نکی - اور ولایت
آنحضرت بایکدیگر فروخت کیا - اور مثل ولایت آنحضرت کے کوئی چیز بیچی نگئی
مجاہد کمیت معاہد التنصیص عبدالرحیم عباسی مین ملاحظہ ہون - یہہ شاعر اہلبیت
علیہم السلام ہے اور مدائح سبط ابن جوزی کتاب وفیات الاعیان و منظر الانسان
ترجمہ وفیات الاعیان - و مرآۃ الجنان یافعی و مدینۃ العلوم ازنیقی و کتائب
اعلام الاخیار کفوی و تتمۃ المختصر ابن الوردی وغیرہ سے روشن ہین - اور
نزدیک شاہ عبدالعزیز صاحب و ثناء اللہ پانی پتی اوصاحب صواقع کے سبط
ابن الجوزی معتبر ہین اور فاضل رشید الصلاح مین کہتے ہین کہ سبط ابن الجوزی
ائمہ دین و قدمائے معتمدین سے ہین یک اہل سنت کے ہین اور علامہ محمد بن
یوسف بن محمد الکنجی شافعی نے کہ علمائے سنیہ اپنے کتب مین اونسے نقل کرتے
ہین - کالمطری فی الریاض المزاہرۃ و ابن الصباغ فی الفصول المہمہ مین تصریح
کی ہے کہ حدیث غدیر دال ہے تولیت و استخلاف پر حیث قال فی کفایۃ
الطالب فی مناقب امیر المومنین علے ابن ابیطالب بعد ذکر
حدیث فی انہ قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم لعلی لو کنت
مستخلفا احدًا لم یکن احدًا حق منک وھذا الحدیث وان دلّ علے
عدم الاستخلاف لکن حدیث غدیر خم دال علے التولیۃ وھی الاستخلاف
وھذا الحدیث اعنی حدیث غدیر خم ناسخ لانہ کان فی آخر عمرہٖ
صلے اللہ علیہ وسلم - انتہی اور سعد الدین فرغانی نے بھی دلالت حدیث
غدیر کو امامت جناب علے مرتضے علیہ السلام پر بوضوح تمام ثابت کیا بلکہ افادہ

کیا کہ جناب رسالتماب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ساتھہ حدیث غدیر کے جناب علے مرتضے علیہ السلام کو وصی اور قائم مقام اپنے نفس مبارک کا کیا چنانچہ شرح قصیدہ تائیہ ابن فارض مین شرح بیت واوضح بالتاویل ماکان مشکلاً علی بعلم نالہ بالوصیۃ ۔ وکذا ھذا البیت مبتدا محذوف الخبر تقدیرہ وبیان علے کرم اللہ وجھہ وایضاحہ بتاویل ماکان مشکلاً من الکتاب والسنۃ بوساطۃ علم نالہ بان جعلہ النبی صلے اللہ علیہ وسلم وصیتہ قائماً مقام نفسہ بقولہ من کنت مولاہ فعلے مولاہ وذلک کان یوم غدیر خم علی ما قالہ کرم اللہ وجھہ فی جملۃ ابیات منھا قولہ ؎ واوصلنی النبی علے اختیاری + لامتہ رضے منہ بحکمی + واوجب لی ولایتہ علیکم + رسول اللہ یوم غدیر خم ۔ وغدیر خم ماء علے منزل من المدینۃ علی طریق یقال لہ الان طریق المشاۃ الی مکۃ کان ھذا البیان بالتاویل بالعلم الحاصل بالوصیۃ من جملۃ الفضائل التی لا تحصے خصۃ بھا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فورثھا منہ علیہ الصلوۃ والسلام ۔

اس عبارت سے صاف ظاہر ہے کہ بیان کرنا جناب امیر المومنین علیہ السلام کا اور ایضاح آنحضرت بتاویل مشکلات کتاب وسنت بواسطہ اوس علم کے کہ پہونچی ہین آنحضرت کو اوس علم کے اور یہہ علم اس سبب سے ہے کہ جناب رسالتماب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آنحضرت کو وصے و قائم مقام نفس شریف اپنے کا بقول خود من کنت مولاہ فعلے مولاہ فرمایا اور جو شعر کہ فرغانی نے جناب امیر المومنین علیہ السلام سے نقل کیے نیز صریح ہین کہ جناب رسالتماب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آنحضرت کو وصی اپنا کیا اور آنحضرت کو واسطے امت اپنی کے اختیار کیا

اور ساتھہ حکم آنحضرت کے اوپر امت کے راضی ہوئے اور نیز فرغانی نے شرح قصیدہ تائیہ مین کہاہے واما حصۃ علی بن ابیطالب کرم اللہ وجھہ العلم والکشف وکشف معضلات الکلام العظیم والکتاب الکریم الذی ہو من اخص معجزاتہ صلے اللہ علیہ وسلم باوضح بیان بما نالہ بقولہ صلے اللہ علیہ وسلم انا مدینۃ العلم وعلی بابھا وبقولہ من کنت مولاہ فعلی مولاہ مع فضائل اُخر لا تعد ولا تحصے۔

اس عبارت سے صاف ظاہر ہے کہ حدیث غدیر مثل حدیث انا مدینۃ العلم دلیل حصول علم وکشف معضلات کلام عظیم یعنے قرآن مجید کہ اخص معجزات نبویہ سے ہے واسطے جناب امیر المومنین علیہ السلام کے ہے فللہ الحمد والمنہ کہ افادات امتینہ فرغانی سے تمام تاویلات وتسویلات مضمحل ہوے۔

تنبیہ مخفے نہ ہے کہ شرح سعید الدین فرغانی تائیہ ابن فارض پر کتب مشہورہ ومعروفہ سے ہے اور سعید الدین فرغانی اعاظم واکابر سنیہ سے ہین کشف الظنون مین و نفحات جامی مین اونکے مدائح ملاحظہ ہون۔ عبد الرحمن جامی نے نفحات مین کہاہے۔ شیخ سعید الدین الفرغانی رحمہ اللہ تعالے وی از اکمل ارباب عرفان واکابر اصحاب ذوق و وجدان بودہ است ہیچ کس مسائل علم حقیقت راچنان مضبوط ومربوط بیان نہ کردہ است کہ وی در دیباجہ شرح قصیدہ تائیہ فارضیہ بیان کردہ است اولاً آنرا بعبارت فارسی شرح کردہ بودہ بر شیخ خود

شیخ صدر الدین قونوی قدس سرہ عرض فرمودہ و شیخ آنرا استحسان بسیار کردہ و دریں باب چیزے نوشتہ و شیخ سعید آن نوشتہ را بعینہ بر سبیل تبرک و تیمن در دیباچہ شرح فارسی خود درج کردہ است و ثانیا از برائے تعمیم و تتمیم فائدہ آنرا بعبارت عربے نقل کردہ و فوائد دیگر برآن مزید ساخت جزاہ اللہ تعالے عن الطالبین خیر الجزاء الخ اور مناقب عرفائے کتائب کفوسے بہی واضح و لائح ہنا۔

اور تقی الدین احمد بن علی بن عبد القادر المقریزی نے ابن زولاق سے عہد کرنا جناب رسالتماب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا طرف جناب علی مرتضے علیہ السلام کے روز غدیر مین اور استخلاف آنحضرت کا نقل کیا ہے چنانچہ کتاب المواعظ والاعتبار بذکر الخطط والآثار مین کہا ہے وقال ابن زولاق وفی یوم ثمانیة عشر من ذی الحجة سنة اثنتین وستین وثلثمائة وھو یوم الغدیر یجتمع خلق من اھل مصر والمغاربة ومن تبعھم للدعاء لانه یوم عید لان رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم عھد الی امیر المومنین علی ابن ابیطالب فیه واستخلفه فاعجب المعز ذلك من فعلھم وکان ھذا اول ما عمل بمصر۔

اس عبارت سے ظاہر ہے کہ حسب تصریح ابن زولاق روز غدیر روز عید ہے اسواسطے کہ جناب رسول مختار صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوس روز مین عہد کیا طرف جناب امیر المومنین علیہ السلام کے اور استخلاف فرمایا اور ہرگاہ عہد جناب رسالتمآب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بسوئے جناب علی مرتضے علیہ السلام و استخلاف آنحضرت روز غدیر ثابت ہوا۔ ولالت حدیث غدیر امامت پر ثابت ہوئی اور اصلا مجال تشکیک و ارتیاب و اختراع تاویلات

بعید و از صواب نرہے والحمد للہ فی المبدأ والمآب وهو الموفق للسداد فی کل باب۔ یہہ مقریزی حسن المحاضرہ سیوطی سے ظاہر اور یہہ ابن ولاق وفیات الاعیان ابن خلکان وحسن المحاضرہ سیوطے وتتمۃ المختصر ابن الوردی وکشف الظنون سے ہے۔

اور افادات شہاب الدین دولتابادی سے کہ جلائل فضائل علیہ ومفاخر ومآثر سنیہ اونکے سبحۃ المرجان بلگرامی واخبار الاخیار شیخ عبد الحق ورسالہ مقدمہ سنیہ شاہ ولی اللہ وامثال آن سے ظاہر ہین اور بتصریح فاضل رشید فی الصباح عظمائے سنیہ وائمہ دین وقدمائے معتمدین سے نزدیک اہل سنت کے ہین نیز واضح ولائح ہے کہ حدیث غدیر دلیل خلافت ونیابت جناب امیر المومنین علیہ السلام اور مفید لزوم اطاعت واتباع آنجناب ہے چنانچہ ہدایت السعدا مین ہدایت رابع عشر مین کہاہے۔ نکتہ ودقیقہ اینجا آن بود چون در خیر القرون آفتاب رسالت تابان وروشن است در حالت غروب علی ولی مقابل خود کالبدر المنیر للشمس نائب خود داشتہ یا علی انک منی بمنزلۃ ھارون من موسے ولا نبی بعدی من کنت مولاہ فعلی مولاہ تا انقراض عالم بر من ایمان وبر تو اعتقاد دارند انتہی۔

یہہ عبارت دلیل صریح ہے کہ مفاد حدیث منزلت وحدیث غدیر وہ ہے کہ نیابت وخلافت جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم واسطے حضرت علی مرتضے علیہ السلام کے حاصل تہی۔ اور نیز ہدایۃ رابعہ عشر مین کہاہے الجلوۃ الثالثۃ فی نکات البیعۃ بدانکہ ید بمعنی قبض است یعنے قبض وقبضہ ید بر دست پیر فروختم تا ذو الیہ پیر باشد واطاعت لازم شود اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم سر این بیعت ست

ویدبعنے ملک یعنے خود را بر دست پیر فروختم تا بر نعمت و دولت کہ ترا رسد از پیر تصور کنے و ہر چہ در ملک تو آید از پیر دانی و از فرزندان او دریغ نداری العبد وما فی یدہ ملک لمولاہ من کنت مولاہ فہذا علی مولاہ شاہد این حال انتہی۔

اس عبارت سے ظاہر ہوتا ہے کہ حدیث غدیر دلیل ہے اسپر کہ جناب امیر المومنین علیہ السلام مالک و اجب الاطاعۃ ہین اور نیز ہدایۃ السعدا مین کہا ہے۔ بدانکہ چون مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم بجل خوندکار است و علے ولی نیز بجائے خوندکار ازانکہ استاد شریعت و مرشد طریقت ست من کنت مولاہ فعلی مولاہ شاہدے صادق ست انتہے۔ اس عبارت سے ثابت ہوتا ہے کہ حدیث غدیر دلیل ہے اسپر کہ جناب امیر المومنین علیہ السلام مثل جناب رسالتمآب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے استاد شریعت و مرشد طریقت و بجل خوندکار یعنے صاحب الامر و صاحب فرمان لازم الاطاعۃ ہتے و ہذا ہو المطلوب اور مولوی محمد اسمعیل صاحب کہ ابن اخ شاہ صاحب کے ہین اور جم غفیر و جمع کثیر اونکو مقتدا و مطاع اپنا امور دین مین جانتے ہین بلکہ اونکو مجدد دین مائۃ ثالثہ عشر مین گمان کرتے ہین اوس رسالہ مین کہ اوسکو بیان حقیقت امامت مین تصنیف کیا ہے فرماتے ہین نکتہ ثانی اما نائب رسول ست انچہ سنت اللہ در بندگان خود بواسطہ انبیا و رسل جاری فرمود ہمان سنت بواسطہ ائمہ ہم جاری میفرماید و ازانجملہ اتمام حجت ست بہ بعثت ایشان یعنے تا وقتیکہ بعثت رسول متحقق نمے شود وجود و انکار ایشان در اشقیا سر بر نمی زند انتقام ملک علام بہ نسبت اہل معاصے و آثام متحقق نمے گردد قال اللہ تبارک و تعالے وما کنا معذبین حتے نبعث رسولا و این اتمام حجت بہ بعثت ائمہ ہم ثابت

عبارت رسالہ محمد اسمعیل کہ اونہا در بیان حقیقت امامت نوشتہ

میگرود قال اللہ تعالےٰ واضرب بھم مثلاً اصحاب القریۃ اذ جاءھا المرسلون
الی آخر۔ القصہ مراد ازین قریہ انطاکیہ است کہ حوارین حضرت روح اللہ بسوے
ایشان مبعوث شدہ بودند و آخر الامر اہل انطاکیہ بایشان بجحود و انکار پیش
آمدند و در انتقام ملک اعلام گرفتار گردیدند و قال اللہ تعالےٰ فیہ ایضاً
وما انزلنا علیٰ قومہ من بعدہ من جند من السماء وما کنا منزلین ان
کانت الا صیحۃ واحدۃ فاذا ھم خامدون پس این معنے بالیقین باید فہمید
کہ چون در وقتے از اوقات امام قائم گردید و دعوت او بر منصبہ ظہور رسید
حجۃ اللہ بر جمیع اہل معصیت و فساد تمام شد و وقت انتقام الٰہی از ایشان در رسید
پس گویا کہ معاصے و آثام بمعارضہ و مقابلہ امام با تمام میرسد ولا ریب بسر حد
انتقام مے کشد واز انجملہ مامور شدن عبادت ست بتفحص ایشان و طلب و
معرفت ایشان قال اللہ تعالےٰ یا ایھا الذین امنوا اتقوا اللہ وابتغوا الیہ
الوسیلۃ و مراد از وسیلہ شخصے ست کہ اقرب الی اللہ باشد در منزلت کما قال
اللہ تعالےٰ اولئک الذین یدعون یبتغون الی ربھم الوسیلۃ ایھم اقرب
و اقرب الی اللہ باعتبار منزلت اول رسول ست بعد ازان امام کہ نائب اوست
قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان احب الناس الی اللہ یوم القیمۃ و
اقربھم مجلساً امام عادل قال النبی علیہ السلام من لم یعرف امام
زمانہ فقد مات میتۃ جاھلیۃ و از انجملہ ایفای بعض مواعید ست کہ حق
جل و علا رسول خود را بآن موعود فرمودہ پس بعض ازان را بدست پیغمبر بمرتبہ
ایفا رسانیدہ و بعض دیگر را از دست نائبان او تمام گردانیدہ کما قال اللہ
تعالےٰ ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ و دین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ
و ظاہر است کہ ابتدائے ظہور دین در زمان پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم بوقوع آمدہ

واتمام آن از دست حضرت مہدی ع واقع خواہد گردید وہمچنان ست ہلاک کسرے وقیصر وتملک خزائن ایشان کہ آنجناب بآن موعود شدہ بودند وظہور آن از دست خلفائے راشدین واقع گردیدہ وازانجملہ اتمام امر ست کہ رسول بآن مامور شدہ بودند واداے آن از اتمام صورت بست قال اللہ تعالے قل یا ایہا الناس انی رسول اللہ الیکم جمیعًا وظاہر ست کہ تبلیغ رسالت بہ نسبت جمیع ناس از آنجناب متحقق نہ گشتہ بلکہ امر دعوت از آنجناب شروع گردیدہ وتا فیوتا بواسطہ خلفائے راشدین وائمہ مہدیین روبہ تزائد کشید تا اینکہ بواسطہ امام مہدی م باتمام خواہد رسید وہمین نیابت را در امور مذکورۃ الصدر وصایہ مینامند یعنے چنانکہ وصی در مطالب واداے حقوق قائم مقام منیب می باشد ہمچنین امام قائم مقام پیغمبر ست در معاملاتیکہ درمیان خدا ورسول او منعقد گردید وازانجملہ است ثبوت ریاست یعنے چنانکہ انبیاء اللہ را بہ نسبت امت یک نوے از ریاست ثابت ست کہ بملاحظہ ہمان ریاست ایشان را است این رسول میگویند واین رسول را رسول این است ودر بسیارے از امور دنیویہ ہم تصرف رسول در ایشان جاریست کما قال اللہ تعالے النبی اولے بالمومنین من انفسہم ودر مقدمات اخرویہ ہم ولایت او ثابت قال اللہ تعالے فکیف اذا جئنا من کل امۃ بشہید وجئنا بک علے ہولاء شہیدا ہمچنین امام را ہم در دنیا وآخرت مثل این ریاست بہ نسبت مبعوث الیہم ثابت ست قال النبی صلے اللہ علیہ وسلم الستم تعلمون انی اولے بالمومنین من انفسہم قالوا بلے فقال اللہم من کنت مولاہ فعلے ع مولاہ۔ وقال اللہ تعالے ویوم ندعو کل اناس بامامہم وقفوہم انہم مسئولون۔ قال النبی صلے اللہ علیہ وسلم انہم مسئولون عن ولایۃ علے ع انتہی۔ اور آخر اس

عبارت سے بکمال وضوح و ظہور کالنور علے قلل الطور روشن ہے کیونکہ حدیث غدیر امامت جناب امیرالمومنین علیہ السلام پر دلالت رکھتی ہے کہ مولوی اسماعیل صاحب نے حدیث غدیر کو دلیل اس معنے کی گردانا کہ چنانکہ جناب رسالتمآب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بہ نسبت امت اپنی کے نوعے از ریاست ثابت ہے کہ بملاحظہ اوسی ریاست کے اونکو امت آنحضرت کی کہتے ہین اور آنحضرت کو رسول اس امت کا اور بہت سارے امور دنیویہ مین بہی تصرف آنحضرت کا جاری ہے اور مقدمات اخرویہ مین بہی ولایت آنحضرت کی ثابت ہے اسیطرح امام کو بہی دنیا و آخرت مین مثل اس ریاست کے بہ نسبت مبعوث الیہم ثابت ہے پس ہرگاہ حدیث غدیر دلیل ثبوت ریاست مثل ریاست جناب سید المرسلین صلے اللہ تعالے علیہ وآلہ وسلم و دلیل جریان تصرف آنحضرت بہت سے امور دنیویہ امت مین ہو یہہ عین دلالت امامت اور خلافت پر ہے۔ وللہ الحمد علے ذلک کہ کسیکو مجال دم زدن باقی نہین رہی اور نیز اس عبارت سے ظاہر ہے کہ آیہ کریمہ النبی اولے بالمومنین من انفسہم مثبت تصرف جناب رسالتمآب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بہت سارے امورات امت مین ہے اور نیز اس عبارت سے ظاہر ہے کہ مراد آیہ کریمہ وقفوہم انہم مسئولون حسب ارشاد جناب رسالتمآب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم یہہ ہے کہ یہہ لوگ سوال کیئے جاوینگے ولایت علے ولی سے اور مراد ولایت آنحضرت سے کہ مسئول عنہا ہے ولایت تصرف ہے ومن لم یجعل اللہ لہ نوراً فمالہ من نور۔ جلالت مرتبہ و علوشان و سمو درجہ و عظمت منزلت و سناء فخر و ارتفاع قدر مولوی اسمعیل صاحب کی ہرچند ظاہرتر اوس سے ہے کہ محتاج ثبوت ہو لیکن اس جگہہ پر عبارت مختصر مولوی صدیق حسن پر اکتفا کرتے ہین۔ مولوی

مذکور ہے کتاب اتحاف النبلاء المتقین میں کہا ہے - محمد اسمعیل بن الشیخ عبد الغنی العمری بن مستند الوقت الشاہ ولی اللہ المحدث الدہلوی رحمہم اللہ تعالے یکے از ائمہ دین وفقہائے متقنین و نبلاے محدثین بود پدرش بعمر بست وہشت سالگی دنیائے فانی را بدرود کرد مردے ذکی الطبع لوذعی المعی بود بسبب احترام سنیہ او را شہرت مثل دیگر اخوان خود دست ہم نداد وے رح بعد وفات پدر بزرگوارش در کنار عم نامدار شاہ عبد القادر دہلوی مولف موضح قرآن تربیت ظاہری و باطنی یافت وبجائے فرزند او بود وہم زانوے ادب در تحصیل کمالات علمیہ وعملیہ وفضائل خاندان خود بخدمت اعمام کرام خود تہہ نمودہ بذروہ اعلے از علم وفضل رسید جوہر ذکائے او بغایت عالی فتادہ بود مقدمات عویصہ ومشکلات علوم را زود تر ادراک میکرد بمغز سخن میرسید حکایت ذہانت وفطانت وے ہنوز نقل ہر مجلس وزیب ہر محفل اہل علم است ولادت او تقریبًا در سنہ اثنتین و مائتین والف واقع شدہ بیعت جہاد با سید احمد بریلوی مرید شاہ عبد العزیز دہلوی بجا آوردہ وسر خیل قافلہ حجاج ومجاہدین وے بود این ہمہ ترویج شریعت از شرق تا غرب ورفع بدع ومحدثات کہ مے بینے واین ہمہ مذاکرہ علوم وکثرت صوم وصلوۃ وزکوۃ وآبادی مساجد کہ در مردم ہند مشاہدہ میکنے ہم بدولت جد واجتہاد او ومولوی عبد الحی مرحوم ست گوئے در سرزمین ہند مثل این دو بزرگوار کہ بجائے دو وزیر شیخ خود بودند درین کار درین دوازدہ صد سال کسی نہ برخاستہ اسلام را بعہد ایشان رونقے دیگر حاصل شدہ وسنن ماثورہ محو شدہ را بعرق ریزی ایشان حیاتے تازہ بہم دست دادہ لاسیما حکایات برکات وعظ ونصائح محمد اسماعیل وکثرت اہتدائے مردم بہ پند واندرزان ربانی جلیل چیزے است کہ موافق

ومخالف درآن یک زبان ست نتوان گفت کہ چہ قدر رسوم اشراک وبدع
ازہم متلاشی شد ومحدثات وکفریات ازعالم بدر رفت نظم ماانت
بہ بدع تنادی عمرہا + دہراوکان ظلامہا لاینجلی + فعلا بہ
الاسلام ارفع ہضبۃ + ورسا سواہ فی الحضیض الاسفل + غلط
امرء بابی علی قاسہ + ہیہات قصر عن علاہ ابو علی + لوان سطالیس
یسمع لفظہ + من لفظہ لعرتہ ہزۃ افکل + ولوانہم جمعوا لدیہ
تیقنوا ان الفضلۃ لم تکن للاول - تخم اتباع سنت واجتناب از بدعت
کہ جد وے شاہ ولی اللہ محدث رضی اللہ عنہ درین دیار کاشتہ بود در عہد
وے برگ وبار آورد وہدایت او از وے نہایت پذیرفت در علم معقول
ومنقول یاد پیشینیان ازخاطرے برد ودر علم فروع واصول ائمہ آنرا در تہ
مے نشاند در ہر علم کہ با وسخن رانی دانی کہ وے امام این فن است و
درہر فن کہ با وے مناظرہ کنے شناسی کہ وی حافظ این علم ست اصول فقہ
برنوک زبان داشت وعلم حساب درانگشتان قرآن وحدیث خود محفوظ
سینہ او بود وفقہ ومنقول مشق دیرینہ او ہر چند مثل دیگر علما اشتغال
بتدریس وتعلیم نکردہ وعمرے درکسب آن نہ گذرانیدہ مگر در میدان
امتحان بزور ذکائے خداداد وجودت طبع نقاد سبقت بر ممتحنین واکابر
علمائے مشہورین می برد الی ان قال بالجملہ از مولفات وے در فقہ و
حدیث واصول وجز آن بعض رسائل موجود است وہمہ نافع در نزد
اہل حق مقبول از انجملہ ردّ الاشراک ست مشتمل بر دو باب در نفی اشراک
ورسوم کفر وبدعات از احادیث وتقویۃ الایمان ترجمہ یک باب اوست
ہم از مولفات وتنویر العینین فی اثبات رفع الیدین واصول فقہ در کراسہ

واحدہ وصراط المستقیم ورسالہ امامت وایضاح الحق الصریح فی احکام المیت والضریح واین ہر دو ناتمام ست ومثنوی سلک نور ناتمام وتنقید الجواب در اثبات رفع الیدین وجز آن الخ۔

بعض اکابر ثقات سنیہ نے خود تصریح کی اور کہا ہے کہ جو ولایت جناب رسالتمآب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عام ہے کما یدل علیہ کلمۃ من چاہیئے کہ ولایت جناب علے ابن ابیطالب علیہ السلام کی بہی عام ہووے پس واجب ہے کہ علے ابن ابیطالب علیہ السلام ولی یعنے امام وامیر حضرت ابو بکر کے بہی ہون نہ بالعکس۔ ملا یعقوب لاہوری نے کہ اعاظم ثقات متاخرین اہل سنت سے ہین اور خیر جاری اونکی افادات سے دائر وساری اور مشہور وجاری ہے۔ شرح تہذیب کلام مین کہا ہے ولما تواتر من قولہ صلے اللہ علیہ وسلم من کنت مولاہ فعلے مولاہ وانت منی بمنزلۃ ہرون من موسے الا انہ لا نبی بعدی بیان التمسک بالحدیث الاول انہ صلے اللہ علیہ وسلم جمع الناس یوم غدیر خم وغدیر خم موضع بین مکۃ والمدینۃ بالجحفۃ وذلک الیوم کان بعد رجوعہ عن حجۃ الوداع ثم صعد النبی صلے اللہ علیہ وسلم خطیباً مخاطبا معاشر المسلمین الست اولے بکم من انفسکم قالوا بلے قال فمن کنت مولاہ فعلے مولاہ اللہم وال من والاہ وعاد من عاداہ وانصر من نصرہ واخذل من خذلہ وہذا الحدیث اوردہ علی رضی اللہ عنہ یوم الشوری عند ما حاول ذکر فضائلہ ولم ینکرہ احد ولفظ المولے جاء بمعنے المعتق الاعلے والاسفل والحلیف والجار وابن العم والناصر والاولے بالتصرف وصدر الحدیث یدل علے ان المراد ہو الاخیر اذ لا احتمال الی لغیر الناصر والاولی بالتصرف ہہنا والاول منتف بعدم

اختصاصه ببعض دون بعض بل یعم المومنین کلهم قال الله تعالے والمومنون بعضهم اولیاء بعض وبیان التمسک بالثانی ان لفظ المنزلة اسم جنس وبالاضافة صار عاما بقرینة الاستثناء کما اذا عرف باللام فبقی شامل لغیر المستثنی وهو النبوة ومن جملة ما یدخل تحت ذلک اللفظ الریاسة والامامة والی الاول یشیر قوله لان المراد المتصرف فی الامر اذ لا صحة لکون علی معتقا او ابن عم مثلا لجمیع المخاطبین ولا فائدة لغیره لکونه جارا او حلیفا لانه لیس فی بیانه فائدة او ناصر لشمول النصرة جمیع المومنین والی الثانی یشیر قوله ومنزلة هرون عامة اخرجت منه النبوة فتعینت الخلافة ورد بانه لا تواتر فیما ادعی الخصم فیه التواتر بل هو خبر الواحد ولا حصر فی علی یعنی ان غایة ما لزم من الحدیث ثبوت استحقاق علی رضی الله عنه للامامة وثبوتها فی المال لکن من این یلزم نفی امامة الائمة الثلثة وهذا الجواب من المصنف وتوضیحه انه لم یثبت له الولایة حالا بل مالا فلعله بعد الائمة الثلثة وفائدة التنصیص لاستحقاقه الامامة الالزام علی البغاة والخوارج اقول یرد علیه انه کما کانت ولایة النبی عامة کما یدل علیه کلمة من الموصولة فکذا ولایة علی فیجب ان یکون علی هو الولی لابی بکر دون العکس اس کلام نصفت نظام سے بوضوح تمام خواص وعوام پر ظاہر وباہر ہوا کہ احتمال تخصیص حدیث بزبان ما بعد خلفا ثلثہ اس غرض سے کہ اونکو دخول تحت امارت و ولایت جناب علی مرتضے سے خارج کیا جاوے جیسا کہ تفتازانی نے ذکر کیا باطل ہے اور اصلا وجہ صحت نہین رکھتا کہ نفس الفاظ حدیث شریف سے بطلان و فساد اوسکا ظاہر ہے کسواسطے کہ حسب

ولالت کلمہ من واجب ہے کہ جناب امیر المومنین علیہ السلام ولی یعنے رئیس و امیر
ابوبکر کے بھی ہوں نہ بالعکس کہ ابوبکر امیر ہوں اور علے مرتضے علیہ السلام مامور
کہ یہہ معنے بمراحل صواب سے دور ہیں ومن لم یجعل اللہ لہ نورا فما لہ من نور
اور تعجب ہے تفتازانی سے کہ باایہمہ تحقیق و تبحر و عربیت دانی کے ایسی تاویل
رکیکہ و توجیہہ لایعنے کے ساتھہ متمسک کیا کہ جسکی بنیاد ہوا پر ہے۔ حیرانی ہے
کہ وقت جواب کے ایسے سراسیمہ ہوے کہ تدبر الفاظ حدیث نہ کیا اور جو چاہا
لکھا گئے۔ مدائح ملا یعقوب لاہوری عمل صالح محمد صالح و مرآت عالم نما و مرآت
آفتاب نما و افق المبین مولوی رزق اللہ سے ظاہر و لائح ہیں۔ شاہ عبد العزیز صاحب
بھی کہتے ہیں۔ ملا یعقوب نیپالی کہ از علمائے اہل سنت است گفتہ است کہ در حدیث
پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم تشبیہ اہلبیت بسفینہ و تشبیہ صحابہ بنجوم اشارہ میکند کہ
شریعت را از صحابہ باید گرفت و طریقت را از اہلبیت الخ۔
مولوی رزق اللہ ملقب بحافظ عالم خان طبقہ نہم افق المبین سے احوال المقربین
لکھتے ہیں والمولے الاعز قدوۃ العلماء واسوۃ الصلحاء مولانا محمد یعقوب البنبانی
رحمۃ اللہ علیہ وھو من اکابر المشایخ کان عالما وعارفا جمع بین المعقول
والمنقول وحوی بین الفروع والاصول کان اوحد العلماء فی وقتہ وکان
یعتقد فی التصوف طریق صاحب کتاب عوارف المعارف وصاحب کتاب
کشف المحجوب وتحریر طریق کتاب فصوص الحکم وفی التدریس بالمدرسۃ
الشاہجہانیۃ وانتفع بہ کثیر من طلبۃ العلم وکان ثقۃ وجیہا دنیا وشفیقا
علی الطلبۃ غایۃ الشفقۃ ولہ تصانیف کثیرۃ من اشہرھا کتاب الخیر
الجاری فی شرح البخاری وکتاب المسلم فی شرح صحیح الامام ابی الحسین
مسلم قدس سرہ وکتاب المصفے فی شرح الموطا وشرح تہذیب الکلام وشرح

الحسامی فی اصول الفقہ وشرح شرعۃ الاسلام وکتاب اساس العلوم فی علم الصرف وحاشیۃ الرضی و له باع طویل فی علم الحدیث ودرایته فی درسه کان یعرض بتعریضات علی الفاضل السیالکوتی رحمه الله هکذا یقول بعد الناس فاندفع ما قیل مرارا وله ایضاً حاشیه علی شرح العضدی والبیضاوی وکان وفاته فی شاهجهان آباد وحول داره قبره مشهور یزار ویتبرک به رحمه الله رحمة واسعة ونفعنا به منفعة کاملة۔

جب لوگوں نے دیکھا کہ اب کچھہ معنے بنائے نہیں بنتے تو حدیث غدیر کو امامت مرتبہ رابعہ پر حمل کرنے لگے لیکن یہہ تاویل علیل اوسوقت مین کارآمد ہوتی کہ جناب رسالتمآب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم خلافت حضرات ثلثہ پر راضی ہوتی حالانکہ حسب روایات جہانذہ حذاق ثابت ہے کہ آنجناب ساتھہ استخلاف شیخین کے راضی نہ تھے۔ بدرالدین محمد بن عبد اللہ شبلی حنفی نے کتاب آکام المرجان فی احکام الجان (در ذکر اجتماع جناب رسالتمآب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم باجن وحضور ابن مسعود) مین کہا ہے وقد ورد ما یدل علی ان ابن مسعود حضر لیلة اخری بمکة غیر لیلة الحجون فقال ابو نعیم حدثنا سلیمان بن احمد حدثنا محمد بن عبد اللہ الحضرمی حدثنا علی بن الحسین بن ابی بردة البجلی حدثنا یحیی بن یعلی الاسلمی عن حرب بن صبیح حدثنا سعید بن مسلم عن ابی مرة الصنعانی عن ابی عبد اللہ الجدلی عن عبد اللہ بن مسعود قال استتبعنی رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم لیلة الجن فانطلقت حتی بلغنا اعلی مکة فخط علی خطاً وقال لاتبرح ثم الضاع فی الجبال

فرایت الرجال یحدون علیه من رؤس الجمال حتی حالو بینی و بینه فاخترطت السیف و قلت لاضربن حتی استنقذ رسول الله صلی الله علیه وسلم ثم ذکر قوله لا تبرح حتی آتیک قال فلم ازل کذلک حتی اضاء الفجر فجاء النبی صلی الله علیه وسلم وانا قائم فقال مازلت علی حالک قلت لو مکثت شهرا ما برحت حتی تاتینی ثم اخبرته بما اردت ان اصنع فقال لو خرجت ما التقیت انا وانت الی یوم القیمة ثم شبک اصابعه فی اصابعی و قال انی وعدت ان تومن بی الجن والانس فاما الانس فقد امنت بی واما الجن فقد رائیت وما اظن اجلی الا وقد اقترب قلت یارسول الله الا تستخلف ابابکر فاعرض عنی فرائیت انه لم یوافقه قلت یارسول الله الا تستخلف عمر فاعرض عنی فرائیت انه لم یوافقه قلت یارسول الله الا تستخلف علیا قال ذلک والذی لا اله غیره لو بایعتموه واطعتموه ادخلکم الجنة۔

یہہ حدیث کہ ابونعیم تاج المحدثین سنیان نے روایت کی نص واضح ہے کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم استخلاف شیخین سے استنکاف و اعراض اور استخلاف جناب امیرالمومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام پر رضا و خوشنودی اپنی ظاہر فرمائی کہ ہرگاہ ابن مسعود نے ذکر استخلاف اون دونون حضرات کا یکے بعد دیگرے کیا جناب رسالتمآب نے اوس سے اعراض فرمایا ابن مسعود نے یہہ سمجھا کہ یہہ معنے موافق مرضی مبارک کے نہین ہین اور ہرگاہ ابن مسعود نے ذکر استخلاف جناب امیرالمومنین علیہ السلام کیا آنحضرت نے قسم حقتعالی کی یاد فرمائی اور ارشاد کیا کہ وہ ہی بیعت کروتم اوسکی اور اطاعت کروگے تم اوسکی داخل کریگا تمکو جنت مین۔ اس ارشاد سے صاف ظاہر ہے کہ اگر سوائے علی ابن ابیطالب

کے دوسرے کی بیعت کروگے تو ہرگز داخل جنت حقتعالے نہ کریگا اور اس
حدیث کو امام احمد حنبل نے بہی کہ ارکان اربعہ اہل سنت سے ہین اور سبط ابن
جوزی نے تذکرۃ خواص الامۃ مین اونکے حق مین کہاہے واحمد مقلد فی الباب
متے روی حدیثا وجب المصیر الی روایتہ لانہ امام زمانہ وعالم
اوانہ والمبرز فی علم النقل علے اقرانہ والفارس الذی لا یجارے فی
میدانہ روایت کیاہے چنانچہ اکام المرجان مین مسطورہے قد روی الامام
احمد عن عبد الرزاق عن ابیہ عن منیا عن عبد اللہ بن مسعود قال
کنت مع النبی صلے اللہ علیہ وسلم لیلۃ وفد الجن فتنفس فقلت
مالک یارسول اللہ قال نعیت الی نفسی یا بن مسعود قلت
فاستخلف قال ومن قلت ابوبکر قال فسکت ثم مضی ساعۃ ثم
تنفس قلت ما شانک بابے وامے یارسول اللہ قال نعیت الے
نفسی یا بن مسعود قلت فاستخلف قال من قلت عمر فسکت ثم
مضی ساعۃ ثم تنفس قلت ما شانک قال نعیت الے نفسی یابن
مسعود قلت فاستخلف قال من قلت علے قال اما والذی نفسی
بیدہ لئن اطاعوہ لید خلون الجنۃ اکتعین یہہ روایت احمد حنبل
کی مثل روایت سابقہ کے دلالت صریح رکہتی ہے کہ جناب رسول خدا صلے اللہ
علیہ وآلہ وسلم استخلاف شیخین پر راضی نہ تہے اور اونکو لائق خلافت اور
امامت نہین جانتے تہے اور مستحق اوسکے سوائے جناب امیر المومنین علیہ السلام
کوئی نہ تہا کہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رضا وخوشنودی تمام
اونکے استخلاف پر ظاہر فرمائی۔
تنبیہہ مخفے نرہے کہ مصنف اکام المرجان فقہا وعلمائے اعیان ومحدثین

عالیشان سے ہین محامد اونکے معجم ذہبی و کشف الظنون چلپے وغیرہ مین ملاحظہ ہون۔

شبہہ پانچوان یہہ کہ جناب رسالتمآب نے واضح کرکے کیون نہ فرمایا کہ مین علی کو خلیفہ و قائم مقام اپنا کرتا ہون۔ جواب۔ نزدیک عاقل بصیر و ناقد خبیر کے کلام جناب رسالتمآب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بدلائل عدیدہ جنکو بیان کرچکے ہین بوضوح تمام دلالت رکھتاہے خلافت علی مرتضے علیہ السلام پر اور اسدرجہ دلالت اوسکی امامت و خلافت پر واضح و ظاہر ہے کہ حسان بن ثابت رض نے تبیین حدیث غدیر مین رضیتک من بعدی اماما وھادیا زبان سرور انس وجان صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا اور آنحضرت نے تقریر اوسکو فرمایا اور کسی نے صحابہ مین سے انکار اوسپر نہ کیا پس تمام وساوس وشبہات زائل و باطل ہوئے وللہ الحمد علے ذلک بالجملہ ہرگاہ کلام ولو بلحاظ القرائن والعلائم مفید معنائے مطلوب کے ہو اتمام حجت و اکمال نعمت متحقق ہوتاہے اور نص ثابت ہوتاہے اور اگر کوئی متعصب اوسمین احتمالات بعیدہ پیدا کرے تو کچھ مانع افادہ نہین ہوتے اور دلالت حدیث غدیر امامت و خلافت جناب امیر المومنین علیہ السلام پر اسمرتبہ واضح وظاہر ہے کہ ابو شکور محمد بن عبد السعید بن محمد الکشی السالمی الحنفی نے بہی باوجود تعصب بیحد کے ثابت کیا اور مجال قدح وجرح کی اوسمین اصلا نہ پائی لیکن قید زمان مابعد حضرت عثمان کے لگاکر دل اپنا خوش کیا اور بصراحت بطلان تقلید غیر سدید سے کچھہ پروا نکی چنانچہ تمہید فی بیان التوحید مین اولا کہاہے وقالت الروافض الامامۃ منصوصۃ لعلی بن ابیطالب رضی اللہ عنہ بدلیل ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم جعلہ وصیا لنفسہ وجعلہ خلیفۃ من بعدہ حیث قال

اما ترضے ان تکون منے بمنزلۃ ھارون من موسے الا انہ لا نبی بعدے
ثم ھارون علیہ السّلام کان خلیفۃ موسے علیہ السّلام فکذلک علی رضی اللہ
عنہ والثالث وھو ان النبی علیہ السلام جعلہ اولیٰ الناس لما رجع من مکۃ و نزل
فے غدیر خم فامر النبی ان یجمع رحال الابل فجعلھا کالمنبر وصعد علیھا
فقال الست باولے المومنین من انفسھم فقالوا نعم فقال علیہ السّلام من
کنت مولاہ فعلی مولاہ اللھم وال من والاہ وعاد من عاداہ وانصر من
نصرہ واخذل من خذلہ واللہ جل جلالہ یقول انما ولیکم اللہ ورسولہ
والذین آمنوا الذین یقیمون الصلوۃ ویوتون الزکوۃ وھم راکعون
الآیۃ نزلت فے شان علی رضی اللہ عنہ دل انہ کان اولی الناس بعد
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور بمقام جواب اس عبارت کے کہاہے واما
قولہ بان النبی علیہ السلام جعلہ ولیا قلنا اراد بہ فے وقتہ یعنی بعد عثمان رضی
اللہ عنہ وفے زمن معاویۃ رضے اللہ عنہ ونحن کذا نقول وکذا الجواب
عن قولہ تعالے انما ولیکم اللہ ورسولہ والذین آمنوا الآیۃ فنقول ان علیا
رضے اللہ عنہ کان ولیا وامیرا بھذا الدلیل فے ایامہ ووقتہ وھو بعد عثمان
رضی اللہ عنہ واما قبل ذلک فلا۔

اس عبارت سے بصراحت تمام ظاہر ہے کہ ابو شکور نے ثابت کیا کہ حدیث
غدیر اوپر ولی ہونے جناب امیر المومنین علیہ السلام کے واسطے مردم کے
دلالت کرتی ہے اور ظاہر ہے کہ مراد ولایت آنحضرت سے قول مستدل میں ولایت
امامت ہے۔ فکذا فے الجواب ومع ذلک تقیید بزمان ما بعد عثمان دلالت
صریحہ رکھتی ہے کہ مراد ولایت سے ولایت امامت ہے اور نیز اس عبارت سے
ظاہر ہے کہ آیہ انما ولیکم اللہ بھی دلیل ولایت وامارت جناب علے مرتضے

علیہ السلام ہے اما تقیید مدلول حدیث غدیر و مدلول آیہ انما ولیکم اللہ بزمان
ما بعد حضرت عثمان پس بطلان اوسکا افادہ حضرت عمر ابن الخطاب سے واضح
و ظاہر ہے کہ اثبات مولائیت آنحضرت کا واسطے اپنے اور واسطے ہر مومن و مومنہ
کے کیا اور استیصال اس احتمال کثیر الاختلال کا فرمایا اور یہہ تاویل علیل حضرات
اہل سنت کی مشابہہ اوسکے ہے کہ جیسا جم غفیر از اہل کتاب با وصف اعتراف
واقرار نبوت جناب رسالتمآب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تاویل کرتے ہین کہ نبوت
آنحضرت کی مختص تہی واسطے عرب کے اور آنحضرت مبعوث ہوے طرف عرب
کے خاصۃً اور معاذ اللہ آنحضرت نبی عیسائیون اور امثال اونکے نہیں ہین
پس اسیطرح حضرات سنیہ بتقلید اہل کتاب کہتے کہ امامت و خلافت جناب
علے مرتضے علیہ السلام کی حدیث و کلام الٰہی سے ثابت ہے لیکن خلافت
آنحضرت کی مخصوص تہی بزمان ما بعد حضرت عثمان اور آنحضرت امام حضرات
ثلثہ اور اونکے اتباع کے نہ تہے اما حمل اہل کتاب نبوت جناب رسالتمآب صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم را بر نبوت خاصہ براے عرب پس خواجہ نصر اللہ کابلی نے صواقع
مین کہا ہے وقد اعترف الیہود والعیسویۃ جم غفیر من الفادرین
من النصارے ومن تبعھم من نصارے افرنج بنبوتہ الا انھم
یزعمون انہم مبعوث الی العرب خاصۃ وقد سالت فادریًا
عنہ علیہ السلام فقال ھو نبی و اسمہ فی کتبنا فقلت لم لا تومنون
فقال رسولنا فوق روستا الی السماء۔
خوب ثابت ہوا کہ آیہ وافیہ ہدایہ یا ایھا الرسول بلغ ما انزل الیک الخ
دربارہ نصب امامت و خلافت جناب امیر المومنین سید الوصیین علے ابن
ابیطالب علیہ السلام نازل ہوا بروز غدیر خم۔ اور اوسکی تبلیغ نبی نے علی الاعلان

فرمائی حتے کہ صحابہ نے بہی تہنیت اس منصب خلافت کی ادا کی چنانچہ حسان بن ثابت نے مجمع صحابہ حاضرین حجۃ الوداع مین باواز بلند بفخر و مباہات پڑہا

فقال له قم یا علیٰ فاننی + رضیتك من بعدے اماماً وهادیًا - اور

جمیع صحابہ نے سمع قبول سے اسکو سُنا اور رسول کریم بہت خوش ہوئے پس یہہ نص مفسر قاطع ہر شک وظن واحتمال ہے واسطے اہل یقین کے اور تاویل کرنیوالے قل ہو اللہ احد و محمد رسول مین بہی تاویلات کرتے ہین - جو لوگ علم کتب حدیث وسیر وقرآن سے بہرہ رکہتے ہین وہ ہرگز تاویلات بے سود سے اپنی دماغ سوزی اور ہماری سمع خراشی نہ کرین گے - اور ہر چند لوگون نے حدیث غدیر مین مولے کے معنے بنانے مین کوشش کی لیکن ایک نہ چلی حتے کہ آخر کار متعصبین بہی ناچار باوصف ہوس انکار قائل ہوئے کہ مولی بمعنے اولے بالتصرف و متصرف فے الامر ومتولی امر وولی امر ہے اور یہہ سب معنائے متقارب ومتلازم ہین اور اساس وبنیاد تاویلات کو منہدم کرتے ہین - اور یہہ شبہہ کہ مفعل بمعنے افعل کسی جگہہ کسی مادہ مین نہین آیا ہے چہ جائے این مادہ علی الخصوص پس یہہ بہی کذب صریح ہے سابقًا بنص آئمہ عربیت ثابت ہوچکا کہ مفعل بمعنے افعل آیا ہے کہ مولے کو بمعنے اولے کے کہا ہے پس بحمد اللہ مفعل بمعنے افعل اس مادہ مین بالخصوص ثابت ہوا اور تصریح کی رازی نے کہ زجاج واخفش وعلی بن عیسے نے مولے کو ساتہ اولی کے تفسیر کیا اور استشہاد کیا ساتہہ شعر لبید کے اور نیز تصریح رازی کہ ابن الانباری نے حکم کیا کہ مولے واسطے اولے کے ہے اور ایسا ہی کہا ابو عبیدہ نے -

جاننا چاہیئے کہ اصل اس شبہہ کی کہ مجی مولے بمعنے اولے نہین بسبب عدم ثبوت

مجئ افعل بمعنے افعل فخر رازی سے ہے قال فی نہایۃ العقول ثم ان سلمنا صحۃ
اصل الحدیث ومقدمتہ فلا نسلم دلالتہ علی الامامۃ ولا نسلم ان لفظ
المولے محتملہ للاولے والدلیل علیہ امران احدھما ان افعل من موضوع
لیدل علی معنی التفضیل ومفعلا موضوع لیدل علی الحدثان او الزمان
او المکان ولم یذکر احد من ائمۃ النحو واللغۃ ان المفعل قد یکون بمعنی
افعل التفضیل وذلک یوجب امتناع افادۃ المولی بمعنی الاولی مخفی نرہے
کہ فخر رازی نے واسطے مفعل کے تین معنے ذکر کیے ایک حدثان دوم زمان سوم
مکان اور علاوہ انکے کوئی معنے واسطے اوسکے ثابت نہ کیے حالانکہ بتصریحات ائمہ
لغویین اثبات واساطین ثقات ومحققین عالی درجات کہ مدار علم عربیت کا
اونپر ہے ظاہر ہوتا ہے کہ مولے بمعنے فاعل وفعیل ومفعول بھی آتا ہے اور کسی نے
متعصبین سے اسکا انکار بھی نہین کیا اور اصلا شبہہ رکیکہ بھی اوسکے ثبوت مین
پیدا نہ کیا بلکہ خود رازی نے مجی مولے بمعنے فاعل وفعیل ثابت کیا چنانچہ نہایۃ
العقول مین کہا ہے۔ واما قول الاخطل ع قد اصبحت مولاھا من الناس
بعدہ ٭ وقولہ لم تاشروا فیہ اذ کنتم موالیہ وقولہ موالی حق یطلبون ٭
فالمراد بہا الاولیاء ومثلہ قولہ علیہ السلام مزنیۃ وجھینۃ واسلم وغفار
موالے اللہ ورسولہ ای اولیاء اللہ ورسولہ وقولہ علیہ السلام ایما امرأۃ
تزوجت بغیر اذن مولاھا والروایۃ المشھورۃ مفسرۃ لہ وقولہ ذلک
بان اللہ مولی الذین آمنوا ای ولیھم وناصرھم وان الکافرین لا مولے
لھم ای لا ناصر لھم ھکذا۔ روے ابن عباس ومجاھد وعامۃ المفسرین
پس اگر غرض رازی کی ذکر معانی ثلثہ مفعل سے حصر مفعل کا اس معانی مین ہے تو لازم
آتا ہے کہ مجی مفعل بمعنے فاعل وفعیل ومفعول بھی باطل ہووے اور مولی بمعنی معتق

ومعتق وحلیف وعقید وقریب وولی وسید بہی غلط ہووے اور اگر غرض رازی
حصر مفعل ان تین معنے مین نہین ہے پس فکر اس معنے کا کہ مفعل موضوع ہے تا دلالت
کرے حدثان یا زمان یا مکان پر کچہہ مناسبت اس مقام پر نہین رکہتا ہے - اور
اگر بسبب عدم مجی مفعل بمعنے افعل انکار وابطال مجے مولی بمعنے اولے کے لازم آتا ہے
بہت سے استعمالات صحیحہ ومحاورات فصیحہ سے بسمت غلط وخلل موسوم ہونگے
بلکہ بعض کلمات قرآن شریف بوصمت خطا وزلل موسوم ہونگے - کسواسطے کہ
ممارسین علوم عربیہ وماہرین فنون ادبیہ پر بہنہایت وضوح وظہور منجلی اور روشن
ہے کہ بہت سے لغات وکلمات واستعمالات ومحاورات ایسے ہین کہ واسطے
اونکے کوئی نظیر پیدا نہین ہے پس اگر عدم ثبوت نظیر مستلزم ابطال وتغلیط
اور رد ونکیر ہووے تو لازم آتا ہے کہ یہہ سب لغات ومحاورات مغلوط وملحون وبسمت
انکار وابطال مقرون ہووین چند شواہد ونظائر عدم نظیر کے مذکور ہوتے ہین
منجملہ انکے لفظ عجاف جمع اعجف کہ قرآن شریف مین وارد ہے قال اللہ تعالی
وقال الملک انی ارےٰ سبع بقرات سمان یاکلہن سبع عجاف الایۃ
اور ظاہر ہے کہ کوئی نظیر واسطے عجاف کے نہین ہے کہ حسب افادہ ائمہ لغت
جمع افعل کی فعال پر نہین آتی ہے سوائے اس لفظ کے قال السیوطی فی المزہر
وقال ای ابن فارس لیس فی الکلام افعل مجموعًا علی فعال الا اعجف و
عجاف اور رازی نے بہی اعتراف بفقدان نظیر عجاف کو مفاتیح الغیب مین
تفسیر آیہ مذکورہ مین ذکر کیا ہے - ازانجملہ لفظ ہاؤم کہ قرآن شریف مین وارد ہے
اور مثل اوسکے ہے ہاؤماکہ واسطے ان دونون کے نظیر نہین ہے سیوطی نے اشباہ
ونظائر مین کہا ہے قال ابن ہشام فی تذکرتہ اعلم ان ہاؤما وہاؤم
نادر فی العربیۃ لا نظیر لہ الا تری ان غیرہ من صہ ومہ لا یظہر

فيه الضمير البتة وهو مع ذلك ورد غير شاذ في الاستعمال ففي التنزيل
هاؤم اقرءوا كتابيه اور ازانجملہ ہے لفظ میسرہ بضم سین کہ قرأت عطا مین آیا ہے
اور نظیر نہین رکھتا ہے اور ازانجملہ لفظ جمالات کہ قرآن شریف مین وارد ہے
اور نظیر نہین رکھتا ہے کہ وہ جمع جمل ہے بدرجۂ ششم قال السیوطی فی المزهر
ليس في كلامهم جمع جمع ست مرات الا الجمل فانهم جمعوا جملا اجمالا
ثم اجمالا ثم جاملا ثم جمالا ثم جمالة ثم جمالات قال تعالى جمالات
صفر فجمالات جمع جمع جمع جمع الجمع اور ازانجملہ ہے جد بمعنے مفعول
کہ کوئی فعل سوائے اوسکے بمعنے مفعول نہین آتا ہے قال السیوطی فی المزهر
لم يات مفعول على فعل الا حرف واحد رجل جد للعظيم الجد والبخت
وانما هو مجدود ومحظوظ له جد وحظ في الدنيا اور ازانجملہ ہے تفاوت بفتح
واو وکسر ان کہ نظیر نہین رکھتا اور ازانجملہ ہے تکا و مضارع کدت بضم الکاف
کہ نظیر نہین رکھتا - اور ازانجملہ ہے لفظ سائلت کہ نظیر واسطے اوسکے مفقود
ہے قاموس مین کہا ہے واما قول بلال بن جرير اذا ضفتهم او سائلتهم
وجدت بهم علة حاضرة فجمع بين اللغتين الهمزة التي في سائلته
والياء التي في سايلته جمع بينهما ووزنه فعايلتهم وهذا مثال لا نظير له
اور ازانجملہ ہے یجد بضم الجیم مضارع وجد کہ نظیر نہین رکھتا - ازانجملہ ہے لفظ ست
کہ اصل اوسکی سدس ہے ابدال دال تبا اس لفظ مین فاقد النظیر ہے قال ابن
الحاجب في الشافية ست واصله سدس شاذ لازم اور
بہت سے لفظ ایسے ہین کہ مستعمل ہین لغت عرب مین لیکن اونکا نظیر نہین
ہے اور جملہ تراکیب عجیبہ سے کہ قرآن شریف مین وارد ہوئے اور نظیر اوسکا
کلام عرب مین پایا نہین گیا - ترکیب سقط في ايديهم ہے بالجملہ نظائر عدم نظیر

نہایت کثیر ہین اور متتبع کتب لغت و ناظر اسفار صرف و واقف کلام عرب
و خادم وحی الہی پر مخفے نہین ہے اور مجرد فقد نظیر واسطے بعض لغات کے
اس درجہ واضح ہے کہ کتب ابتدائیہ صرف مین بہی ذکر ہوتے ہین مثل کدت و
نکادچہ جا کتب متوسطہ صرف اور چہ جا کتب مبسوطہ پس جو لوگ ایسے شبہہ
کرتے ہین معلوم ہوتا ہے کہ اونکو رسائل صغیرہ ابتدائیہ صرف سے خبر نہین ہے
اور نیز واضح ہے کہ سیوطی نے مزہر مین کہا ہے قال ابن جنے فی الخصائص
المسموع الفرد ھل یقبل ویحتج بہ لہ احوال احدھا ان یکون فردا بمعنے
انہ لا نظیر لہ فی الالفاظ المسموعۃ مع اطباق العرب علے النطق بہ فھذا
القبل ویحتج بہ ویقاس علیہ اجماعًا کما قیس علے قولھم فی شنوۃ شنائی
مع انہ لم یسمع غیرہ لانہ لم یسمع ما یخالفہ وقد اطبقوا علے النطق بہ الخ
اس عبارت سے قاعدہ کلیہ ظاہر ہے کہ مسموع فرد کہ کوئی نظیر الفاظ مسموعہ مین
واسطے اوسکے نہو ہر گاہ اطباق نطق بر ساتھہ اوسکے حاصل ہو مقبول ہے پس اگر
فقدان نظیر علت قادحہ وتی فرد فاقد النظیر کسی حال مین مقبول نہوتی اور
طرفہ یہہ ہے کہ خود فخر رازی نے بعد اس شبہہ کے قریب ایک ورق کے بعض
نظائر عدم نظیر بلا ضرورت ملجئہ ذکر کیئے بلنیاد شبہہ اپنی کی اپنے ہاتہہ سے کندہ
کی قال فی نہایۃ العقول واما بیت لبید فقد حکے عن الاصمعی فیہ قولان
احدھما ان المولے فیہ اسم لموضع الولی کما بینا ای تحسب البقرۃ ان
کلا من الجانبین موضع المخافۃ وانما جاء مفتوح العین تغلیبا لحکم اللام
علے الفاء علے ان الفتح فی معتل الفاء قد جاء کثیرا منہ موھب موحد و
موضع وموحل والکسر فی معتل اللام لم یسمع الا فی کلمۃ واحدۃ وھی ماوی الخ
اس عبارت سے ظاہر ہے کہ فخر رازی نے افادہ کیا کہ کسرہ ظرف معتل فا مین نہین ہے

آیا ہے سوائے یک کلمہ ماوی پس ہرگاہ ماوی مین کسرہ وا و برخلاف دیگر ظروف جائز و مسموع ہوا اسیطرح اگر مولی کہ وہ بہی ظرف ہے بمعنے اولی آوے بخلاف دیگر ظروف تو کیا تعجب ہے اور کیا جائے انکار ہے۔ جاننا چاہئے کہ اختصاص مولی بمجی آن بمعنے اولے و عدم مجی مفعل بمعنے افعل در دیگر مواد و عدم ورود مولے منک بجاے اولے منک کہ وہ بہی ہم معنے اوسکا ہے دلالت رکہتا ہے اسپر کہ اس لفظ پر شعاع نور لفظ اللہ چمکی ہے کسواسطے کہ اس لفظ کو جابجا قرآن شریف مین باریتعالی نے اپنے حقمین اطلاق فرمایا ہے۔ نفے آخر سورۃ البقرہ ربنا ولا تحملنا ما لا طاقة لنا به واعف عنا واغفر لنا وارحمنا انت مولانا فانصرنا على القوم الكافرين وفے سورۃ آل عمران بل الله مولاكم وهو خير الناصرين وفے سورۃ الانعام ثم ردوا الى الله مولاهم الحق وفے سورۃ الانفال وان تولوا فاعلموا ان الله مولاكم نعم المولى ونعم النصير وفے سورۃ التوبة قل لن يصيبنا الا ما كتب الله لنا هو مولانا وعلى الله فليتوكل المومنون وفے سورۃ یونس وردوا الى الله مولاهم الحق وضل عنهم ما كانوا يفترون وفے سورۃ الحج فاقيموا الصلوة وآتوا الزكوة واعتصموا بالله هو مولاكم فنعم المولى ونعم النصير وفے سورۃ محمد ذلك بان الله مولى الذين آمنوا وان الكافرين لا مولى لهم وفے سورۃ التحريم قد فرض الله لكم تحلة ايمانكم والله مولاكم وهو العليم الحكيم وایضاً فے سورۃ التحريم وان تظاهرا عليه فان الله هو مولاه وجبرئيل وصالح المومنين والملائكة بعد ذلك ظهيرا پس احق سب سے باطلاق مولی حقتعالی ہی اور بعد او تعالے احق ناس باین اطلاق جناب سالتمآب ہین اور بعد آنجناب احق ناس باین اطلاق جناب امیر المومنین علیہ السلام ہین اور اسی سبب سے حضرت رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوسکو اپنے حقمین اطلاق فرمایا اور اوسکو واسطے اثبات
امامت جناب علی مرتضی علیہ السلام کے اختیار کیا پس جیسا کہ واسطے خدا اور رسول
وامام کے کہ اونکے حقمین لفظ مولے نے اطلاق پایا خصائص بہت ہین اسیطرح واسطے
اس لفظ کے بہی بعض خصائص حاصل ہوئے کہ واسطے دیگر الفاظ ہم وزن اوسکی کے حاصل
نہین - اور اختصاص مولی کا بعض خصائص ہین مثل اختصاص لفظ اللہ کے ہے بخصائص
علیحدہ کہ حسب افادہ ارباب نحو اختصاص لفظ اللہ مثل اختصاص مسمای اوسکی کے
ہے بخواص کثیرہ نجم الائمہ رضی الدین محمد بن الحسن استرآبادی کہ علامہ سیوطی نے
بغیۃ الوعاۃ مین مدح اونکی کی ہے شرح کافیہ مین فرماتے ہین والاکثر فی یا اللہ
قطع الھمزۃ وذلک للایذان من اول الامر ان الالف واللام خرجا عما کانا
علیہ فی الاصل وصارا کجزء الکلمۃ حتی لا یستکرہ اجتماع یا واللام فلو کان
بقیا علی اصلھا لسقط الھمزۃ فی الدرج اذ ھمزۃ اللام المعرفۃ ھمزۃ وصل وحکی
ابو علی یا اللہ بالوصل علی الاصل وجوز سیبویہ ان یکون اللہ من لاہ یلیہ
لیھا ای استتر - فیقال فی قطع ھمزتہ واجتماع اللام ویا ان ھذا اللفظ اختص
باشیاء لا تجوز فی غیرہ کالاختصاص مسماہ تعالی وخواصہ ما فی اللھم وتا اللہ
وآاللہ وھا اللہ وذا اللہ بجر دا لجرف مقدر فی السعۃ وافا اللہ بقطع الھمزۃ کما
یجی فی باب القسم وقولہ ؎ من اجلک یا التی تیمت قلبی ٭ وانت بخیلۃ بالوصل
عنی ٭ شاذ ووجہ جوازہ مع الشذوذ لزوم اللام وقولہ فیا الغلامان اللذان
فرا ٭ ایاکما ان تبغیا الی شرا ٭ اشد وبعض الکوفیین یجیز دخول یا علی
ذی اللام مطلقا فی السعۃ والمیمان فی اللھم عوض من یا اُخر تا تبرکا باسمہ
تعالی وقال الفراء اصلہ یا اللہ امنا بالخیر فخفف بحذف الھمزۃ ولیس بوجہ
لانک تقول اللھم لا تومھم بالخیر وتجمع بین یا والمیم المشددۃ ضرورۃ

قال سہ انی اذا ما حدث الما + اقول یا اللّٰھم اللھما + وقد یزاد فی آخرہ ما قال سہ وما علیک ان تقول کلما + صلیت او سبحت یا اللّٰھم ما اردد علینا شیخنا مسلما + ولا یوصف اللّٰھم عند سیبویہ کما لا یوصف اخواتہ اعنی الاسماء والمختصۃ بالنداء نحو یا ھناہ و یا نومان و یا ملکعان وفل و اجاز المبرد وصفہ لانہ بمنزلۃ یا اللہ وقد یقال یا اللہ الکریم وقد استشھد بقولہ تعالی قل اللّٰھم فاطر السموات والارض وھو عند سیبویہ علی النداء المستانف ولا اری فی الاسماء المختصۃ بالنداء ما نعا من الوصف بل السماع مفقود فیھا اس عبارت سے ظاہر ہے کہ توجیہ اجتماع لام اور یا مین لفظ اللہ مین کہا گیا کہ لفظ مختص ہے باشیا کہ جائز نہین ہے اوسکے غیر مین مثل اختصاص مسلمانی لفظ اللہ کی اور یہہ بمعنے دلالت صریحہ رکھتا ہے کہ اختصاص مسمائی لفظ اللہ سبب دفع توہم استبعاد واختصاص لفظ اللہ بخواص عدیدہ ہے پس اسیطرح استبعاد اختصاص لفظ مولے بعض خواص مین مدفوع ہوگا باختصاص من اطلق علیہ لفظ المولے بخواص جلیلہ اور نیز اوس سے واضح ہے کہ میمین آخر اللھم مین عوض یا بسبب تبرک باسم اوتعالے کے ہین پس اسیطرح ہم کہتے ہین کہ اختصاص مولے بھی آن بمعنے اولے بسبب تبرک باین لفظ ہے کہ جا بجا حق اوسبحانہ تعالے مین وارد ہوا ہے فالحمد للہ الذی ھدانا والشکر لہ علی ما اولانا من احقاق ولایۃ سیدنا ومولٰنا سیّد الوصیین وقائد الغر المحجلین امیر المومنین علی ابن ابیطالب علیہ وعلی الائمۃ المعصومین من بنیہ سلام الملک الحق المبین ما دام السموات والارضین و

آخر دعونا ان الحمد للہ رب العالمین ــــ

تمت

تاریخ نوین ماہ شوال المکرم ۱۳۱۲ھ | [illegible] | بمقام لکھنؤ مطبوع مطبع اثنا عشری سید عابد علی

غلطنامہ مراۃ الامامت

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۳	۱۲	مین نے	میںنے	۲۸	۱۸	بلغ انزل	بلغ ما انزل	۳۹	۱۶	القرتشی	القرشی
〃	۱۶	مین نے	میںنے	〃	۱۹	امیر المومنین	مولی المومنین	〃	۱۹	نتسفی	نسفی
〃	۱۷	مین	میںنے	۲۹	۱۱	العین	الغین مین	۴۰	۴	محیط بی	محیطابی
〃	۲۱	مخالفہ ہو وس سے	بعد مخالف ہو گئے	〃	۱۵	ایہا سول	ایہا الرسول	〃	۱۴	لغوی	بغوی
۴	۷	مساح	مساغ	〃	۱۸	الجلاء ودانی لہ	الجارود الی ابی جعفر	۴۱	۶	ذسی	ذہبی
〃	۱۴	چہارم جواب	چہارم کی جواب	۳۰	۸	وعمر	عمر	۴۲	۱۰	ہیتنک	ہیک
〃	۱۷	کوشش	کوشششین	〃	۱۰	مین سے	مین	〃	۱۲	تقتع	تقنع
۵	۱۰	مشکور	مشکورا	۳۱	۳	تکبر بر بحث ہر بحث کو ہوئی	تکبر نزبحث ہوئے	〃	۱۴	باسد مولکم	باسد ہو مولکم
〃	۱۸	اے سے	ایسے	۳۲		ممدوح	ممدوحہ	〃	۱۷	جیتنک	جیبک
۸	۱۶	نبیہ علی محمد	نبیہ محمد	〃	۳	کھما	کھا	۴۳	۶	اقرأوان	اقرأواان
۱۰	۸	اثبوت	الثبوت	〃	۱۰	اورجب	اوجب	〃	۱۳	الناس	ناس
〃	۱۱	ثبوت	نبوت	〃	۱۵	عزه	عزۃ	〃	۱۶	اولا	اولی
〃	۱۲	نبوت	الثبوت	〃	۱۸	موہومہ کو	موہومہ کفار کو	〃	۲۱	ضرح	صرح
۱۱	۲۰	روات مین	روات ہیں	۳۴	۱۰	نہین ہے	نہین	۴۵	۳	مولتنا	مولنا
۱۲	۱۷	معاودے	معدودے	۳۶	۴	سے کی تھی	کے کی تھی	〃	۱۵	متقدمین	منقدین
۱۳	۲۱	امامت مین	ابا ماتب مین	〃	۹	نعات	نغات	〃	۱	یصبنا	یصیبنا
۲۵	۱۰	تحنریج	تخریج	〃	〃	ہے بنواکے	سے بنواکے	۴۷	۲	صفحہ ۱۳ و ۱۴ و ۱۵	۱۵ و ۱۶ و ۱۷
〃	۱۷	نضیف	تصنیف	〃	۱۴	خوف	خوب	〃	۶	رجوعۃ	رجوعہ
۲۶	۲	قال	وقال	〃	۱۸	متواترہ	متواتر	〃	۷	صائغا	صائغا
〃	۲	۰	اللہم وال من والاہ وعاد من عاداہ	۳۷	۱۱	گنجا لبش	گنجایش	〃	۸	الوجال	الرجال
۲۷	۱۲	فادی	فتاوی	〃	۱۸	یوسن	یوسف	〃	۱۱	اورداہ	اوردہ
〃	۱۴	وابن عباس	ابن عباس	〃	۲۱	شیخ	شبح	〃	۱۶	بالجملۃ	بالجملتہ
۲۸	۸	نے احوال	فی احوال	۳۸	۳	نشہدا	نشہدوا	〃	۱۸	الا	لا
〃	۱۴	نی مناقب	فی مناقب	〃	۱۹	مشہورا	مشہورہ	۴۸	۱۰	بضرتۃ	نصرتہ
〃	۱۶	جداا	جداً	۳۹	۱۴	السعوی	البغوی	〃	۱۴	غیرۃ	عبرۃ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۴۸	۱۹	الاعلیہ	والاعلیہ	۶۰	۶	نفحت	نافحت	۷۲	۲۰	مختقر	مختصر
۴۹	۲	غدیرے	غدیرسے	۶۱	۳	لسوانا	لسوانا	حاشیہ ۷۳	۲	الر	اگر
"	۴	عبات	عبارت	"	۴	الامامۃ	الائمۃ	"	۳	علی المنصوص	علی المنصوص علیہ
"	۷	الرجال	الرحال	"	۱۵	جرزلی	جرزی	۷۵	۱۴	ضاء الیدر	اضاء البدر
"	۲۱	بظورہ	نظورہ	۶۲	۸	تنبیہ	تنبہ	"	"	نفغ	نفح
۵۳	۴	ابراہیم النظر	ابراہیم النطنزی	"	۱۱	سرائیر	سرائر	۷۶	۶	البغلابی	البغلانی
"	۱۲	الطی	البطی	"	۱۲	الالہام	الہام	"	۷	المزوری	المروزی
۵۳	۵	الطی	البطی	۶۳	۱	عقّ	عمقّ	"	۸	ابولیلی	ابویعلی
"	۲۱	عن آبائہ	عن ابائہ	۶۴	۳	گردانیدن	گردانید	"	۲۱	شہاب الدین الہمدانی	شہاب الہمدانی
۵۴	۸	اخبار	اخیار	"	۵	بادل	یادل	۷۷	۲	جلیل الدین	جمیل الدین
"	۱۱	ابراہیم النظنزی	ابراہیم النطنزی	۶۵	۵	کتاب ابید	کتاب ابد	"	۴	مایزید	بایزید
۵۵	۱۵	اولم	ولم	"	۷	ہفمی	ہضمی	۷۸	۴	اللبتی	النبتی
۵۶	۴	الاشتہار	الاستہتار	"	۸	ہفیم	ہضم	۷۹	۳	علی الجہاد	الی الجہاد
"	۷	نعیہم	نبیہم	"	۱۰	مرانکار	ہرانکار	"	۶	فلمیح	فلیح
"	۸	حمن	فمن	"	۱۸	اسکے دلالت	اسکے کہ دلالت	۸۰	۴	حمیدہ وودقفہ	حمیدہ مدققہ
۵۸	۲	کص	کس	۶۶	۹	ابن	این	"	۸	الخلق	الطلق
"	۱۲	دربار	دُرربار	۶۷	۸	امامت	امانت	"	۱۳	لقضہا	بقضہا
"	"	جلیلۃ القدر	جلیلۃ المقدار	۶۸	۹	الوصافی	الوصابی	۸۱	۱۲	وو	و
۵۹	۷	تمبز الصحابہ	تمیز الصحابہ	"	۱۰	فصل	فضل	"	۱۳	بلبندان	بلدان
"	۱۱	رویلتا	رُوینا	۶۹	۲۰	زبرہ	دبرہ	۸۲	۴	بین اوںکا	بین احوال ونکا
"	"	کنیرہ	کثیرۃ	۷۰	۱۶	فحیم	فخیم	"	۱۵	التاشیر	التفاسیر
"	"	الرسول صلی اللہ	الرسول اللہم صلی اللہ	۷۱	۱۲	ابوالعلے	ابویعلے	۸۳	۲	اذا لتجبت	اذا لفحت
"	۱۲	المناضلتہ	لمناضلتہ	"	"	عبدالرحمن الکو	عبدالرحمن الکوفی	"	۹	شرینی	شربینی
"	"	المشلمین	المسلمین	۷۲	۱	السمہری	السمہودی	"	۱۰	عن البنیّ	عن النبیّ
"	۱۴	بحسان ثابت	بحسان بن ثابت	"	۱۵	بوداما	بودحافہ بوداما	۸۴	۷	یغفقرہ	لغفقرہ
"	۲۰	ہے	٠	"	۱۸	پیدا آمد	پیدا آمدہ بود	۸۶	۷	انا	انما

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۷۶	۱۲	لقیة	بقیة	۱۰۳	۱۰	ایوب الطیرانی	ایوب الطبرانی	۱۳۶	۱۲	نهی	ناهی
۸۷	۶	تصدق	لصدق	حاشیہ ۱۰۴	۷	المسلة	الملة	۱۳۷	۶	سرسی	سترسی
"	۱۰	بمجبّة	بمبجتة	۱۰۷	۴	فقرائ	قرئ	۱۳۹	۱۰	ازیکباب	ازقعلم یکباب
"	۲۰	صلے اللہ	صلے اللہ	"	۷	یغیده	یقیده	"	۱۴	بیهو سرای	بیهوده سرای
"	۱۹	اوامر	اوامره	"	۱۱ و ۱۲	چیز چیز	چیز	"	۱۹	رُوح روحه	رقّح روحه
۸۸	۵	جهانده	جهابذه	"	۱۲	صلاح بخاح	صلاح و نجاح	۱۴۰	۱۵	ادرتادیه	اوربرگاه تادیه
۸۹	۹	بالمومنین اولی	النبی اولیٰ بالمومنین	۱۰۸	۸	بحمد علیه	بحمد الله	۱۴۱	۱۲	بصحیفه	بصحیفة
"	۱۲	نفود	نفوذ	"	۱۵	التفتیش الاختیار	التفتیش و الاختیار	۱۴۳	۲	احمد فشاشی	قشاشی
۹۰	۸	ابطالسی	الطیالسی	"	۲۰	افتیار	اختیار	"	۶	جناب جناب	جناب
"	۱۰	دنین	دین	۱۰۹	۱۳	اولی	اولاً	۱۴۴	۲۱	مثله	میله
۹۲	۲	نرفعه	ترفعه	۱۱۲	۱۱	اولی	اولاً	۱۴۵	۱	یردی	ردی
۹۳	۳	جنت	حنبل	۱۱۷	۱۴	نوشک	پوشک	"	۴	یردی	ردی
"	۵	الی	اتی	۱۱۸	۴	صفحہ ۱۲۳	صفحہ ۱۰۱ سطر ۱۱	"	۵	سلم من کنت	و سلم ال من کنت
"	۱۳	سمهوی	سمهودی	حاشیہ ۱۱۸	۱	ینقضینا	ینقضیا	۱۴۷	۳	سامبتة	سامیه
"	۱۷	لعلا	نقلاً	۱۲۱	۱۶	فهلنا	فهذا	"	۴	خضفة	خفصه
۹۴	۵	قضایل	فضائل	۱۲۳	۸	لغدی	یفدی	"	۱۵	علیه مرتضی	علی مرتضی
"	۹	قالوا بلی قال	قالوا بلی قال البیر ارواحی اعهاکم قالوا بلی قال	"	"	والسلم	وسلم	۱۴۸	۷	استوی	اسنوی
.	.			۱۲۴	۱۶	ئ	.	۱۴۹	۲	علیناه	عیناه
"	۱۵	مولاه حکم	مولاه کا حکم	"	"	انقا	انفا	"	۴	لعذاب	بعذاب
۹۵	۱۶	لصدق	لصوق	۱۲۵	۷	یاایهاس	ایها الناس	"	۱۲	ے ای لاناصر	ای لا ناصر
۹۶	۵	زغما	رغما	۱۲۹	۳	حجیب	محبت	"	"	ابن القم	ابن العم
"	۹	منصبه	منصه	۱۳۱	۷	پس	لبس	"	۱۳	تتنبشوا	تنبشوا
"	۱۶	بجرم	بجرزم	"	۱۲	گردایا	گردانا	"	۱۸	الفرزوق	الفرزدق
"	۱۸	التساق	اتساق	"	۲۱	پس	+	"	۱۹	الموالبا	الموالیا
۹۸	۱۲	کلام موخرپس	کلام خرموخرپس	۱۳۲	۹	واسیت	اصبحت اسیت	۱۵۰	۱۰	بحرح البحرین	بمرج البحرین
۱۰۰	۲۱	علے ناصره	علے ذناصره	۱۳۴	۳	عتترے	عترتی	"	۱۶	للصحابة	الصحابة
۱۰۲	۲	بیحسں	یحسن	"	۱۴	سعادان	سعادن	۱۵۱	۱۰	الاوراق	الاورق
"	۸	اسواجه	اسوجه	"	۱۹	الی الخلق	الی الحق	۱۵۳	۱	جهان	جناب

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۵۳	۷	انیقی	ارنیقی.
〃	۱۱	بین یک	نزدیک
۱۵۴	۱۳	خصتۃ	خصتہ
۱۵۶	۱	قولوی	قونوی
〃	۵	مرغانی	فرغانی
〃	۱۰	ازولاق	زولاق
۱۵۸	۲۱	ینبعث	نبعث
۱۵۹	۱	بہم	لہم
〃	۷	منصبہ	منصہ
۱۶۱	۱	کیونکہ	کہ
۱۶۲	۵	ووفات	وفات
〃	۵	نہ نمودہ	نمودہ
۱۶۵	۶	والا	ولا
〃	۱۳	نالاً	مالاً
۱۶۶	۲	بامور	مامور
〃	۱۷	الجموب	المحجوب
۱۶۷	۲	باح	باغ
〃	۶	نیرار	نبرار
۱۶۸	۱۴	وسلم استحلاف	وسلم استخلاف
۱۷۱	۳	والی الناس	ولیاً للناس
〃	۸	واندین	والذین
۱۷۲	۹	کہتے	کہتے ہین
۱۷۳	۲۱	محی	مجی
۱۷۴	۱	مجی افعل	مجی مفعل
۱۷۶	۷	مجمالات	فحمالات
〃	۱۴	مسائلیہ	سالتہ
۱۷۷	۱	متفیع	متتبع
〃	۹	القبل	یقبل

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۷۷	۱۱	فاعدہ	قاعدہ
〃	۱۳	قادمہ	قادحہ
〃	۱۵	بلاضرورث	بلاضرورت
〃	۱۹	غلے	علے
۱۷۸	۱	دیگرو	دیگر
〃	۲۰	ظہیرا	ظہیر
۱۷۹	۸	بلغتہ	بلغیۃ
〃	۱۱	ہمرہ	ہمرۃ
〃	۱۵	فی السعۃ	فی السعہ
〃	۱۶	احلک	اجلک
〃	۱۸	فرم	قرا
〃	〃	تبغیالی	تبعنالی
〃	۲۰	فحفف	فخفف

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۸۰	۲	تقول	بقولے
〃	۳	شمنا	شیخنا
〃	۴	دفل	وقل
〃	۶	المستالف	المستانف
〃	۹	کہ لفظ	کہ یہ لفظ
〃	۹	مسلمانی	مسمای
〃	۱۰	مسمانی	مسمائی
〃	۱۴	ہدنا	ہدانا
〃	〃	والشکر	والشکر
〃	۱۷	سید الوصتین	سید الوصیین
〃	۱۹	دعونا	دعوانا

تمام شد علطنا کتاب مستطاب مراۃ الامامت
بتاریخ بست و ششم (۲۶) ماہ محرم الحرام ۱۳۱۱ھ
مطابق تاریخ ۹ اگست ۱۸۹۳ء عیسوی
روز چہار شنبہ مطبوعہ مطبع اثنا عشری
سید عابد علی رضوی

اعلان

واضح ہو کہ کتاب عماد الامامت فی اثبات
الخلافت کے چھاپنے کی اجازت جناب
مولوی سید کاظم علی صاحب نے کمترین
کو حسب تحریر عطا فرمائی ہے لہذا بخدمات
اہالیان مطابع و تاجران وغیرہ کے
عرض ہے کہ کوئی صاحب بدون اجازت
راقم قصد طبع نفرمائین بجاے نفع کے
نقصان نہ اوٹھائین فقط

راقم سید عابد علی مالک مطبع